اسلامی معاشرت

4234

...ران

محمد سعید اینڈ سنز تاجرانِ کتب و مالکانِ مطبع سعیدی

قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

اسلامی معاشرت

از

مفتی انتظام اللہ شہابی

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب مالکان مطبع سعیدی

قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

شائع کردہ

محمد سعید اینڈ سنز

87629

تاجران کتب

قرآن محل

مقابل

مولوی مسافر خانہ

کراچی

قیمت

دو روپے چار آنے

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	آیت آہنگ	۹	۱۳	سوکر اٹھ کر ہاتھ دھونا	۲۹
۲	باب اوّل	۲۴	۱۴	مسواک	۲۹
۳	آداب نظافت وحفظ صحت	۲۴	۱۵	جسمانی طہارت	۳۰
۴	طہارت	۲۵	۱۶	وضو	۳۰
۵	خصائل فطرت	۲۶	۱۷	تیمم و غسل	۳۰
۶	پاکیٔ مو	۲۶	۱۸	سرمہ لگانا	۲
۷	ناخون ترشوانا	۲۶	۱۹	بالوں کی درستی	۳۲
۸	طہارت حدث	۲۷	۲۰	مانگ نکالنا	۳۲
۹	قضائے حاجت	۲۷	۲۱	روزانہ کنگھی کرنا	۳۲
۱۰	آداب بیت الخلاء	۲۷	۲۳	آئینہ دیکھنا	۳۲
۱۱	آداب استنجا	۲۸	۲۳	خوشبو کا استعمال	۳۲
۱۲	آداب نوم	۲۸	۲۴	بدبو	۳۳

Marfat.com

۲۵ طہارت لباس	۴۳	۴۴ غیبت	۴۸
۲۶ گھر کی صفائی	۴۴	۴۵ زبان کی حفاظت	۴۹
۲۷ مجلس کے موقع پر صفائی	۴۴	۴۶ کم گوئی	۴۹
۲۸ مسجد کی صفائی	۴۴	۴۷ بدگمانی	۴۹
۲۹ ورزش	۴۵	۴۸ عیب جوئی	۵۰
۳۰ جسمانی قوت	۴۵	۴۹ چغلخوری	۵۰
۳۱ پہلوانی	۴۵	۵۰ تمسخر کرنا	۵۰
۳۲ دوڑ	۴۵	۵۱ فحش گوئی	۵۱
۳۳ گھوڑ دوڑ	۴۶	۵۲ منافقت	۵۱
۳۴ تیراندازی	۴۶	۵۳ لعن طعن	۵۱
۳۵ تیراکی	۴۷	۵۴ قسمیں کھانا	۵۲
۳۶ باب دوم	۴۸	۵۵ کفارۂ قسم	۵۳
۳۷ سلام	۴۸	۵۶ باب سوم	۵۴
۳۸ مصافحہ	۴۲	۵۷ آداب نشست و برخاست	۵۴
۳۹ دست بوسی	۴۲	۵۸ نشست	۵۴
۴۰ بغل گیر ہونا	۴۲	۵۹ قبلہ رخ	۵۵
۴۱ تعظیم و تکریم	۴۲	۶۰ صحبت و مجالست	۵۵
۴۲ گفتگو	۴۴	۶۱ زندہ دلی	۵۶
۴۳ صدق	۴۶	۶۲ آداب مجلس	۵۷

Marfat.com

۶۲ سرِراہ بیٹھنا	۵۹
۶۴ ملنا جلنا	۵۹
۶۵ ترک ملاقات	۵۹
۶۶ اکرام اکابر	۶۰
۶۷ گھر میں آنے کے آداب	۶۰
۶۸ استیذان	۶۱
۶۹ گھر سے نکلنے کے آداب	۶۲
۷۰ باب چہارم	۶۴
۷۱ لباس	۶۴
۷۲ عمامہ	۶۶
۷۳ کلاہ	۶۶
۷۴ جبہ رومی	۶۷
۷۵ اچکن	۶۷
۷۶ قمیص	۶۷
۷۷ پائجامہ	۶۷
۷۸ تہبند	۶۸
۷۹ چادر	۶۸
۸۰ اونی چادر	۶۹
۸۱ لباس سفید	۶۹
۸۲ موزے	۶۹
۸۳ نعلین	۶۹
۸۴ اچھا لباس	۶۹
۸۵ حریر	۷۰
۸۶ باریک لباس	۷۰
۸۷ پرانا لباس	۷۱
۸۸ نیا لباس پہننے کی دعا	۷۱
۸۹ کپڑا اتارنا	۷۱
۹۰ سونا اور ریشمی کپڑا	۷۱
۹۱ زیب وزینت	۷۲
۹۲ سادگی لباس	۷۲
۹۳ زیورات	۷۴
۹۴ باب پنجم	۷۶
۹۵ آداب طعام	۷۷
۹۶ کھانے سے پہلے کے آداب	۷۸
۹۷ ہاتھ دھونا	۷۹
۹۸ اسلامی دسترخوان	۷۹
۹۹ کھانا کھانے کی نشست	۸۱
۱۰۰ کھانا کھانے کے آداب	۸۲

Marfat.com

۱۰۱ کھانا کھانے وقت بسم اللہ کہنا	۸۲
۱۰۲ کھانا کھانے کے اسلامی طریقے	۸۲
۱۰۳ گرم کھانا	۸۳
۱۰۴ فواکہات	۸۳
۱۰۵ دودھ کس طرح پینا چاہئے۔	۸۴
۱۰۶ کھانا کھانے کے بعد کے آداب	۸۴
۱۰۷ ہاتھ دھونا	۸۵
۱۰۸ دعوت	۸۵
۱۰۹ آداب طعام	۸۶
۱۱۰ دعوت میں حاضر ہونا	۸۷
۱۱۱ کھانا رکھنے کے آداب	۸۸
۱۱۲ ضیافت خانہ سے باہر کرنے کے آداب	۸۸
۱۱۳ باب ششم	۸۹
۱۱۴ اسلامی شادی کے آداب	۸۹
۱۱۵ عقد بیوگان	۹۲
۱۱۶ محرمات	۹۳
۱۱۷ مجاریہ سے نکاح	۹۴
۱۱۸ نکاح سے پیشتر دیکھنا	۹۵
۱۱۹ اعلان نکاح	۹۵
۱۲۰ شرائط عقد	۹۵
۱۲۱ رخصتی	۹۶
۱۲۲ آداب مباشرت	۹۷
۱۲۳ ولیمہ	۹۸
۱۲۴ مقدار مہر	۹۹
۱۲۵ جہیز	
۱۲۶ مبارک باد	۱۰۱
۱۲۷ دعا برائے اولاد	۱۰۱
۱۲۸ پیدائش اولاد	۱۰۲
۱۲۹ تحنیک	۱۰۲
۱۳۰ نام رکھنا	۱۰۳
۱۳۱ عقیقہ	۱۰۴
۱۳۲ ختنہ	۱۰۵
۱۳۳ بچہ کی زبان کھلنا	۱۰۶
۱۳۴ پرورش اولاد	۱۰۶

Marfat.com

۱۳۵ تاکید نماز	۱۰۷	۱۵۴ زیارت قبور	۱۳۲
۱۳۶ لڑکا لڑکی	۱۰۷	۱۵۵ باب نہم	۱۳۴
۱۳۷ لڑکیوں کا حق	۱۰۷	۱۵۶ عیادت مریض	۱۳۴
۱۳۸ باب ہفتم	۱۰۹	۱۵۷ قریب الموت کے پاس بیٹھنا	۱۳۵
۱۳۹ اسلامی حقوق	۱۰۹	۱۵۸ جنازہ	۱۳۵
۱۴۰ حقوق زوجہ	۱۰۹	۱۵۹ کفن دفن	۱۳۶
۱۴۱ حق شوہر	۱۱۳	۱۶۰ بکا	۱۳۸
۱۴۲ والدین کے حقوق	۱۱۶	۱۶۱ زیارت قبر	۱۳۸
۱۴۳ حق ہمسایہ ویتیم وغیرہ	۱۱۸	۱۶۲ شہید	۱۳۸
۱۴۴ حق یتیم	۱۱۹	۱۶۳ تعمیر قبر	۱۳۹
۱۴۵ غلام کا حق	۱۱۹	۱۶۴ توشہ	۱۳۹
۱۴۶ حق خادم	۱۲۱	۱۶۵ حاضری	۱۳۹
۱۴۷ سلوک	۱۲۳	۱۶۶ تعزیت	۱۳۹
۱۴۸ حقوق مسلمین	۱۲۳	۱۶۷ خدمت میت	۱۴۰
۱۴۹ مکاتیب	۱۲۴	۱۸ ایصال ثواب	۱۴۰
۱۵۰ باب ہشتم	۱۲۶	۱۶۹ باب دہم	۱۴۲
۱۵۱ ادب سفر	۱۲۷	۱۷۰ وصیت	۱۴۲
۱۵۲ نماز سفر	۱۳۰	۱۷۱ عدت	۱۴۴
۱۵۳ باہمی تعلقات	۱۳۱	۱۷۳ سوگ	۱۴۵

Marfat.com

۱۷۳ رضاعت ۱۴۶

۱۷۴ دعائے مغفرت ۱۴۷

۱۷۵ جنازہ لیجانا ۱۴۹

۱۷۶ آداب دفن ۱۴۹

۱۷۷ لحد ۱۵۰

۱۷۸ تعظیم جنازہ ۱۵۱

۱۷۹ صبر کرنا ۱۵۱

۱۸۰ قرآن پڑھنا ۱۵۱

۱۸۱ موت کو بُرا نہ کہا جائے ۱۵۱

۱۸۲ رونا رلانا ۱۵۲

۱۸۳ رفیق قبر ۱۵۴

۱۸۴ آداب قبرستان ۱۵۷

۱۸۵ باب یازدہم ۱۵۹

۱۸۶ اکتساب معاش ۱۵۹

۱۸۷ ہمت اور کوشش سے رزق ملتا ہے ۱۶۵

۱۸۸ تجارت ۱۶۵

۱۸۹ تجارت اور قرآن ۱۶۶

۱۹۰ فسخ معاملہ ۱۶۸

۱۹۱ حرفت ۱۶۹

۱۹۲ خارجی ممالک میں تجارت ۱۷۱

۱۹۳ کاشتکاری ۱۷۲

۱۹۴ گراں بیچنے کے لئے غلہ روک رکھنا ۱۷۳

۱۹۵ باب دوازدہم ۱۷۴

۱۹۶ توکل ۱۷۴

۱۹۷ فقر ۱۷۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

آیت آہنگ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔

تمہارے لئے پیروی کرنے کو رسول اللہ کا عمدہ نمونہ موجود ہے۔ جس بات کا رسول اللہ تم کو حکم دے اسے مان لو اور جس بات سے وہ تم کو روکے اس سے باز رہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تحریف صحف سماوی اور زمانہ جاہلیت کے امتداد سے مشرکین، یہود، نصاریٰ، مجوس، غرض کل قوم عرب کی ظاہری و باطنی حالت اصلاح کی محتاج تھی۔ اہل عرب کے عقائد اور اخلاق جس طرح خراب تھے۔ اسی طرح ان کا تمدن اور طرز معاشرت بدترین حالت میں تھا جیسے یہ لوگ مبدا و معاد سے غافل تھے۔ ویسے ہی کھانے

Marfat.com

پینے رہنے۔ سہنے اور لباس کے پہننے کے آداب سے ناواقف تھے۔ ان کی صحبتیں اور مجلسیں تہذیب و شائستگی سے معرا تھیں ملنے جلنے۔ بات چیت۔ لینے دینے کے طریقے نیم وحشیانہ تھے۔ اور کسب معاش کا طریقہ تو بالکل ہی بے ڈھنگا تھا۔

ھوالذی بعث فی الامیین	وہی خدا ہے جس نے عرب کے، ان پڑھ
رسولاً منھم	لوگوں میں انہی میں کا ایک پیغمبر بھیجا
یاایھا الناس قد جاءکم	لوگو یہ پیغمبر (یعنی محمد صلعم) تمہارے پاس
الرسول بالحق من ربکم فامنوا	مالک کی طرف سے سچی بات لیکر آیا ہے اس
خیراً لکم (النساء)	پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

بعد بعثت سرکار دو عالم نے وحی الٰہی کے مطابق توحید ربانی کو اتحاد اور تہذیب کی بنیاد قرار دیا۔

وانا ربکم فاعبدون (انبیا)	میں ہی تمہارا رب ہوں پس میری ہی عبادت کرو

اور اس پر فلاح دارین کا انحصار کیا جس کے ذریعہ سے تمام اخلاقی اور تمدنی اصلاحات شروع ہوگئیں۔ آنحضرت صلعم نے سب سے پہلے "امیین" عرب کو مبداء و معاد کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ اور ان کے عقائد باطلہ اور اخلاق رذیلہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح ان کی افتاد طبیعت اور قومی خصوصیات کے اعتبار سے ان کے طریق معاش کو درست کیا نشست و برخاست، طعام و لباس، مجلس و محفل کے آداب سکھلائے۔ اقامت و سفر، حفظ صحت کے زریں اصول بتلائے۔ مہمان نوازی شادی غمی جملہ آداب معاشرت حکیمانہ طور پر تعلیم فرمائی۔

Marfat.com

کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم یتلو علیکم ایٰتنا و یزکیکم و یعلمکم الکتٰب والحکمۃ و یعلمکم ما لم تکونوا تعلمون	جس طرح ہم نے تم میں تمہارے ہی درمیان سے ایک رسول بھیجا۔ وہ تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے۔ اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو پہلے تم نہیں جانتے تھے۔

ایک روز صحابہ کرام آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ روز قیامت اور اس کی شدائد کا ذکر فرما رہے تھے۔ صحابہؓ پر خاص اثر ہوا۔ مجلس سے اٹھنے کے بعد بعض صحابہؓ نے حضرت عثمان ابن مظعونؓ کے مکان پر جمع ہو کر مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ آخر سب نے اس بات پر اتفاق کیا دن کو ہمیشہ روزہ رکھیں رات کو عبادت کریں۔ بستر پر نہ سوئیں۔ گوشت چربی وغیرہ لذیذ چیزیں نہ کھائیں عورتوں سے معاشرت ترک کریں۔ خوشبو نہ لگائیں موٹا جھوٹا لباس پہن کر زندگی کے دن کاٹ دیں۔ دنیا کے کاروبار سے قطع تعلق کر لیں۔ کسی کام میں سعی و کوشش نہ کریں اور سفر اختیار نہ کریں۔ اور بالکل راہبانہ زندگی بسر کریں۔ یہ خبر سرور کائنات کے کان تک پہنچی تو جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ مع اپنے رفقا کے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے۔ تم نے آپس میں اس قسم کا عہد کر لیا ہے۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ خبر صحیح ہے۔ مگر ہماری نیت بخیر ہے۔ اس عہد سے ہماری غرض یہ ہے کہ خوشنودیٔ الٰہی حاصل کریں۔ اور قیامت کے مواخذہ سے بچیں۔ آپ نے فرمایا:۔

میں اس کام کے لئے مامور نہیں ہوا۔ جیسا خدا کا حق تم پر۔

Marfat.com

ہے ایسا ہی ہمارے نفس کا حق بھی ہے۔ اس لئے تم کو چاہئے۔ کہ کبھی روزہ رکھو اور کبھی نہ رکھو۔ کبھی سو جاؤ اور کبھی عبادت کے لئے اٹھ کھڑے ہو۔ کیونکہ میں کبھی روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں رکھتا کبھی عبادت کیلئے اٹھتا ہوں۔ اور کبھی سو جاتا ہوں۔ گوشت اور چربی کھاتا ہوں۔ اور عورتوں کے ساتھ معاشرت رکھتا ہوں۔ جو شخص میرے طریقے سے روگردانی کرے وہ مجھ سے نہیں ہے"

اس کے بعد ایک خطبہ فصیح و بلیغ فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ان لوگوں کو کیا ہو گیا جنہوں نے دنیاوی خواہشات اور نعمتوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے میں نے کبھی تم کو یہ حکم نہیں دیا کہ تم عیسائیوں کے عابدوں اور راہبوں کی مانند بن جاؤ میری شریعت میں یہ بات نہیں ہے کہ گوشت کھانا ترک کر دیں۔ معاشرت نسواں سے اجتناب کریں۔ راہبوں کی طرح گوشہ نشین بن جائیں میری امت کی شناخت یہی ہے کہ گاہے گاہے روزہ رکھیں۔ ان کی رہبانیت یہی ہے کہ راہ خدا میں جان و مال خرچ کرنے کی کوشش کریں اے لوگو خدا کی بندگی کرو کسی کو اس کا شریک نہ سمجھو۔ حج اور عمرہ بجا لاؤ نماز پڑھو روزہ رکھو ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی کو ہاتھ سے نہ دو۔

Marfat.com

اپنے نفس پر سختی نہ کرو تاکہ خدا تم پر سختی نہ کرے جو لوگ پہلے تم سے گذرے ہیں۔ ان کو انھیں باتوں نے تباہ اور ہلاک کیا انھوں نے اپنے نفس پر سختی کی تھی۔ اس لئے خدا نے بھی ان پر سختی کی"

بعدازاں خداوند تعالیٰ نے آیت ذیل نازل فرمائی۔

یاایہا الذین امنوا لاتحرموا طیبات ما احل اللہ لکم و لا تعتدون ان اللہ لایحب المعتدین وکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً واتقوا اللہ الذی انتم بہ مومنون	اے ایمان والو جو اچھی چیزیں تمہارے لئے اللہ نے حلال کی ہیں۔ اس کو اپنے اوپر حرام نہ کرو۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور خدا نے جو حلال اور پاک روزی تم کو دی ہے اسکو کھاؤ اور بس خدا پر تمہارا ایمان ہے۔ اس سے ڈرو۔
(المائدہ)	

ایک شخص آنحضرت صلعم کی خدمت میں آیا۔ اور اس نے چار بار آپ سے یہ پوچھا کہ دین کیا چیز ہے۔ آپ نے ہر بار یہی فرمایا کہ "حسن خلق"

حضرت فضیل سے روایت ہے کہ ایک عورت کی نسبت آنحضرت صلعم کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ وہ ہمیشہ روزے رکھتی ہے اور ہمیشہ شب بیدار رہتی ہے۔ مگر بدخلق ہے۔ ہمسایوں کو اپنی بدزبانی سے آزار پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس میں کچھ خیر نہیں ہے۔ وہ اہل دوزخ میں سے ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ سلامت رہیں اور مہاجر

Marfat.com

دہ ہے جو برائیوں کو چھوڑ دے

ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ اسلام کی کونسی چیز سب سے بہتر ہے۔ فرمایا کھانا کھلانا اور جان پہچان اور انجان دونوں سے صاحب سلامت کرنی۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی صاحب ایمان نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کو اسلام پر محیط کر دیا ہے۔

جناب سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضہ کی خدمت میں گیا اور آنحضرت کے اخلاق کا حال ان سے پوچھا انھوں نے کہا تو قرآن پڑھتا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کا خلق قرآن مجید تھا۔

انک لعلیٰ خلق عظیم تم پیدا ہوئے ہو (محمد رسول اللہ) بڑے خلق پر

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے کوئی عمدہ نصیحت ایسی نہیں چھوڑی جس کی طرف ہم کو نہ بلایا ہو۔ اور نہ کوئی عیب اس قسم کا چھوڑا کہ جس سے ہم کو ڈرایا نہ ہو۔ یا منع نہ کیا ہو۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے مجھے وصیت فرمائی کہ اے معاذ میں تجھ کو وصیت کرتا ہوں خدائے تعالیٰ سے ڈرنے کی اور سچ بولنے اور عہد پورا کرنے اور امانت ادا کرنے اور خیانت نہ کرنے اور ہمسائیوں کا لحاظ رکھنے اور یتیم پر رحم کرنے اور نرم گفتگو کرنے اور سلام کے فاش کرنے کی

Marfat.com

اور حسن عمل اور کوتاہ کرنے امل کی اور ایمان پر جمے رہنے اور قرآن کی سمجھ پیدا کرنے اور آخرت کی محبت اور حساب سے خائف رہنے اور بازو کو پست رکھنے کی میں تجھکو منع کرتا ہوں کہ کسی حکیم کو گالی مت دینا۔ اور سچے شخص کو جھوٹا مت ٹھیرانا۔ اور کسی گناہگار کی اطاعت مت کرنا اور امام عادل کی نافرمانی مت کرنا۔ اور زمین میں فساد مت کرنا۔ اور تجھ کو وصیت کرتا ہوں خدائے تعالیٰ سے ڈرنے کی ہر پتھر اور درخت اور ڈھیلے کے پاس اور ہر گناہ کے لئے توبہ نئی کرنا پوشیدہ گناہ کے لئے پوشیدہ توبہ اور ظاہر کے لئے ظاہر۔"

آنحضرت صلعم نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اس طرح سے ادب تعلیم فرمایا اور ان کو مکارم اخلاق اور محاسن آداب کی طرف بلایا۔

صحابہ کرام نے احکامات قرآنی اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے اپنے عقائد کی تصحیح کے ساتھ اعمال و افعال کی ایسی اصلاح کی کہ اخلاق فاضلہ اور ملکات صالحہ حاصل ہو گئے جس سے شوکت اسلام ان کے درود مسعود سے ظاہر ہونے لگی۔

اور خدا نے ان لوگوں سے فرمایا۔

کنتم خیر امۃ	تم بہترین قوم ہو
اولئک کتب فی قلوبہم	وہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے
الایمان وایدھم بروح	ایمان لکھ دیا ہے۔ اور اپنے فضل سے
منہ ان الذین امنوا وعملوا	انکی مدد کی ہا بے شک جو لوگ ایمان لائے
الصلحت اولئک ھم خیر البریہ	اور انھوں نے نیک کام کئے وہی تمام

Marfat.com

اولئک حزب اللہ ط الا ان	مخلوق میں بہتر ہیں۔ یہی اللہ کا گروہ ہے
حزب اللہ ھم المفلحون	سن لو کہ اللہ کا جو گروہ ہے وہی فلاح پانے
رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ	والا ہے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس
واذکروا اذا انتم قلیل	سے راضی ہوئے اور وہ وقت یاد کرو جب
مستضعفون فی الارض	تم تھوڑے تھے۔ ملک میں کمزور خیال کئے
تخافون ان یتخطفکم الناس	جاتے تھے۔ اس بات سے ڈرتے تھے کہ
فاٰوٰکم وایدکم بنصرہ و	لوگ تمہیں اچک لیں۔ سو اس نے تمہیں
رزقکم من الطیبات لعلکم	ٹھکانہ اور اپنی مدد سے تمہیں قوت دی اور ستھری
تشکرون۔	چیزوں سے تمہیں روزی دی تاکہ تم شکر کرو۔

غرض کہ وہ معجزہ نما اصلاح ہوئی کہ ہر فرد قوم ہم عقیدہ وہم خیال وہم معاشرت تھا تہذیب و شائستگی ایسا جیسے بھائی بھائی تھے۔ اور ایک دوسرے پر جان فدا کر رہے تھے اور سب کو اس بات کی دھن لگی کہ ساری دنیا کو اپنا سا بنالیں

عہد رسالت میں قیصر و کسریٰ کی دولت و عظمت تمدن و تہذیب دنیا کے لئے نمونہ تھی، لیکن اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کے سامنے ان فخر روزگار سلطنتوں کو بطور مثال پیش نہیں کیا۔ بلکہ خود مسلمانوں کو خیر الامم فرمایا۔

کنتم خیر امۃ اخرجت	تم بہترین قوم ہو جو لوگوں کے لئے نمایاں کی
للناس تامرون بالمعروف وتنھون	گئی ہے۔ تم لوگ نیکی کا حکم دیتے ہو برائی سے
عن المنکر و تؤمنون باللہ ط	روکتے ہو۔ اور نہ اس پر ایمان لاتے ہو۔

صرف یہی نہیں کہ خداوند عالم نے مسلمانوں کے سامنے دنیا کی کسی ترقی

Marfat.com

یافتہ متمدن قوم کو نمونہ نہیں بنایا ہو بلکہ خود اسی کو اقوام عالم کے لئے جملہ محاسن و مسائل کا علمبردار ٹھیرایا

وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا!	اس طرح ہم نے تم کو ایک درمیانی قوم بنایا تاکہ تم لوگوں کے لئے حجت ہو اور پیغمبر تمہارے لئے حجت ہو۔

صحابہ کرام کے طرز عمل سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ سارا قرآن اور ہادی برحق کی ساری تعلیم یہی ہے کہ وہ استعداد جو بدء فطرت میں خدا نے رکھی ہے۔ وہ کام میں لائی جائے۔ اور دنیا و دین کی ساری نعمتیں حاصل کی جائیں۔

تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ شارع علیہ السلام نے دین کو دنیا سے اور دنیا کو دین سے الگ نہیں کیا۔ دین کا کوئی کام ہو وہ دنیا کا کام ہے۔ اور دنیا کا کوئی کام ہو وہ عین دین کا کام ہے۔

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ	دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

ابتداء عالم سے اسلام تک اور اگر اسلام کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو تمام عالم میں آج بھی جس قدر مذہب ہیں اس پر متفق ہیں کہ دین اور دنیا دونوں جداگانہ ہیں

فرقہ اباحیہ اور مزدیک صرف دنیاوی لذائذ کے قائل ہیں باقی مذاہب نے دنیا کی تمام تمتعات کو ہیچ بتایا اور جس نسبت سے ان دنیاوی حظوظ سے کنارہ کش رہے اسی نسبت سے اس کے کمال کے درجہ قائم کئے اسی خیال نے دنیا میں جوگی تارک الدنیا پیدا کئے۔ جو ظاہری جسم کی نگہداشت کی ضرورت نہیں مانتے بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جس قدر جسم کو عذاب و تکلیف دیکر خراب و خستہ کیا جائے اور مجردانہ زندگی و صحرا نشینی اختیار

Marfat.com

کی جائے۔ اتنا ہی تقرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اس نظریہ سے جوگی اور راہبوں کو اتنی رفعت ہوئی کہ بڑی سے بڑی ہستی کو ان کے آگے سر عقیدت جھکانا پڑا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ترک دنیا اور رہبانیت مذاہب کا اصلی عنصر بن گئی۔ اور سچا مذہب مسخ ہو کر ان مغربی اقوال کا نشانہ بنا کہ۔

مذہب کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ ملکی و سیاسی زندگی تباہ کر دی جائے۔ اور دنیا کے تمام کاروبار لغو سمجھ کر اس غرض سے چھوڑ دیئے جائیں کہ نہایت خضوع کے ساتھ بہشت کے انتظار میں گھلا جائے اور اور یہ ہر قسم کی فطری و طبعی جذبات اور خواہش قتل کر دیجائیں اور زاہدوں کا مقصد ہے کہ فطری خواہشوں کا جوافر ان پر ہے اس کو بالکل مٹا دیں۔

دین اور دنیا کا رابطہ اور دونوں کے تناسب کو ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا اسقدر مشکل ہے کہ مغربی فلاسفر گھبرا کے فریاد کرتے ہیں۔

"آہ! کاش کوئی ذہین شخص مذہبی اور علمی تعصب دونوں کی نقاب کو ایک ساتھ چاک کر ڈالتا اور اس مضبوط تعلق کو مذہبی خیال اور علمی تفکر میں سے کھول کر دکھا دیتا کہ ایسا کرنے سے جو رنج اور کشمکش ان دونوں میں ایک مدت سے چلی آتی ہے وہ مٹ جاتی اگر کوئی شخص ایسا کر سکے تو آج کا نیا زمانہ کیسی دھوم دھام اور کس جوش سے اس کے استقبال کے لئے تیار ہوتا۔

اس جسرتناک فریاد کو اسلام اور صرف اسلام ہی پہونچا۔ اسلام کیسا

Marfat.com

تسلی بخش اور امید افزا جواب دیتا ہے۔

لا رہبانیۃ فی الاسلام	اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

اور ترک دنیا نہیں زہد و تقویٰ اور دین و عقل میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتا ہے۔

ولا تنس نصیبک من الدنیا	نہ بھلا تو اپنے حصہ کو دنیا سے۔
یاایہا الذین امنوا لاتحرموا	ایمان والو اللہ نے جن چیزوں کو حلال کیا تم ان کو
طیبات ما احل اللہ لکم ولا	حرام نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو اللہ نہیں دوست
تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین	پسند کرتا زیادتی کرنے والوں کو۔
قل من حرم زینۃ اللہ التی	تو کہہ کس نے منع کی ہے زینت اللہ کی جو پیدا کیا
اخرج لعبادہ۔	اس نے اپنے بندوں کے واسطے
والطیبات من الرزق	اور عمدہ چیز کھانے کی
کلوا واشربوا ولا تسرفوا	کھاؤ پیو اور مت اڑاؤ۔
فانتشروا فی الارض وابتغوا	پس گھومو تم زمین میں اور تلاش کرو
من فضل اللہ۔	خدا کا فضل۔
لا یکلف اللہ نفسا الا	اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف
وسعہا	نہیں دیتا۔
یرید اللہ بکم الیسر	اللہ تم سے آسانی چاہتا ہے
ولا یرید بکم العسر	اور سختی نہیں کرتا۔

پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ یہ بتایا کہ کھانے پینے کی چیزیں مسلمانوں

Marfat.com

کے لئے وقف عام ہیں۔ کہ وہ اچھی سے اچھی زندگی اعتدال کے ساتھ انسانی فرائض کی بجاآوری اور خدا کی یاد میں بسر کریں۔

یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا	اللہ تم سے تخفیف چاہتا ہے۔ کیونکہ پیدا کیا گیا ہے انسان کمزور۔
یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج	اللہ نہیں چاہتا تم پر مشکل۔

دوسرے تمام مذہبوں کی تلقین ہے کہ اس وسیع دنیا سے انسان کا حصہ سد رمق کھانا دو گز کپڑا ہے۔ لیکن اسلام یہ بتاتا ہے کہ آسمان وزمین دشت وکوہ دریا وسمندر۔ درخت وثمر لعل وجواہر چرند وپرند غرض جو کچھ ہے انسان کے لئے ہے اور انسان سب پر قابو رکھ کر ان سے نفع اور لطف پائے۔

المتروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض	کیا نہیں دیکھا تم نے تحقیق اللہ نے تابع کیا تمہارے ان چیزوں کو جو کہ آسمان وزمین میں ہیں۔
وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ۔	اور تابع کیا تمہارے ان سب چیزوں کو جو کہ زمین وآسمان میں ہیں۔
اسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ وباطنہ۔	اور تم پر پورا کیا اپنی نعمت ظاہرہ وباطنہ کو۔
وسخر لکم اللیل والنہار والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ	اور تابع کیا تمہارے رات اور دن آفتاب چاند اور ستارے اپنے حکم سے۔
وھو الذی سخر البحر لتاکلوا منہ لحما طریا وتستخرجوا منہ حلیلۃ	اور وہ ایسی ذات ہے تابع کیا اس نے دریا کو تاکہ کھاؤ تم اس سے گوشت تازہ اور نکالو

تلبسونها	تم ان سے زیورات پہننے کے لئے۔
واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجاً	اور اللہ نے تم ہی میں سے جوڑا پیدا کیا اور دیئے
وجعل لکم من ازواجکم بنین وحفدۃ۔	تم کو تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے۔
ورزقکم من الطیبات۔	اور کھانے کو دیں ستھری چیزیں۔
فکلوا مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً	پس کھاؤ تم جو کچھ اللہ نے حلال پاک تم کو عطا کیا ہے اور
واشکروا نعمۃ اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون	شکر ادا کرو اللہ کی نعمتوں کا اگر تم اس کی عبادت کرتے

سارے قرآن میں دین اور دنیا کے حاصل کرنے کے متعلق بہترین تعلیمات موجود ہیں

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ	اے خدا ہم کو دنیا اور آخرت
وفی الاخرۃ حسنۃ	میں بھلائی دے۔

یعنی دین اور دنیا دونوں کی بھلائی۔ جب کہ قرآن کے یہ احکام ہوں اور طلب معیشت اور تجارت اور کسب حلال کے لئے صاف صاف ترغیبیں اور بشارتیں ہیں جیسا کہ جناب سرور کائنات نے طلب معیشت کے لئے فرمایا۔

بعض ایسے گناہ ہیں جن کا کفارہ صرف یہ ہے کہ معاش کی فکر میں رنج اٹھایا جائے اور تجارت کے لئے ارشاد ہوتا ہے۔

سچا سوداگر قیامت کے دن صدیقوں اور پیغمبروں کے ساتھ آئے گا۔"

اور طلب دنیا کے لئے جناب صاف صاف لفظوں میں یہ خوشخبری سنائی کہ "جو شخص دنیا کو بطریق حلال تلاش کرتا ہے۔ اور جس کا مقصد سوال کرنے سے بچنا اور آل اولاد کیلئے کوشش کرنا۔ اور ہمسایہ پر مہربانی کرنا ہو تو اس کا منہ خدا کی ملاقات کے وقت چودھویں رات کے چاند کا سا ہوگا۔ مسلمانان سلف نے تعلیم قرآنی اور ارشاد نبوی

Marfat.com

پر پورا پورا عمل کیا جس کا حاصل یہ ہوا کہ وہ تمام عالم پر چھا گئے مصائب کی تاریکی حسن خوبی کے نور سے دور ہو گئی۔

اس سچی اور عالمگیر تعلیم کے فیض سے اپنے تو اپنے غیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ ڈاکٹر لائٹنر قائل ہے۔

اسلام جیسا کہ قرآن سے ظاہر ہے تمام دنیا کے لئے آیا ہے اور اسکے صدقے میں لاکھوں وحشی اور غیر مہذب انسان تہذیب و شائستگی کے اعلیٰ پایہ پر پہونچے"

اور اسلام کا ملکی اور تمدنی اثر فی الواقع بے حد و بے پایاں تھا کہ ایک صدی کے اندر عربوں کا ملک دریائے سندھ سے اندلس تک پہنچ گیا تھا۔ اور تمام شہر و ممالک جہاں اسلامی پرچم لہراتا تھا۔ ایک حیرت انگیز ترقی نظر آتی تھی۔

انکے خلف ہم نامراد ہیں کہ تمام تعلیم ربانی کو چھوڑ کر قرآن کریم کی چند آیتوں کو رسم کے طور پر سب سمجھ لے لیا ہے۔ اور روحانیت سے ہمکنار ہونے کے بجائے محض لفظ پرست بن کر رہ گئے ہیں شعلہ ایمان بجھ گیا۔ دل مر گئے اور بازو بے عمل شل ہو گئے دین جاتا رہا۔ دنیا بھی ہاتھ نہ آئی۔ اور دنیا والے ہمیں پامال کئے ڈالتے ہیں۔

دین و دنیا توام ہیں۔

ان الدین عند اللہ الاسلام	واقع میں دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

جب تک مسلمان صحیح طور پر اسلام کے پابند نہ ہوں گے دنیاوی ترقی بھی نہیں کر سکتے۔ دین اسلام کے اجزا یہ ہیں۔

عقائد، ارکان، معاملات، معاشرت، اخلاق

موجودہ مسلمانوں نے دین اسلام میں سے برائے نام عقائد اور ارکان کی

87529

Marfat.com

رسمی پابندی کو کامل مسلمان ہونے کا پروانہ سمجھ رکھا ہے۔ معاملات معاشرت اخلاق کو سرے سے اجزائے دین ہی نہیں سمجھتے۔ اور ہر حکم شرعی کے مقابلہ میں رسم و رواج کی سند بنا کر اسکو رسمی و رواجی اسلام کا دستور العمل قرار دیا جس کا نتیجہ موجودہ تباہی و بربادی کی صورت میں رونما ہوا۔ اسلئے کہ جیسے از روئے نصوص شرعیہ نماز روزہ فرض ہے ایسے ہی اخلاق و معاشرتی احکام کی پابندی ہر مسلمان پر لازم ہے۔ بعثت پیغمبر اسلام کا علی منشا یہی تھا۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق | میں مقرر کیا گیا ہوں کہ اخلاق کی خوبیوں کی تکمیل کروں

اسمیں تہذیب تمدن فلسفہ و تعلیم و ترقی کا راز پنہاں ہے زندگی نام ہے عمل کا اور نیت اور غرض کا عمل اور نیت پر اگر اخلاق یعنی اخلاق حسنہ کی عملداری ہے تو آدمی انسانیت اور تمدن کا مفید آلہ اور منشا الٰہی کا مستعد خادم ہے ورنہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

جس طرح کہ سچی تعلیم قرآن کی اور نفس اسلام انسانوں کے لئے خط آزادی ہے اسی طرح ہمارے غلط خیالات اور خلاف مذہب اعمال بلاشبہ ترقی کے پاؤں کی زنجیر ہیں۔ ہمارے خیالات ہمارے اعمال یقیناً اسی سچی تعلیم کے خلاف اور اصل مقصود اسلام کے متناقض ہے۔

موجودہ مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح کیلئے اس بات کی بہت سخت ضرورت ہی نہیں بلکہ کمی تھی کہ اسلامی زندگی پر مفصل کتاب مرتب کی جائے جو شمع راہ ہدایت کا کام دے۔ چنانچہ اسلامی معاشرت کے نام سے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو بطفیل نبی کریم صلعم قبول فرمائے۔ اور اس کتاب کو قبولیت عامہ بخشے اور اہل اسلام کو اس پر عمل کی توفیق دے۔

انتظام اللہ شہابی

Marfat.com

باب اوّل

آداب نظافت و حفظ صحت

ان اللہ یحب التوابین
ویحب المتطھرین

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

بنی الدین علی النظافتہ

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں مسلمانی کی بنا پاکی پر ہے[1]

اسلام نے صحت بنیادی اصول کے لئے صفائی و پاکیزگی کی اور جسمانی و عقلی ریاضت کی سخت تاکید کی ہے۔

جب احکام و فرائض کا آغاز ہوا تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اشاعت

---

[1] احیاء العلوم

Marfat.com

کا حکم دینے کے بعد وحی الٰہی میں طہارت کا بھی حکم دیا گیا۔

وثیابک فطہر و الرجز فاھجر ۔	حضور صلعم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا اپنے کپڑوں کو پاک کیجئے اور ناپاکی کو دور کیجئے۔

اس حکم کی بنا پر اسلام حقیقی پاکی وحفظ صحت کے قواعد مدون کرنے میں جنکی بنیاد عقلی وجسمانی صحت کے باہمی تعلق اور ارتباط پر ہے روئے زمین کے تمام حکما پر سبقت کی ہے۔ اور ان کو منجملہ ایمانی اصول کے قرار دیا ہے۔

الطھور شطر الایمان ۔ پاکی جزو ایمان ہے[۱]

اور اپنے تمام پیروں کو ان قواعد کی پابندی کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی ہے اور اس امر کی تصریح کی ہے کہ صحت خدا کی ان تمام نعمتوں میں جو انسان کو عطا ہوئی ہیں۔ بہترین نعمت ہے۔ سوائے کلمۂ توحید کے کوئی چیز علو مرتبہ میں اس سے افضل نہیں ہے[۲]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ معافی اور صحت کے لئے خدا کی جناب میں دعا کرتے رہو۔ کیونکہ ایمان کے بعد صحت سے بہتر کوئی نعمت بندوں کو نہیں دی گئی[۳]

طہارت

فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین	اس میں وہ لوگ ہیں جن کو پسند ہے پاک رہنا اور اللہ چاہتا ہے ستھرائی والوں کو۔

---

[۱] مشکوٰۃ (عن ابی مالک اشعری)۔ [۲] المدنیۃ والاسلام مصنفہ علامہ محمد فرید وجدی مصری ص ۹۵

[۳] ترمذی (عن ابی بکرؓ)

Marfat.com

مایرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم	اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشکل رکھے ... چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے۔

آنحضرت صلعم نے مذہباً جسمانی اور ظاہری صفائی کے متعلق ایک تغیر عظیم دنیا کے خیالات میں پیدا کر دیا۔ اور یہ آپ کی تعلیم ہی کا ثمرہ ہے آپ کی ذات ظاہری صفائی اور جسمانی پاکیزگی جن معاشرت اور انابت کا ایک بڑا نشان اور جزو قرار دی گئی ہے۔

خصائل فطرت آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے دس باتیں فطرت میں داخل ہیں "موچھوں کا ترشوانا اور ڈاڑھی کا بڑھانا اور مسواک کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا اور ناخون ترشوانا۔ اور جہاں جہاں میل اکٹھا ہوتا ہے۔ ان مواضع کا دھونا اور بغل کے بال دور کرنا اور موئے زیر ناف مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ اور کلی کرنا" [1]

یہ طہارتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہیں اور تمام امم حنفیہ میں برابر جاری تھیں [2]

پاکی مو بغل کے بال ہر چالیس دن بعد دور کرنا سنت ہے اور زیر ناف کے بال چالیس دن سے زیادہ نہ ٹھہرنے دیئے جائیں۔

ناخون ترشوانا حضور صلعم نے فرمایا ناخون ترشواؤ۔ رسول مقبول صلعم نے ایک گروہ کے ہاتھوں میں میل جما دیکھا فرمایا کہ ناخن کاٹ ڈالو۔

---

[1] مسلم (عائشہ صدیقہؓ) [2] حجۃ اللہ البالغہ ص ۲۸۲

Marfat.com

داہنے ہاتھ کے کلمہ کی انگلی سے (ناخن تراشنا) شروع کرے اور چھنگلی تک تراشے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرے اور پانچوں ناخن کاٹ کر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے۔ اور اس کے بعد پیر کے ناخن تراشے [1]

طہارت حدث طہارت حدث پانچ ہیں۔ قضائے حاجت۔ پیشاب کرنا استنجا کرنا۔ وضو۔ غسل۔ تیمم

قضائے حاجت قضائے حاجت کے لئے بیت الخلا جائے تو یہ دعا پڑھ کر بایاں پاؤں پہلے رکھے۔ کیونکہ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب داخل ہوتے بیت الخلا میں فرماتے۔

اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث	اے اللہ۔ بیشک میں تیری پناہ چاہتا ہوں ناپاک خبیث اور خبیثوں سے۔

آداب بیت الخلا قضائے حاجت اگر صحرا میں ہو تو چاہئے کہ لوگوں کی نگاہ سے دور ہو جائے۔ اور ممکن ہو تو دیوار کی آڑ میں رہے اور اور بیٹھنے سے پیشتر شرمگاہ کھولے اور آفتاب اور ماہتاب کی طرف منہ نہ کرے اور قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے قبلہ داہنے دبائیں رہے۔ جہاں لوگ جمع ہوں وہاں اور پانی میں زیر درخت یا کسی جانور کے بل میں رفع حاجت نہ کرے بے عذر کھڑے ہوکر یا سخت زمین پر اور ہوا کے رخ پیشاب نہ کرے۔ جہاں لوگ غسل کرتے ہوں وہاں بھی پیشاب نہ کرے بائیں پاؤں پر زور دیکر پیشاب اور رفع حاجت کو ننگے سر نہ جائے۔

---

[1] کیمیائے سعادت ص ۷۰

Marfat.com

آداب استنجا

پتھر کے تین ٹکڑے یا مٹی کے تین ڈھیلے بائیں ہاتھ سے استنجا کے واسطے استعمال میں لائے۔ اور ڈھیلہ سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے آبدست لے۔ جب استنجا کر کے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے سلہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر استنجا نہ کرنا چاہئے۔

اللھم طھر قلبی من النفاق وحصن فرجی من الفواحش	اے اللہ پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور بچا میری شرم گاہ کو فواحش سے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلعم جس وقت بیت الخلا سے نکلتے یہ فرماتے۔

غفرانک الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی	اے اللہ تیری بخشش چاہتا ہوں سب شکر ہے اللہ کو جس نے دور کیا مجھ سے ایذا کو اور صحت دی مجھکو۔

آداب نوم

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آوے ایک تمہارا اپنے بستر پر پس جھاڑے اپنا بستر تہمد کے اندر کی جانب سے اسواسطے کہ وہ نہیں جانتا کہ کونسی چیز پیچھے رہی ہے سلہ

حذیفہؓ سے روایت ہے کہا تھے رسول اللہ صلعم جب لیٹتے اپنے بستر پر رکھتے اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے پھر فرماتے۔

اللھم باسمک اموت واحیٰ	اے اللہ تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں سلہ

روایت ہے عائشہ سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تھے۔ لیٹنے

سلہ کیمیائے سعادت ص۲۰۱ سلہ بخاری ومسلم

Marfat.com

بستر پر ہر رات کو ملاتے دونوں ہتھیلیاں اپنی۔ پھر پھونکتے پڑھ کر ان دونوں میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر ملتے ان دونوں سے جہاں مل سکتے اپنے بدن سے شروع کرتے ملنا۔ دونوں ہاتھوں سے سر اور منھ پر اور اگلے جانب بدن سے کرتے یہ تین بار[۲]

رسول اللہ صلعم نے ایک مرد کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا۔ یہ لیٹنا شیطان کا لیٹنا ہے۔ خدا اسے پسند نہیں کرتا[۳]

رسول اللہ صلعم نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا جس پر پردے نہ ہوں[۴]

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ آپ بیدار ہوتے تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ	سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہم کو جلایا بعد ہمارے مارنے کے اور اسی کی طرف سے اٹھ کھڑا ہونا ہے[۵]

سوکر اٹھ کے ہاتھ دھونا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو جب تک تین بار ہاتھ نہ دھولے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے کیونکہ اسے کیا خبر ہے کہ سوتے میں اس کا ہاتھ کہاں رہا"[۶]

مسواک

لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوٰۃ	حضور صلعم فرماتے ہیں کہ اگر اپنی امت پر سختی کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم ضرور دیتا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مسواک منھ کو پاک کرتی ہے[۷]

---

[۱] بخاری مسلم [۲] بخاری و مسلم [۳] ترمذی [۴] ترمذی [۵] بخاری [۶] بخاری و مسلم [۷] نسائی

Marfat.com

اور رسول خدا جب کبھی باہر گھر میں آتے مسواک کرتے۔[1]

مسواک والی نماز بے مسواک پر ستر درجہ بڑھ کر ہے۔[2] حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم رات کو اور نہ دن کو نہیں سوتے وضو سے پیشتر جب تک مسواک نہ کر لیتے۔[3]

جسمانی طہارت سب سے پہلے یہ لازمی ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کرے۔ حضور صلعم نے فرمایا وضو کی وہی بداومت کر سکتا ہے جو ایمان والا ہے۔

یاایها الذین امنو اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءُ وسکم وارجلکم الی الکعبین۔	مسلمانو! جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لو اور سر پر مسح کر لو (مائدہ)

وضو حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہر نماز جدید وضو کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔ وضو کیا ہے ایک چھوٹا سا غسل ہے۔ جو علاوہ روحانی فوائد کے جسم کے ان تمام حصوں کو پاک و صاف کرتا ہے۔ جو اکثر کھلے رہتے ہیں۔

تیمم و غسل

وان کنتم جنباً فاطهروا وان کنتم مرضیٰ او علیٰ سفر او جاء احد منکم من الغائط او لامستم النساءَ	اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لیا کرو۔ اور اگر بیمار یا سفر میں یا کوئی تم میں سے پاخانہ پھر آئے یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو۔ پھر پانی نہ

[1] نسائی [2] مسلم (عن عائشہ رضی اللہ عنہا) [3] مشکوٰۃ (عن عائشہ رضی اللہ عنہا)

Marfat.com

فلم تجدوا ماءً فتیمموا صعیداً طیباً فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منه	پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو طریقہ اس کا یہ ہے کہ منہ اور ہاتھوں کو کچھ مٹی مل لیا کرو۔
حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ایام یوماً یغسل فیه راسه وجسده	ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سات دن میں ایک دن نہائے۔ اور اپنا سر اور بدن دھوئے۔

اسلام نے تمام جسم کی صفائی کے لئے غسل پر اتنا زور دیا ہے کہ بعض حالتوں میں فرض معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جبتک بعض صورتوں میں غسل نہ کیا جائے عبادت نہیں کی جاسکتی۔ احتلام جماع حیض ونفاس کے بعد غسل فرض ہے۔ ہر جمعہ کو غسل واجب ہے۔ عید کی نماز سے پیشتر غسل ضروری ہے۔ آنحضرت صلعم کثرت سے وضو کرتے مسواک دن میں کئی کئی مرتبہ کرتے اور غسل فرماتے بعد کو خوشبودار تیل بالوں میں لگاتے اور سر اور ریش مبارک وغیرہ میں باقاعدہ کنگی کرتے:

حضرت عثمان کو طہارت کا اسقدر خیال تھا کہ جب اسلام لائے معمولاً ایک بار روزانہ غسل کرتے تھے۔ صحابہ کرام اگرچہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے تاہم غسل وطہارت کے لئے حضرت انسؓ کے گھر میں ایک حمام موجود تھا۔[1]

سرمہ لگانا حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تم اثمد لگایا کرو بال اگاتا ہے کیچڑ کو دور کرتا ہے۔ آنکھ کو صاف کرتا ہے۔[2]

خود آپ بلاناغہ سوتے وقت سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ ہر رات تین تین سلائی لگاتے

[1] اسوہ صحابہ ج ۱ ص ۲۴۸۔ [2] طبرانی

بالونکی درستی

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کثرت سے سر مبارک میں تیل لگاتے اور ڈاڑھی میں بہت کنگھی کرتے تھے[1]

حضرت ابوقتادہ انصاری نے بال رکھ چھوڑے تھے۔ رسول اللہ سے دریافت کیا کہ میں بالوں میں کنگھی کروں۔ فرمایا ہاں اس کو سنوارو اس کے بعد یہ حالت ہو گئی کہ بسا اوقات وہ دن میں دو دو بار بالوں میں تیل لگاتے تھے۔

مانگ نکالنا

رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر میں مانگ نکالی ہے[2]

روزانہ کنگھی کرنا

حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں۔ رسول اللہ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع کیا ہے۔ مگر ناغہ کر کے کنگھی کی جاتے ہے[3]

آئینہ دیکھنا

آنحضرت صلعم جب آئینے میں اپنا منھ دیکھتے تو فرماتے تھے[4]

اللھم انت حسنت	اے اللہ اچھی بنائی تو نے صورت
خلقی فحسن خلقی	میری لیس بہتر کر سیرت میری

خوشبو کا استعمال

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلعم کے عمدہ سے عمدہ خوشبو جو مل سکتی تھی وہ لگاتی تھی جس کی خوشبو اور چمک آپ کے سر اور ڈاڑھی میں نظر آتی تھی[5]

رسول کریم صلعم نے مردوں اور عورتوں کو خوشبو لگانے کی نصیحت کی حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو رنگ مخفی ہو عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو بو مخفی ہو[6]

---

[1] شمائل ترمذی صفحہ ۲ [2] عن ابن عباس [3] شمائل ترمذی صفحہ ۳ [4] ابن حبان دارمی و حصن حصین [5] بخاری کتاب اللباس [6] ترمذی و نسائی

Marfat.com

حبب الی من دنیاکم ثلاث الطیب و النساء وقرۃ عینی فی الصلوۃ — تین چیزیں مجھے دنیا کی محبوب ہیں خوشبو عورت اور نماز میں اطمنان یعنی خشوع۔

آپ ہمیشہ خوشبو استعمال کرتے صحابہ کا بیان ہے کہ آپ جس گلی کوچہ سے نکل جاتے وہ معطر ہو جاتا بعض مرتبہ مشک و عنبر کا بھی استعمال کیا ہے سلہ

حضرت عمر فاروق ریزہ ہائے مشک کا استعمال کرتے تھے سلہ

بدبو رسول اللہ صلعم کو بدبودار اشیاء پیاز لہسن وغیرہ سے سخت نفرت تھی اور حکم تھا کہ یہ چیزیں کھا کر لوگ مسجد میں نہ آیا کریں۔ آپ نے فرمایا جو شخص پیاز لہسن کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے۔ اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

آپ نے فرمایا جن چیزوں سے انسانی روح تکلیف محسوس کرتی ہے ان ہی چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے ملائکہ بھی اذیت پاتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ اللہ طیب ہے اور خوشبو کو پسند کرتا ہے پاک صاف ہے صفائی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ پس تم پاک صاف رہو سلہ

طہارت لباس آنحضرت صلعم کی خود یہ حالت تھی گو کہ آپ کو تکلیف اور جاہ پسندی سے نفرت تھی مگر لباس ہمیشہ صاف اور عمدہ پہنتے اور سفید رنگ کا کپڑا تمام کپڑوں سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ اور جبہ کا جوڑا آپ کا خاص تھا سلہ

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں ایک شخص میلے کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوا آپ نے فرمایا تمہیں کچھ مقدور ہے۔ اس نے عرض کیا ہر طرح اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ نے فرمایا جب

سلہ اسوہ صحابہ جلد ا صفحہ ۲۹۵ سلہ بخاری سلہ ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۳ سلہ طبرانی عن عائشہؓ

Marfat.com

نے نعمت دی ہے تو صورت سے اس کا اظہار بھی ہونا چاہئے ایک مرتبہ ایک شخص
میلے کپڑے پہنے دیکھا فرمایا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ اپنے کپڑوں کو دھوایا کرے
ایک مرتبہ بہت سے لوگ مسجد نبوی میں حاضر ہوتے چونکہ مسجد تنگ تھی
کاروباری لوگ میلے کپڑے پہنے ہوئے چلے آئے تھے۔ اس لئے پسینہ کی وجہ سے بو
گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ نہا کر آتے تو بہت اچھا تھا۔

گھر کی صفائی ایک حدیث میں رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ اپنے گھروں اور صحنوں کو کوڑا کرکٹ سے صاف رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ پاکیزہ فطرت انسانوں سے محبت رکھتا ہے۔ پھر آپ نے عام ارشاد فرمایا کہ گندگی تکلیف دہ چیزوں کا راستہ سے ہٹا دینا شعبۂ ایمانیات سے ہے۔

مجلس کے موقع پر صفائی رسول اکرمؐ کو صفائی کا اسقدر اہتمام تھا کہ دفعہ آپ کی مجلس میں خوشبو کی انگیٹھیاں بھی جلائیں جس میں اگر اور بعض مرتبہ کافور شامل ہوتا اور آپ نے حکم دیا تھا کہ اجتماع کے موقع پر مصالحہ جلائے جائیں تاکہ ہوا صاف رہے اور صحت پر ناگوار اثر نہ ہو۔

مسجد کی صفائی مسجد کی صفائی سب سے زیادہ ملحوظ تھی۔ ایک دفعہ کسی نے مسجد کی دیوار پر بلغم تھوک دیا جب آپ تشریف لائے تو طبیعت پر بڑی بہت ناگوار گذرا اور اسی وقت صاف کرنے کا حکم دیا۔ آپ کا حکم تھا کہ لہسن پیاز کھا کر مسجد میں نہ آیا جائے۔

حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ اپنے زمانہ خلافت میں خطبہ دیا اور فرمایا تم لوگ

۱؎ مشکوٰۃ

Marfat.com

لہسن کھا کر مسجد میں آتے ہو حالانکہ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ اگر کوئی شخص ان چیزوں میں سے کوئی چیز کھا کر مسجد میں آتا تو وہ آپ کے حکم سے جنت البقیع کی طرف نکال دیا جاتا ہو جو شخص انھیں کھانا چاہے تو نیز چاہیے کہ وہ پکا کر اسکی بو زائل کر لیا کرے)

ورزش وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ (سورہ انفال) دشمنوں کے مقابلے کے لئے اپنے اندر جس قدر قوت پیدا کر سکتے ہو پیدا کرو۔

جسمانی قوت اسلام جسمانی کمزوری کو منجملہ ان امور کے شمار کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان درجات حاصل کرنے میں پیچھے رہجاتا ہے۔ کیونکہ وہ اکثر اوقات کاروبار زندگی میں افراط اور مذہبی فرائض میں سستی اور کاہلی کا نتیجہ ہوتا ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ (قوی مسلمان ضعیف مسلمان سے بہتر ہے)

پہلوانی فن کشتی سے واقف ہونا سنت ہے۔ آنحضرت صلعم فن کشتی کے واقفکار تھے۔ رکانہ عرب کا مشہور رشہ زور پہلوان تھا۔ وہ اپنے پچھڑنے کو اسلام لانے کی شرائط ٹھیراتا تھا چنانچہ آنحضرت صلعم نے اس سے کشتی کی اور اسے تین بار لوگوں کے سامنے پچھاڑ دیا۔ جس سے وہ اسلام لانے پر مجبور ہوگیا۔[۱]

دوڑ غزوات میں صحابہ دوڑ میں مردانہ وار مسابقت کیا کرتے تھے۔ ایک انصاری صحابی تھے جن کا دوڑ میں کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ ایک غزوہ میں وہ فخریہ لہجہ میں بار بار کہہ رہے تھے کیا کوئی مدینہ تک دوڑ میں میرا مقابلہ کرے گا۔ کیا کوئی مقابلہ کرنے والا ہے۔ حضرت سلمیٰ ابن اکوعؓ کے کان میں یہ صدا پہنچی تو بولے تم کسی معزز شخص کی عزت نہیں کرتے۔ کسی شریف آدمی سے نہیں ڈرتے۔ جواب دیا کہ رسول

[۱] شفا قاضی عیاض صد ۲۱۱

اللہ صلعم کے سوا کسی سے نہیں۔ بالآحضرت اکوع نے آپ سے اجازت لے کر دوڑ میں ان کا مقابلہ کیا اور بازی جیت لی [1] دوڑنا ایک بہترین ورزشی کھیل ہے مردوں کے علاوہ عورتوں کے لئے بھی مباح ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے اپنی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رض کے ساتھ دوڑ میں مقابلہ کیا۔ اور جب دوسری بار آپ آگے نکل گئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے حضرت عائشہ سے فرمایا ھذا بتلک یعنی لو عائشہ اب وہ پہلی بار کا بدلہ اتر گیا [2]۔

گھوڑ دوڑ حضرت عبد ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے کہ کھیلو مگر بہترین خدا کے نزدیک زیادہ تر پسندیدہ ہے وہ گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی ہے۔ وقتاً فوقتاً اپنے دلوں کی تفریح کرتے رہو۔

تیر اندازی صحابہ کرام میں تیر اندازی کا ذوق اسقدر ترقی کر گیا تھا کہ مغرب کے بعد مسجد سے نکل کر تیر کا نشانہ لگاتے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا۔

ارموا یا بنی اسماعیل ابا کم کان رامیا۔	اے بنی اسمٰعیل تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا باپ تیر انداز تھا

تیر اندازی میں باہمی مسابقت بھی ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر جب آپ نے فرمایا کہ میں فلاں قبیلہ کے ساتھ ہوں تو دوسرے قبیلہ کے لوگ رک گئے اور کہا کہ جب سرکار خود ان کے ساتھ ہیں تو ہم کیا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ارشا

---

[1] اسوۂ صحابہ ج ا ص ۲۵۲ [2] احیاء العلوم

Marfat.com

ہوا کہ تیر پھینکو میں تم سب کے ساتھ ہوں [۱]

مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص تیر اندازی سیکھ کر اس کو ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے [۲]

حضور نے فرمایا کہ تم تیر چلایا کرو۔ سوار ہوا کرو۔ اگر تیر چلاؤ گے تو تو سوار ہونے سے زیادہ مجھ کو دوست ہو گے۔ جس نے تیر اندازی سیکھ کر چھوڑ دی۔ اس نے اس نعمت کا کفران لیا [۳]

تیراکی حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو چیز خدا کا ذکر نہیں ہے وہ سب لہو یا سہو ہے مگر چار خصلتیں ایک دو نشانوں کے درمیان میں آدمی کا چلنا۔ دوسرے گھوڑے کا سدھانا تیسرے اپنی بیوی سے کھیلنا چوتھے سباحت سیکھنا یعنی پانی میں تیرنا [۴]

سنہ ھ میں رسول خدا صلعم نے اونٹوں کے درمیان میں مسابقت کرائی تو ایک عرب کا اونٹ رسول اللہ کی اونٹنی قصوا سے سبقت لے گیا مسلمانوں کو شاق گذرا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا جس چیز کو بلند کرے اس کو پست بھی کرے اسی سنہ میں آپ نے گھوڑ دوڑ کرائی تو حضرت ابوبکر کا ایک گھوڑا سبقت لے گیا۔ انعام لے لیا اور یہ سب پہلی گھوڑ دوڑ تھی جو اسلام میں ہوئی۔ (اسد الغابہ ج ۱)

---

[۱] اسوۂ صحابہ ج ۱ صفحہ ۲۰۹ [۲] عن عقبہ بن عامرؓ [۳] ابوداؤد [۴] زادہ طبرانی فی الکبیر

Marfat.com

بابُ دُوم

آدابُ سَلامُ وکَلامُ

سلام

وَاِذَا حُیِّیتُم بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوا بِاَحسَنَ مِنهَا اَو رُدُّوهَا (سورہ نساء)

جب تم کو سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر طریقے سے اس کا جواب دو یا ویسا ہی جواب دو

عن النبی صلعم قال افشوا السلام تسلموا

نبی کریم صلعم نے فرمایا سلام کو رواج دو سلامت رہوگے

آپ نے فرمایا کہ تم جنت میں داخل نہ ہوگے۔ جب تک کہ مومن نہ ہوگے۔ اور مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ رکھو۔ کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں۔ جس کے سبب سے تم میں محبت پیدا ہو۔ صحابہ نے عرض کی

Marfat.com

ن یارسول آپ نے فرمایا کہ "سلام کو آپس میں رواج دو سلہ
اللہ کی عبادت کرو اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور اسلام کو شہرت
دو جنت میں داخل ہو جاؤ گے سلہ قریب تر خدا سے وہ لوگ ہیں جو پہلے
سلام کرتے ہیں سلہ سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
سلام کرنا نفل ہے اور جواب دینا فرض ہے" آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب
تم کسی کے گھر میں جاؤ تو گھر والوں سے سلام علیک کرو اور جب واپس لوٹے
لوٹ تب بھی گھر والوں کو سلام کرو سلہ سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا
بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والوں میں سے جو پہلے سلام
کرے وہ افضل ہے سلہ خورد بزرگ کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل
کثیر کو سلام کریں۔
حضرت مقداد رضؓ بن اسود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم شب کو (اپنے گھر میں) آتے تھے اور سلام علیک کہتے تھے اور
سوتے ہوؤں کو سلام کے لئے بیدار نہیں فرماتے جو جاگتا ہوتا وہ سن لیتا
تھا سلہ اور جب آپ کا گذر بچوں پر ہوتا تو ان کو سلام کرتے حضرت
اسماء بنت یزید رضؓ فرماتی ہیں کہ آپ ہم پر گذرے ہم کو سلام کیا
ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ آپ نے سلام کے لئے ہاتھ ہلایا سلہ

سلہ عن ابوہریرہ رضؓ ۹۵ سلہ عن عبداللہ بن عمر رضؓ سلہ عن ابو امامہ رضؓ ابوداؤد
ترمذی سلہ مشکوٰۃ سلہ عن جابر رضؓ سلہ عن ابی ہریرہ رضؓ سلہ ادب
عن انس رضؓ نسائی سلہ ابوداؤد ترمذی۔

Marfat.com

حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسلام میں کیا چیز بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور واقفوں اور نا داروں سے سلام علیک کرنا۔ حدیث عمران بن حصین میں آیا ہے۔ بڑا عاجز شخص ہے۔ جو دعا میں عاجز ہے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام میں بخل کرتا ہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ سوار ہو گیا وہ ایک قوم کے پاس سے گذرے وہ السلام علیکم کہتے تو لوگ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔ اور وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تو وہ لوگ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کہتے حضرت ابو بکرؓ صدیق نے فرمایا کہ آج یہ لوگ فضیلت میں ہم سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس سے گذرا اس نے کہا السلام علیکم آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا گذرا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سرکار نے فرمایا کہ اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ اور پھر تیسرا شخص گذرا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے تیس نیکیاں ہیں۔ ایک شخص مجلس سے اٹھ کر گیا۔ اور سلام نہیں کیا آپ نے فرمایا کہ تمہارا دوست کیسا جلد بھول گیا۔ جب تم میں سے کوئی شخص محفل میں آئے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ سلام کرے اگر بیٹھنے کا ارادہ ہو تو بیٹھے اور جب وہاں سے اٹھے تو بھی سلام کرے۔ حضرت انس بن مالک

۱۔ ادب المفرد ص ۱۴۷ ۲۔ رواہ طبرانی فی الاوسط ۳۔ ادب المفرد ۴۔ ادب المفرد

Marfat.com

بصرہ میں نکلے تو راستہ میں ہر شخص کو ہاتھ کے اشارہ سے سلام کرتے[۱] حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معمول تھا کہ بازار میں جاتے تو ہر دوکاندار ہر مسکین اور ہر مسافر غرض ہر شخص کو سلام کرتے۔ ایک شخص نے پوچھا کہ جب بازار میں آپ سودا خریدتے ہیں نہ بھاؤ کرتے ہیں نہ کہیں بیٹھتے ہیں۔ پھر کس کام سے تشریف لاتے ہیں۔ فرمایا صرف سلام کرنے کے لئے وہ جب سلام کا جواب دیتے ہیں تو سلام کرتے تھے کے جواب میں بعض فقرے کا اضافہ کر دیتے۔ ایک بار ایک شخص نے سلام کہا تو آخر میں انہوں نے جواب دیا وہ بہت طویل تھا یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وطیب صلوتہ[۲]

اگر صحابہ کے درمیان ایک درخت بھی حائل ہو جاتا تو اس کی آڑ سے نکلنے کے بعد دوبارہ سامنا ہوتا۔ تو باہم سلام کرتے[۳]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہود۔ عیسائی۔ مجوس کوئی ہو سب کے سلام کا جواب دینا چاہئے[۴]

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام علیک نہ کرو (کیونکہ) تم پر فاسق کا کوئی حق نہیں[۵]

السلام علیکم کی جگہ بندگی کہنا قریب کفر ہے۔ باقی الفاظ تسلیم آداب عرض وغیرہ بدعت ہیں[۶]

---

[۱] اسوۂ صحابہ ج ا ص ۱۰۳ [۲] اسوۂ صحابہ ج ا ص ۱۰۳ [۳] ادب المفرد [۴] ادب المفرد [۵] ہدایت المتقین ص ۱۹۸ [۶] ادب المفرد۔

مصافحہ بین تمام اسلام ان تصافح لمان سلام علیک کا تمہ یہ ہے کہ اپنے بھائی سے مصافحہ کیا جائے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلعم جب (باہمی) ملتے مصافحہ کرتے جب سفر سے پھر کر آتے تو معانقہ کرتے۔ ؎۱

جناب حذیفہ بن یمان رضؓ سے حدیث مرفوع ہے کہ جب دو مومن (باہمی) ملتے ہیں، (اور) پھر سلام کرکے ایک دوسرے کا مصافحہ کے لئے ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو دونوں کی خطائیں ایسی جھڑجاتی ہیں جیسے درخت کے پتے"

حدیث میں ذکر مصافحہ کا ایک ہاتھ سے آیا ہے۔ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ سنت مرفوع سے نہیں ہے بعض سلف سے ماثور ضرور ہے۔ ؎۲

دست بوسی سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسہ دیتی تھیں ؎۳

حضرت صہیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ وہ (حضرت عباسؓ) کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیتے تھے۔ ؎۴

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کو بوسہ دیا تھا ؎۵

بغل گیر ہونا حضرت انس رضؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا کہ جب ہم کسی دوست کے پاس جائیں

؎۱ ابوداؤد ؎۲ ترغیب و ترتیب ؎۳ عن عائشہ صدیقہ رضؓ ادب المفرد ؎۴ کیمائے سعادت صفحہ ۲۰۸

Marfat.com

...نت ختم کریں فرمایا نہیں پھر پوچھا کہ اس کا ہاتھ چومیں فرمایا نہیں پھر عرض
کہ مصافحہ کریں فرمایا ہاں۔ لیکن جب سفر سے کوئی پھر کر کوئی آئے تو منھ پر
منہ دینا اور بغلگیر ہونا سنت ہے سلہ

لتومنوا باللہ ورسولہ ولتوقروہ	اللہ اور اس کے سچے رسول پر ایمان لاؤ اور مدد کرو اس کی اور تعظیم کرو۔

تعظیم و تکریم

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ زہرا سے زیادہ نشست و برخاست و کلام و گفتگو میں کسی کو رسول اکرم صلعم سے مشابہ نہیں پایا۔ جب رسول اللہ صلعم ان کو آتے ہوئے دیکھتے تھے مرحبا فرماتے تھے۔ اور کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور پیار کرتے تھے اور ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنی جگہ بٹھا لیتے تھے۔ اور حضرت فاطمہ کے پاس جب رسول اللہ صلعم تشریف لاتے تھے تو آپ مرحبا فرماتیں اور کھڑی ہو جاتی تھیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتی تھیں سلہ حضرت ابو سعید خدری رض سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ رض کے حکم کی بنا پر لوگ حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آپ نے ان کو بلا بھیجا۔ پس سعد بن معاذ رض حمار پر تشریف لائے جب مسجد سے قریب ہوئے تو حاضرین سے نبی کریم صلعم نے فرمایا کھڑے ہو تم طرف اپنے بہتر کے یا اپنے سردار کے سلہ

حضرت ابو ہریرہ رض نے فرمایا کہ حضور صلعم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور باتیں کرتے رہتے پھر جب حضور تشریف لیجانے لگتے تو ہم اتنا قیام

سلہ ادب المفرد و سنن ابی داؤد ص ۳۰۲ کیمیائے سعادت

Marfat.com

کرتے کہ حضور اپنی بعض بیویوں کے گھروں میں داخل ہو جاتے سلہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ زیدؓ بن حارث آنحضرت صلعم کی موجودگی میں مدینہ آئے تو آپ نے ان کے لئے قیام فرمایا۔ اور انسے معانقہ کیا اور ان کو بوسہ دیا ایک روایت میں ہے کہ محکوم کا اپنے رئیس فاضل اور حاکم عادل کیلئے اور شاگرد کا استاد کیلئے قیام کرنا مستحب ہے۔

حضرت انسؓ سے یہ روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلعم لاٹھی پر سہارا دیتے ہوئے باہر تشریف لائے تو ہم آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس طرح عجمی لوگ اپنے سردار کو آتا دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور ایک کی ایک تعظیم دیتے ہیں۔ تم لوگ اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو۔ آپؓ ہی سے یہ دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے زیادہ کوئی شخص ہمیں محبوب نہ تھا۔ آپ کے واسطے ہم سروقد عجمیوں کی طرح اٹھتے نہ تھے

حضرت امام غزالیؒ کہتے ہیں کہ جہاں یہ عادت ہو گئی ہے۔ وہاں اگر کوئی تعظیم کے واسطے سروقد ہو جائے مضائقہ نہیں ہے۔ مگر کسی کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا منع ہے۔

حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ لوگ اس کے سامنے دست بستہ کھڑے ہوں اور وہ خود بیٹھا ہے اس سے کہدو کہ دوزخ میں اپنی جگہ مقرر کرلے۔ سلہ

گفتگو وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ۔ اور اپنی آواز کو پست کر سب سے بڑی گدھے کی ہے۔

سلہ ادب المفرد سنن ابی داؤد سلہ کیمیائے سعادت

قَوْلًا لَّيِّنًا	نرمی سے بات کرو
قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	لوگوں سے اچھی بات کرو
قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا	ٹھکانے کی بات کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم مثل تم لوگوں کے جلدی جلدی بات نہ کیا کرتے تھے۔ بلکہ صاف کلام کے ساتھ بات کرتے۔ اور گفتگو میں الفاظ جدا جدا ہوتے۔ جو شخص پاس بیٹھا ہوتا اس کو ادا کر لیتا[1]

(بلکہ، تمہاری طرح گفتگو نہ فرماتے تھے۔ آپ کا کلام مختصر ہوتا تھا۔ اور تم کسی قدر اس کو پھیلاتے ہو[2]

آپ کم سخن نرم گفتار جب بولتے تو بہت کلام نہ کرتے آپ کی تقریر منظم موتیوں کی سی لڑی تھی[3]

آپ کی آواز بلند اور لہجہ سب سے اچھا تھا۔ سکوت بہت فرماتے اور بدون حاجت لب مبارک کو گفتگو کے لئے نہ ہلاتے[4]

لفظ نامعقول زبان پر نہ لاتے اور حالت رضا اور غضب میں بجز سچ کے اور کچھ فرماتے[5]

جو کوئی برا لفظ بولتا اس کی طرف سے منھ پھیر لیتے[6] اور جو لفظ آپ کو برا معلوم ہوتا اور بمجبوری کہنا پڑتا تو اس کو صراحتًہ نہ فرماتے اشارۃً ارشاد فرماتے[7] جب آپ خاموش ہو جاتے تو جلیس بولتے آپ کے پاس کوئی دوسرے کی بات نہ کاٹتا[8]

---

[1] شمائل ترمذی صـ۳۰ [2] صحیحین عن عائشہ، [3] طبرانی عن ام سعید [4] ابوداؤد [5] ترمذی [6] احیاء العلوم [8] ترمذی در شمائل۔

Marfat.com

سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام سے ان کے رشتہ کے ماموں روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی زبان نہ کھولتے تھے۔ مگر اس بات میں جو آپ صحابہ کے لئے مفید ہوتی اور صحابہ سے الفت کی باتیں کیا کرتے۔ ان سے سخت کلامی اور کج خلقی کر کے انھیں متنفر نہ کرتے۔ اپنے صحابہ کی آپ خبر گیری فرماتے اور لوگوں کے حالات پوچھا کرتے تھے۔ جو بات اچھی ہوتی اس کی تعریف فرماتے اس کی تائید بھی کر دیتے تھے۔ اور جو بات بری ہوتی اس کی برائیاں بیان کر دیتے تھے اور اسکو کمزور کر دیتے تھے۔ حق کہنے میں کبھی آپ کمی نہ کرتے تھے اور اس سے آگے نہ بڑھتے

سلہ اللہ تعالیٰ برا جانتا ہے بلند آواز والے کو اور درست رکھتا ہے پست آواز والے کو۔ ۲ے

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اگر تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے سے چھپا کر بات نہ کرو۔ اس لئے کہ اس سے تیسرے کو رنج ہوگا۔ ۳ے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگوں سے انکے درجے کے موافق پیش آؤ۔ ۴ے

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی بات کر کے کہیں چلا جائے تو اس کی بات امانت ہے۔ ۵ے

صدق وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝	اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو۔ اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ۔

حضرت انس بن مالکؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ حضور سرور کائنات

سلہ اسد الغابہ جلد اول ۲ے عن ابی امامہ رضؓ کنز ۳ے آداب المفرد ۴ے مشکوٰۃ ۵ے کنز

Marfat.com

فرمایا میرے لئے چھ چیزوں کو تم قبول کرو۔ میں تمہارے لئے جنت قبول کرتا ہوں۔ کوئی شخص تم میں کا جب بات کرے تو جھوٹ نہ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف نہ کرے جب امین مقرر ہو تو خیانت نہ کرے۔ تم چشم پوشی کرو، ہاتھوں کو روکو شرم گاہوں کو بچاؤ سلہ

اِجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ۝	جھوٹ بات سے بچو سچوں کا ساتھ دو

آنحضرت فرماتے ہیں کہ سچ کا بولنا تم پر لازم ہے کیونکہ سچ بہتری کی ہدایت کرتا ہے اور بھلائی جنت میں پہنچاتی ہے۔ اور بیشک جو آدمی بولتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق کہلایا جاتا ہے۔ ۲ھ

جھوٹ کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ خواہ مذاق میں ہو یا بغیر مذاق (اور یہ بھی ٹھیک نہیں کہ بچے سے بہلانے کو) ایسا وعدہ کرے جس کو پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو ۳ھ سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے جھوٹ بات ایسے طور پر بیان کرو کہ وہ اس کو سچا سمجھے ۴ھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے بھی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات (باور کرکے) بیان کرتا رہے ۵ھ

"اچھی بات کرنا نہ بولنے سے بہتر ہے"

"نہ بولنا بری باتیں ملانے سے اچھا ہے"

(۱) اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ لِسَانَکَ	اپنی زبان قابو میں رکھ

سلہ ابویعلیٰ ۲ھ مشکوٰۃ ۳ھ آداب المفرد ۴ھ عن سفیان بن اسد آداب المفرد ۵ھ مشکوٰۃ۔

Marfat.com

(۲) اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ	سچ بچاتا ہے اور جھوٹ مارتا ہے۔
(۳) اِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْکُتْ	غصہ آئے تو چپ ہو جاؤ۔
(۴) بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔	خوشی کی باتیں بتاؤ بھڑکاؤ نہیں
(۵) مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ۔	جسے قسم کھانی ہی پڑے وہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔
(۶) اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ	بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔

غیبت

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا (سورۂ حجرات)	مسلمانوں (لوگوں کی نسبت) بہت شک کرنے سے بچتے رہو۔ کیونکہ بعض شک (داخل) گناہ ہیں اور ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک کو ایک پیٹھ پیچھے برا کہے

غیبت یہ ہے کہ وہ عیوب بیان کئے جائیں جو اس میں موجود نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر تم وہ عیب بیان کرتے ہو جو تمہارے بھائی میں موجود موجود ہیں تو غیبت کرتے ہو۔ اور اگر ایسی بات بیان کرتے ہو جو اس میں نہیں تو بہتان لگاتے ہو[1]

رسول اکرم صلعم نے فرمایا۔

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا	غیبت زنا سے سخت تر ہے۔

[1] کنز و مشکوٰۃ۔

Marfat.com

زبان کی حفاظت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نہ تو فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے اور نہ دشنام دینے والے غصہ اور عتاب کے وقت آپ صرف اتنا فرما دیا کرتے تھے اسے کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔[1]

جناب سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اس چیز کی نگہداشت کرے گا جو ان دونوں جبڑوں کے درمیان میں ہے (یعنی زبان) اور جو اس کی دونوں ٹانگوں میں ہے۔ میں اس کے لئے بہشت کا ذمہ دار ہوں۔[2]

کم گوئی

قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِيْنِكَ

(آنحضرت صلعم نے) ارشاد کیا (اے ابوذر) بہت سکوت اور خاموشی کو اپنے اوپر لازم کر لے کیونکہ اس سے شیطان بھاگے گا۔ اور تیرے دینی کام میں تجھے مدد ملے گی۔[3]

جناب عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کبھی آدمی کا رتبہ خدا کے نزدیک صرف خاموشی کی وجہ سے ۶۰ برس کی عبادت سے افضل ہوتا ہے۔[4]

بدگمانی

جناب ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا (لوگو) اپنے تئیں بدگمانی سے دور رکھو۔ کیونکہ بدگمانی بہت ہی جھوٹی بات ہے۔ اور لوگوں کے پوشیدہ عیوب نہ ٹٹولو اور نہ خبر دل کی جستجو نہ کرو۔[5]

---

[1] بخاری [2] بخاری [3] عن ابی ذرؓ مشکوٰۃ [4] صحیین [5] عن ابن عباسؓ ادب المفرد

Marfat.com

عیب جوئی	لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَ	اور آپس میں ایک دوسرے کو طعن نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو۔

یُلقاب۔ (حجرات)

جب تم اپنے ساتھی کی عیب جوئی کرو تو اول اپنے عیوب پر نظر کر لو۔[1]

چغلخوری	هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ (القلم) وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ	عیب جو چغلخور ۔ ہر عیب جو طعنہ دینے والے کی خرابی ہے

لُّمَزَةٍ (ھمزۃ)

آنحضرت صلعم نے فرمایا چغلخور بہشت میں نہیں جائے گا۔

تمسخر کرنا	یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ	مسلمانو! مرد مردوں پر نہ ہنسیں عجب

عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (حجرات)

نہیں کہ جن پر ہنستے ہیں وہ خدا کے نزدیک ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں پر ہنسیں عجب نہیں کہ جن پر ہنستی ہیں وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو۔ ایمان لانے کے پیچھے بدتہذیبی کا نام ہی برا ہے اور جو ان حرکات سے باز نہ آئیں تو وہی خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔

لَا تُمَارِ اَخَاكَ ۔ نہ اپنے بھائی سے ہنسی کرو۔

---

[1] کتاب الادب بخاری

...ش گوئی حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ مسلمانوں کو گالی دینا فاسق کا کام ہے[1] اور فرمایا کہ جو دو شخص باہم ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں۔ تو دونوں کی گالیوں کا وبال، گناہ اسی پر پڑتا ہے۔ جس نے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے[2]

جناب سعید بن زیدؓ حضرت نبی کریم صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کی ناحق آبروریزی میں زبان درازی کرنا رِبوا کی سب قسموں سے بڑھ کر ربوا ہے[3]

منافقت إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا

کچھ شک نہیں کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے درجہ میں ہوں گے اور (اے پیغمبر وہاں) تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔

حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص دنیا میں فحش گوئی کرتا رہا ہوگا۔ قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی[4]

لعن وطعن وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ (انعام)

(مسلمانوں) مشرک خدا کے سوا جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کو برا نہ کہو کہ یہ لوگ بھی، بڑہ نادانی ناحق (ناروا) خدا کو برا کہہ بیٹھیں گے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فحش کام کرنے والے اور فحش گو سے محبت نہیں رکھتا اور نہ اس سے محبت رکھتا ہے جو بازاروں میں چلاتا پھرتا ہے[5] آپ نے فرمایا کہ صدیق کی شان یہ نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا۔

[1] بخاری ومسلم (عن عبداللہ بن مسعودؓ) [2] عن انسؓ مسلم [3] مشکوٰۃ [4] دارمی [5] عن جابر بن عبداللہ

جو قوم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرتی ہے وہ مستحق لعنت ہو جاتی ہے
مسلمانوں کو لعنت کرنا اس کے قتل کرنے کے برابر ہے

قسمیں کھانا

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ ۔ (البقرہ)

اور (مسلمانوں) اپنی (بیہودہ) قسموں کے حیلے سے خدا کو (یعنی اس کے نام کو) لوگوں کے ساتھ (سلوک) کرنے اور پرہیزگاری رکھنے اور لوگوں کے ملاپ کرانے میں مانع و مزاحم نہ ٹھہراؤ۔ اور اللہ سنتا اور جانتا ہے تمہاری قسموں میں جو لایعنی قسمیں (ہیں) ان پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں لیکن ان (قسموں) پر تم سے (ضرور) مواخذہ کریگا جو تمہارے دلی ارادے سے ہوں اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔"

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگو، تم اپنے ماں باپ کی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور نہ بتوں کی قسمیں کھاؤ اور نہ خدا کی۔ ہاں اس وقت کھا سکتے ہو جب کہ تم سچے ہو۔[۳]

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تم کو اپنے ماں باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔ اگر کسی کو قسم کھانی ہی ہو تو اللہ کی قسم کھائے۔ حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سے میں نے سنا کہ قسم مال کو زیاں پہنچاتی ہے۔ اور برکت محو کر دیتی ہے۔"

حضرت امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال تلف کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام

---

[۱] عن حذیفہؓ [۲] کنز العمال [۳] ابو داؤد و نسائی۔

رخ لازم کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر بہت تھوڑی چیز ہو آپ نے
رمایا اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہی ہو۔

کفارہ قسم لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا عَقَّدۡتُّمُ الۡاَیۡمَانَ ۚ فَکَفَّارَتُہٗۤ اِطۡعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیۡنَ مِنۡ اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَہۡلِیۡکُمۡ اَوۡ کِسۡوَتُہُمۡ اَوۡ تَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ ؕ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیۡمَانِکُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ ؕ وَاحۡفَظُوۡۤا اَیۡمَانَکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ (المائدہ)

(مسلمانو تمہاری قسموں میں جو لا یعنی ہیں ان پر خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں ہاں پکی قسم کھالو اور پھر اس کے خلاف کرو تو خدا تم سے (اس کا) مواخذہ کرے گا تو (ایسی پکی قسم کے توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں متوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے۔ جیسا تم اہل و عیال کو کھلایا کرتے ہو۔ یا ان ہی دس مسکینوں کو کپڑے بنوا دینا یا۔ ایک غلام آزاد کرنا۔ پھر جس کو (غلام) میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کو کھا لو اور (اس پنہ) سے نہ اترو، اور اپنی قسموں (کے پورا کرنے) کی احتیاط رکھو اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اس کی) شکر گذاری کرو۔

باب سوم

آدابِ نشست و برخاست

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۝

سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا ان کو اور اگر تو ہوتا سخت گو اور سخت دل تو متفرق ہو جاتے تیرے گرد سے منتشر ہو جاتے۔

نشست رسول اللہ صلعم بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر کئے نہ بیٹھتے تھے اور نہ ... ہوتے تھے۔ کبھی اپنے لئے کوئی مقام مخصوص نہ فرماتے تھے ... اس سے اوروں کو بھی منع فرماتے تھے۔ اور جب آپ کچھ لوگوں کے پاس جاتے ... جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے[1] اور یہی کا آپ حکم دیا کرتے تھے۔ اور آپ ... ہم نشینوں سے اس کے موافق برتاؤ فرماتے ایسا کہ ہم نشینوں میں سے ...

[1] ترمذی (عن حضرت علی مرتضیٰ)

شخص یہ نہ سمجھتا تھا کہ اس سے زیادہ رسول خدا صلعم کے یہاں کسی کی عزت ہے[1] اور آپ کی اکثر نشست یہ تھی کہ دونوں ساقوں کو کھڑی کر کے ان کے گرد سے دونوں ہاتھ گوٹ مارنے کی طرح پکڑ لیتے تھے[2] آپ کی نشست آپ کے اصحاب کی نشست سے تمیز نہ تھی[3] کسی نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے مجمع اصحاب میں پاؤں پھیلائے ہوں جس سے ان پر جگہ تنگ ہو گئی ہو۔ ہاں اگر مکان وسیع ہوتا۔ اور پاؤں پھیلانے سے تنگی نہ ہوتی تو کچھ مضائقہ نہ تھا[4]

قبلہ رخ رسول اللہ صلعم کی نشست قبلہ رخ ہوتی تھی[5] اور اگر آپ کے پاس نماز پڑھنے میں کوئی آ بیٹھتا تو آپ اپنی نماز مختصر کر دیتے اور اس سے پوچھتے کہ تم کو کچھ کام ہے۔ اور جب اس کے کام سے فارغ ہوتے تو پھر نماز پڑھنے لگتے[6] اور جو آپ کے پاس آتا تھا اس کی خاطر اور تعظیم فرماتے حتیٰ کہ ان میں اور آپ میں کسی طرح کی قرابت اور دودھ پلانے کا علاقہ نہ تھا۔ ان کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا کر اس پر ان کو بٹھاتے تھے[7] اور جو تکیہ آپ کے پیچھے رہتا تھا، آپ اس کو نکال کر اس کو حوالے فرماتے۔ اور اگر وہ لینے سے انکار کرتا تو آپ قسم دیتے کہ اسی پر تکیہ لگا کر بیٹھے

حضور صلعم جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو جب تک سورج خوب نہ نکل آتا آپ اسی جگہ چار زانو ہو کر بیٹھے رہتے[9]

صحبت و مجالست آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ مومن کے سوا کسی کی صحبت اختیار نہ کرو اور تمہارا کھانا بھی سوائے متقی

[1] ترجمہ اسد الغابہ حصہ اول صفحہ [2] ابو داؤد عن ابی سعیدؓ [3] احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۴ [4] دار قطنی عن انسؓ [5] دار قطنی [6] حاکم عن انسؓ [7] احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۴ [9] ابو داؤد عن جابرؓ

Marfat.com

کے کوئی نہ کھلائے۔"

"برے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے اور ہم نشین صالح تنہائی سے بہتر ہے اچھی بات کہنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بری بات کہنے سے بہتر ہے۔"

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ انسان اپنے احباب کے طریقہ پر چلتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو یہ اول خیال کر لینا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی و محبت پیدا کرتا ہے لہ

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو جس کسی نے محبت کی اس کو یہی گمان ہوتا کہ سب سے زیادہ آپ مجھ پر مہربان ہیں یہاں تک کہ آپ اپنے ہم جلیسوں میں سے ہر ایک کی طرف حصہ رسد توجہ فرماتے سہ حتیٰ کہ آپ کی نشست اور ہنسنا اور بات کہنا اور بزم لطیف اور جلیس کی طرف توجہ اور اس کی طرف بیٹھنا جیا اور تواضع اور وارداری کی مجلس تھی سہ آپ اپنے اصحاب کو ان کی خاطر دلداری کے لئے ان کی کنیت سے پکارتے آپ کی صحبت یعنی، مجلس میں آوازیں بلند نہ ہوتی اور جب مجلس سے اٹھتے تو فرماتے سمہ

سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك

سب لوگوں سے زیادہ دیر میں آپ کو غصہ آتا اور سب سے جلدی راضی ہوجاتے ہے۔ لوگوں پر نہایت کی رافت فرماتے اور ان کے حق میں سب سے بہتر اور نافع تھے۔

زندہ دلی اسلام نے صحابہ کرام کے جذبات کو مردہ نہیں بلکہ شگفتہ اور زندہ کر دیا تھا۔ آنحضرت صلعم کا معمول تھا کہ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب

لہ اخلاق المحمدیہ حصہ سوم ص ۱۹ ۲ہ اخلاق المحمدیہ حصہ سوم ص ۱۹ سہ احیاء العلوم ج ۲ ص ۸۵

۴ہ احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۵ ۵ہ ترمذی عن ابو سعید خدری

Marfat.com

ـ مصلے پر بیٹھے رہتے تھے۔ اس حالت میں صحابہ کرام زمانہ جاہلیت کے واقعات
کا ذکر کرتے تھے۔ اشعار پڑھتے تھے اور ہنستے تھے۔ آپ ان تذکروں کو سنکر مسکرا دیتے تھے۔[۱]

ایک بار حضرت صہیب رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے سامنے
کھجور کھانے لگے۔ کھجور آشوب چشم کے لئے مضر ہے، اس لئے آپ نے ٹوکا کہ تمہاری آنکھوں
میں آشوب ہے۔ بولے یا رسول اللہ آنکھ کے اس گوشہ سے کھاتا ہوں جس میں آشوب
نہیں" آپ مسکرا دیئے۔[۲]

(غرض کہ آپ) اپنے اصحاب کے روبرو سب سے زیادہ تبسم اور خندہ زن رہتے
اور ان کی باتوں سے زیادہ تعجب فرماتے۔

بعض اوقات اتنا خندہ فرماتے کہ آپ کی کچلیاں کھل جاتیں[۴] اور آپ کے
اصحاب کا خندہ آپ کے سامنے تبسم ہوتا تھا آپ کے اقتدار اور توقیر کی جہت سے۔[۵]

آداب مجلس

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (سورہ مجادلہ)

اے ایمان والو جب تم کو کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو۔ پس کھل جاؤ کشادگی دے اللہ تعالیٰ تم کو اور جب کہا جاوے اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے جو تم میں ایمان لاتے۔ اور جن کو علم دیا گیا۔ مرتبے بلند کرے گا۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی خبر رکھتا ہے"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو جائز نہیں کہ دو آدمیوں کے

---

[۱] ابو داؤد وروا من حضرت علی مرتضیٰ [۲] اسوہ صحابہ ج اص ۲۵۲ [۳] بخاری و مسلم عن ابن مسعود [۴] اسوہ صحابہ ج اص ۲۵۲۔۲۵۳ [۵] ترمذی در شمائل عن ابن ابی ہالہ۔

Marfat.com

درمیان میں بلا ان کی اجازت کے اپنے لئے جگہ کرے۔" اور "نہ کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھے۔" اور ابن عمر کا معمول تھا کہ جو کوئی تعظیماً اپنی جگہ سے اٹھتا تھا وہ وہاں نہیں بیٹھتے تھے۔[1] آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھے اور وہاں پھر آوے تو وہ اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔[2]

جناب عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا یہ امر مسنون ہے کہ جب آدمی بیٹھے جوتہ نکال کر ایک طرف رکھ دے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب رسول اللہ صلعم کے پاس آتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی تھی وہاں بیٹھ جاتے تھے۔ جناب ابوالدرداءؓ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم جب بیٹھتے ہم آپ کے اردگرد بیٹھتے اور جب آپ کھڑے ہو جاتے یا ارادہ رجوع کا کرتے اپنا جوتا یا اور کچھ اٹھا لیتے اصحاب اس بات کو پہچان کر اپنی جگہ پر ثابت رہتے۔[3]

صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب کوئی شخص کسی قوم سے گفتگو کرے تو کسی خاص شخص کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ عام طور پر سب کی طرف متوجہ ہو۔ ایک مرتبہ ایک مجلس میں، ایک شخص حلقے کے بیچ میں بیٹھ گیا تو حذیفہؓ نے کہا جو شخص (براہ شیخی) حلقے کے بیچ میں بیٹھے اس پر آنحضرت صلعم نے لعنت کی ہے۔[4]

جناب (معاذ بن انسؓ) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے (ارشاد) فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا جائے (قیامت کے روز) جہنم کے راستے کی طرف اس کا پل بنایا جائے گا کہ جہنم کے جانے والے اس پر سے گذریں اور پامال کریں گے۔[5]

---

[1] نسائی [2] ادب المفرد [3] ابوداؤد [4] ابوداؤد عن ابی مجلز [5] ترمذی

Marfat.com

سرِ راہ بیٹھنا گلی کوچا راستوں میں بیٹھنے سے نبی کریم صلعم نے منع فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھر کے اندر بیٹھا رہنا بہت دشوار ہے۔ فرمایا۔ اگر تم راستوں میں بیٹھو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ راستوں کا حق کیا ہے۔ فرمایا پوچھنے والے کو راستہ بتانا۔ اور سلام کا جواب دینا اور نظر کو نیچا رکھنا۔ اچھی باتوں کا حکم کرنا۔ اور بری باتوں سے لوگوں کو روکنا۔[1]

ملنا جلنا وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (سورہ بنی اسرائیل) (اے پیغمبر صلعم) میرے بندوں سے کہدیجئے کہ وہی بات کہیں جو اچھی ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمارپرسی یا ملاقات کے لئے جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ (اے شخص تری زندگی دنیا و آخرت میں) خوش اور مبارک ہے۔ اور تیرا چلنا بھی مبارک ہے۔ اور جنت میں اپنا گھر بناتا ہے۔[2]

اپنے بھائی (مسلمان) کی طرف تیز نظر سے دیکھنا مکروہ ہے۔ نیز جب وہ جائے اسے تکتے رہنا یا یہ سوال کرنا کہ کہاں سے آئے کہاں جاتے ہو۔ یہ بھی مکروہ ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مروت کی بات یہ ہے۔ کہ جب تمہارا بھائی (مسلمان) تم سے کوئی بات کرے تو خاموش ہو کر سنو اور یہ حسن سلوک میں داخل ہے کہ جب تمہارے بھائی کے جوتے کا تسمہ کھل جائے تو تم توقف کرو۔[3]

ترکِ ملاقات وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ اور (مسلمانو) سب (مل کر) مضبوطی سے اللہ کے دین کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک

---

[1] ادب المفرد عن ابی ہریرہ [2] ترمذی [3] ادب المفرد۔

جَمِیعًا وَلاَ تَفَرَّقُوا (آل عمران) دوسرے سے الگ نہ ہونا۔

حضرت ابو ایوبؓ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین روز سے زیادہ کسی شخص کو اپنے بھائی سے ترک ملاقات جائز نہیں۔ کہ دونوں کی ملاقات ہو تو ایک دوسرے سے منہ موڑ کر چلا جائے۔ بہتر وہ ہے۔ جو پہلے سلام کرے[۱] آپ نے (یہ بھی) فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک ترک ملاقات رکھی گویا اس نے اسے قتل کر ڈالا[۲]

اکرام اکابر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی جوان کسی بوڑھے شخص کی کبر سنی کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کی پیری کے زمانے میں ایسا شخص پیدا کر دیتا ہے جو اس کی عزت کرے۔ وہ شخص ہمارے گروہ سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کا ادب نہ کرے[۳] جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی اس نے گویا اللہ کی عزت کی[۴] جس سے علم حاصل کرو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ[۵] تین آدمیوں کی توہین سوائے منافق کے کوئی نہیں کرتا۔ بوڑھے مسلمان کی اور عالم کی اور امام عادل کی[۶]

گھر میں آنے کے آداب

فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً	تو جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کر لیا کرو (سلام ایک) دعائے خیر ہے جو تم مسلمان

[۱] بخاری و مسلم [۲] ابو داؤد عن ابی خراش السلمی [۳] ترمذی عن انسؓ [۴] احیاء العلوم [۵] ترغیب و ترہیب عن ابی ہریرہؓ [۶] ترغیب و ترہیب عن ابی امامہ

Marfat.com

کو، خدا کی طرف سے تعلیم کی گئی ہے، برکت والی عمدہ ہے،

جناب ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب آدمی داخل ہو اپنے گھر میں پس چاہیئے کہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا	خداوندا میں تجھ سے گھر میں داخل ہونے کی بہتری اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا سوال کرتا ہوں خدا ہی کے نام سے ہم داخل ہوئے

اور خدا ہی کے نام سے نکلے اور اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کیا۔

اور اپنے گھر والوں کو سلام علیکم کرے سلہ

بیہقی کی روایت میں آیا ہے۔ کہ جب گھر میں آؤ تو اپنی اہل کو سلام کرو۔ اور جب گھر سے نکلو (تو) اپنے اہل کو سلام کے ساتھ رخصت کرو۔ اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو (تو) اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کہے سلہ

استیذان

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ	اے مومنو! اپنے گھر کے دوسروں کے گھروں میں مت جایا کرو جب تک ان سے اجازت نہ لو اور ان کے گھر والوں کو سلام نہ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے شاید تم یاد رکھو

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْھَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْھَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا

سلہ ترغیب و ترہیب (ابی امامہؓ) سلہ ابوداؤد ۱۲ مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات سلہ مشکوٰۃ (عن نافع)

Marfat.com

بیوتا غیر مسکونۃ فیھا متاع لکم واللہ یعلم ما تبدون وما تکتمون (سورہ نور)

اور اگر اس میں سے کسی کو نہ پاؤ تو اس میں نہ جاؤ۔ جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ پھر جاؤ تو واپس چلے آؤ۔ یہی تمہارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔ اس گھر میں جانے کا حرج نہیں۔ جن میں تمہارا اسباب ہو اور اس میں کوئی نہ رہتا ہو۔ اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ جسے تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے ہو۔

آدمی کو اپنے ماں باپ اور بھائی اور بہن سے بھی اجازت لینی چاہیئے۔ ؎۱

جب آدمی کسی دروازے کے سامنے سے نہ آئے۔ بلکہ داہنے بائیں سے آئے اگر اجازت ملے بیٹھے ورنہ واپس ہو جائے ؎۲

کسی مسلمان کو جائز نہیں ہے کہ اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر میں جھانکے اور جس نے ایسا کیا یعنی بلا اجازت کے دیکھا تو گویا وہ گھر میں داخل ہو گیا۔

جب عبداللہ ابن عمرؓ کی اولاد بالغ ہو جاتی تھی ان کو جدا کر دیتے تھے کہ بدون اجازت کے ان کے پاس نہ آئے۔

جناب ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جو شخص سلام کرنے سے پہلے گھر میں آنے کی اجازت چاہے اس کو اجازت نہ دی جائے۔ جب تک اوّل سلام نہ کر لے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا جو شخص گھر میں جھانکے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔

گھر سے نکلنے کے آداب

جب گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے۔

؎۱ ادب المفرد عن عبداللہ ؎۲ ادب المفرد

Marfat.com

بسم اللہ رب اعوذ بك ان اضل او اظلم او اظلم او اجهل او يجهل على بسم الله الرحمن الرحيم لاحول ولا قوة الا بالله

مسجد میں جانے کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطان القديم من الشيطان الرجيم۔

اور بازار جانے کا ارادہ ہو تو یہ کہے۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شئ قدير۔

بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

بسم الله اللهم انی اسالك خير هذا السوق وخير ما فيها واعوذ بك من شرها وشر ما فيها اللهم انی اعوذ بك ان اصيب فيها صفقة خاسرة"

Marfat.com

باب چہارم

لباس

قل من حرم زینة اللہ التی اخرج لعبادہ (اعراف)

"اے پیغمبر صلعم" کہدیجئے کس نے وہ زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی

یا بنی آدم قد انزلنا علیکم لباسًا یواری سواٰتکم وریشًا (اعراف)

(دیکھو)، ہم نے تم پر کپڑا اتارا جو تمہاری شرمگاہ کو چھپاتا ہے اور بناؤ کا سامان"

آنحضرت صلعم جو ہر چیز لباس کے متعلق، پہننے کی موجود ہوتی وہ پہن لیتے تھے۔ کہ (عرب کے لباس مروجہ کے علاوہ)، یمن کے کپڑے تک آپ پہنتے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلعم کو کہ نہایت نفیس حلہ پہنے تھے۔

ا۔ تفسیر سورہ اخلاص شیخ الاسلام علامہ تقی الدین رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۷ سے خلاصۃ التفاسیر ص ۵۹

Marfat.com

رسول اللہ صلعم کے عہد میں تو لباس کی تراش خراش میں کچھ ایسی ترقی نہ تھی۔ ان کا معمولی **لباس تھا**... ایک ازار (پاجامہ) ایک (تہمد) ایک ردا، عمامہ پیروں میں چپل پاپوش۔ پیغمبر صلعم سے شامی جبے اور سلیتی جوتے کا پہننا بھی ثابت ہے! آپ کافہ انام کی طرف مبعوث ہوئے اور کافہ انام تمام روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ موسموں اور آب و ہوا کے اختلاف کی وجہ سے ایک لباس میں لوگ زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس لئے لباس کو لوگوں کی رائے پر چھوڑ دیا کہ مقامی ضرورتوں کے لحاظ سے جو چاہیں اور جیسا چاہیں پہنیں۔ اوڑھیں[1]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کھاؤ۔ پیو۔ پہنو۔ خیرات کرو۔ لیکن اسراف نہ کرو۔ نہ تکبر (غرور) کرو۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو تیرا جی چاہے (بشرطیکہ حلال ہو) کھا اور جو تیرا جی چاہے (مباح کپڑوں میں سے) پہن (گو کتنا ہی بیش قیمت ہو) مگر جب تک دو باتوں سے بچا رہے اسراف اور تکبر سے[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑوں میں تہبند یا چادر کرتہ یا جبہ یا دریچہ بھی پہن لیتے تھے اور آپ کو سبز کپڑے بہت پسند تھے[3] اور آپ کی پوشاک اکثر سفید ہوتی تھی[4] اور لڑائی کے وقت قبائے پنبہ دار پہنتے اور بغیر ابرہ کے بھی پہنتے۔

ایک قبا دیبا کی آپ کے پاس رہتی۔ اسکو آپ پہنتے تو اس کی سبزی آپ کے رنگ کی سفیدی میں اچھی معلوم ہوتی۔ آپ کی قمیص کے بند بندھے رہتے (جن کو) کبھی نماز میں اور کبھی بغیر نماز کے کھول دیتے[5]

---

[1] الحقوق الفرائض صفحہ ۱۸ [2] بخاری کتاب اللباس [3] احیاء العلوم حصہ دوم صفحہ ۳۸ سے ابن ماجہ اور حاکم (عن ابن عباس رضی اللہ عنہ) [5] ابو داؤد ابن ماجہ و طبرانی (عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)

آپ کے پاس ایک بڑی چادر تھی زعفران سے رنگی ہوئی کبھی صرف اسی

اوڑھ کر نماز پڑھا دیتے[۱] اور کبھی آپ صرف چادر پہنے کر کوئی کپڑا بدن پر نہ ہوتا[۲]

عمامہ حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو ان کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا[۳]

آپ کے ایک عمامہ کا نام سحاب تھا۔ اس کو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہبہ کر دیا تھا۔ جب، حضرت علی عمامہ باندھ کر تشریف لاتے تو آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے کہ علیؓ ہمارے پاس سحاب میں آئے[۴]

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے سر پر عمامہ تھا اور اس کے نیچے دستار تھا[۵]

آپ عمامہ کے نیچے منڈھی ہوئی ٹوپیاں دیا کرتے تھے[۶] تیل کے بچاؤ کے لئے سر پر آپ قناع (رومال) باندھتے تھے۔ کبھی عمامہ نہ ہوتا تو سر پر اور پیشانی پر پٹی باندھ لیتے تھے[۷]۔

نبی کریم صلعم جب عمامہ باندھتے تو اپنے عمامہ (شملہ) کو دونوں کندھوں کے بیچ میں لٹکاتے[۸]

کلاہ آپ ٹوپیاں عماموں کے تلے اور بدوں عماموں کے پہنتے اور کبھی ٹوپی سر مبارک سے اتار کر اس کا سترہ کرلیتے اور اس کی طرف کو نماز پڑھتے تھے

۱۔ ابو داؤد (عن ابی قیس بن سعد) ۲۔ ابن ماجہ (عن ثابت بن الصامت) ۳۔ شمائل ترمذی ، ۴۔ اسد الغابہ حصہ اول ، ۵۔ شمائل ترمذی ۶۔ عدی وابن عساکر (عن جعفر بن محمد) عن ابن عباس ، ۷۔ طبرانی وابن حبان (عن ابن عمرؓ) ۸۔ بخاری (کتاب اللباس)

Marfat.com

جبہ رومی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں کا جبہ رومی پہنا ہے۔
حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ ... ک میں) حاجت کے لئے گئے (پھر بعد فراغت حاجت) واپس تشریف تو میں ... لے کر پہنچا۔ آپ نے وضو کیا اس وقت آپ ایک شامی جبہ (یا اونی جبہ) ... پہنے ہوئے تھے[۱]

اچکن حضرت مخرمہؓ نے اپنے بیٹے مسور سے کہا کہ بیٹا مجھ کو خبر لگی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (کہیں سے) اچکنیں آئی ہیں۔ آپ تقسیم کر رہے ہیں۔ چلو ہم بھی آپ کے پاس چلیں۔ (شاید ہم کو بھی کوئی اچکن ملجائے۔ ہم باپ بیٹے مل کر گئے۔ دیکھا تو آپ گھر میں ہیں۔ والد نے مجھ سے کہا آنحضرت صلعم کو میرے نام سے بلالو میں نے اس کو برا سمجھا اور والد سے کہا ہیں (سرکار دو عالم صلعم) کو تمہارے لئے بلانے جاؤں نہیں۔ انھوں نے کہا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغرور نہیں ہیں۔ خیر میں نے آپ کو بلایا آپ ایک اچکن (پرانی) دیبا کی جس میں سنہری گھنڈی تکمے ٹکے ہوئے تھے (کندھے یا ہاتھ پر) ڈالے ہوئے تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے۔ مخرمہ میں نے یہ اچکن تیرے لئے لگا رکھی تھی۔ پھر وہ ان کو دے دی[۲]

قمیص حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ کپڑوں میں قمیص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھی[۳] اور آپ کے کرتے قمیص کی آستین (ہاتھ کے) گٹے تک تھی[۴]

پائجامہ حضرت سویدؓ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے اور مخرمہ عبدی نے ہجر کے مقام سے کپڑے لئے اور ان کو مکہ میں لائے۔ ایک روز حضور صلعم

---

[۱] بخاری عن المسور بن المخرمہ [۲] بخاری عن المسور بن المخرمہ [۳] شمائل ترمذی صفحہ ۷ [۴] اسماء بنت یزید

ہماری دوکان کی طرف، ٹہلتے ہوئے تشریف لائے۔ اور پائجامہ کے دام آپ نے
ہم سے دریافت کئے۔ اور ہم نے آپ کے ہاتھ پائجامہ فروخت کیا۔[۱]
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چار درہم میں پائجامہ خ
تہبند حضرت عثمانؓ تہبند اپنی آدھی پنڈلیوں تک باندھتے اور کہتے تھے
یہی تہبند میرے صاحب (یعنی نبی صلعم) کا تھا۔
جناب ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر پیوند
اور ایک موٹا تہبند ہم کو دکھانے کے لئے لائیں۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلعم
روح (مبارک)، ان کپڑوں میں قبض کی گئی ہے[۳]
چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیوند لگی ہوئی چادر تھی آپ ا
پہنتے اور فرماتے کہ میں بندہ ہوں پہنتا ہوں جیسے بندہ پہنتا ہے[۴]
حضرت انسؓ ابن مالک کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت کو کپڑوں میں یمن کی چادر
پیاری تھی[۵] اور آپ کے پاس ایک چادر سیاہ بھی تھی اس کو آپ نے کسی کو عنا
حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ سیاہ چادر کیا ہوئی آپ نے فرمایا
اس کو ہبہ کر دیا۔ انھوں نے کہا آپ کی سفیدی اس کی سیاہی پر بھلی
ہوتی تھی میں نے ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی[۶]
حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو ایک سرخ جوڑا (تہبند یا چ
پہنے دیکھا اور ابی رمثہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلعم کو دیکھا کہ آپ
---
[۱] مشکوٰۃ باب الافلاس والانظار [۲] مسند ابویعلیٰ [۳] شمائل ترمذی [۴] شمائل ترمذی صفحہ [۵]
کتاب اللباس [۶] مسلم وابوداؤد عن حضرت عائشہؓ

Marfat.com

...ادریں سبز تھیں (یعنی تہبند و چادر) سلہ

...ی چادر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلعم نکلے تو ان پر سیاہ رنگ کے بالوں کی چادر تھی سلہ

...اس سفید حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کپڑوں میں سفید لباس استعمال کرو سلہ دوسری روایت ...کہ آپ نے فرمایا سفید کپڑا پہنو بیشک وہ بہت پاک اور بہت ستھرا ہے"

موزے حضرت ابی بریدہؓ نے آپ سے سنا کہ نجاشی۔ نے دو موزے سادے چمڑے کے، سیاہ رنگ کے آنحضرت صلعم کے لئے ہدیہ بھیجا۔ آپ نے ...ن کو پہنا پھر وضو فرمایا اور اس پر مسح کیا سلہ

...علیں حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلعم کی ہر جوتی میں دو تسمے تھے حضرت ابی مسلم نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلعم اپنی ...تیاں پہنے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ سلہ

...چھا لباس حضرت ابن عمرؓ نے کہا آپ نے فرمایا کہ نماز میں دونوں کپڑے پہن لیا کرو اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ اس کی حضوری کے ...لئے زینت کی جائے سلہ

جناب عمر بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ...اس امر کو پسند کرتا ہے کہ اس نے جو نعمتیں اپنے بندوں کو دے رکھی ہیں۔ ان کا اثر

...لم سلہ شمائل ترمذی صفحہ ۵۲ سلہ شمائل ترمذی سلہ شمائل ترمذی صفحہ ۵ سلہ ...اری سلہ مشکوٰۃ

Marfat.com

اس پر معلوم ہو سلہ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھے حضرت علیؓ نے ابن کرار کے پاس بھیجا میں باریک قمیص اور حلہ پہنے تھا۔ وہ کہنے لگا تم ابن عباسؓ ہو اور ایسے کپڑے پہنے ہو۔ میں نے کہا قل من حرم۔ آیت پڑھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سب سے اچھا سفید کپڑا پہنتے اور سب سے زیادہ خوشبوؤں کا استعمال کرتے سے۲

سلیم ابو عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو ایک یمنی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا جس کی قیمت سو درہم تھی سے۳

حریر جناب حذیفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دیبا و حریر نہ پہنو۔ اور سونے چاندی کے ظروف میں پانی نہ پیو سے۴ اور نہ ان کی رکابیوں میں کھاؤ کہ یہ کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں۔

باریک لباس حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو باریک لباس پہنے ہوئے تھیں۔ رسول اللہ صلعم نے منہ پھیر لیا۔ اور فرمایا کہ اے اسماء (یہ حضرت عائشہؓ کی علاتی بہن تھیں) جب عورت بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں ہے کہ اس کے جسم سے سوا اسقدر حصہ کے (چہرہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ فرمایا) کچھ ظاہر ہوا کرے سے۵

جناب حفصہؓ بنت عبدالرحمٰن باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے حضرت عائشہؓ

سلہ درمنثور تفسیر سے۲ طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۱۰ سے۳ طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ سے۴ مشکوٰۃ سے۵ مشکوٰۃ۔

صدیقہؓ کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہؓ نے اس کو چاک فرما کر غف کپڑے کی اوڑھنی اڑھائی [۱]

پرانا لباس آنحضرت صلعم جب نیا کپڑا پہنتے تو پرانا کسی کو عنایت فرماتے اور ارشاد کرتے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو اپنے پرانے کپڑے پہنائے اور پہنانا صرف خدا کے لئے ہو تو وہ حالت حیات اور اور موت میں خدا تعالیٰ کی پناہ اور برکت میں رہے گا۔ جب تک مسلمان کو پہنائے گا [۲]

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے مسکین مسلمان سے محبت کرتا ہے جسے یہ پرواہ نہ ہو کہ کیا پہنتا ہے [۳]

نیا لباس پہننے کی دعا حضرت ابی سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا پہنتے تھے تو جو اس کا نام ہوتا۔ وہ لیتے۔ عمامہ یا کرتہ۔ یا چادر۔ اس کے بعد کہتے [۴]

اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسئلک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ۔

کپڑا اتارنا اور جب کپڑا اتارتے تو بائیں طرف سے ابتدا کرتے [۵]

سونا اور ریشمی کپڑا آپ نے فرمایا کہ سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے [۶]

---

[۱] ترمذی اور ابن ماجہ (عن عمر فاروقؓ) [۲] مشکوٰۃ [۳] مشکوٰۃ [۴] ابن ماجہ (عن عمر فاروقؓ) [۵] ابن حبان (عن ابن عمرؓ) [۶] نسائی (عن ابی موسیٰ)

Marfat.com

زیب و زینت حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا مجھے اس امر کی خواہش رہتی ہے کہ میرے کپڑے عمدہ ہوں سر میں تیل لگا ہو۔ جوتی بھی اچھی ہو۔ اسی طرح اور بہت سی چیزوں کا اس نے ذکر کیا یہاں تک کہا کہ مجھے خواہش رہتی ہے۔ میرا کوڑا بھی اچھا ہو۔ آپ نے منکر فرمایا۔ ذلک جمال واللہ جمیل یحب الجمال۔ یہ سب اچھی باتیں ہیں اور خدا اسی لطافت کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ تکبر ہے کہ میں عمدہ لباس پہنوں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ یہ تو خوبصوتی ہے اور خدا اسی خوبصوتی کو پسند فرماتا ہے ۳؎

سادگی لباس بہتر سے بہتر لباس آپ نے پہنا۔ مگر سادگی کو ترجیح دی عرب کی دولت قدموں تلے ہوتے ہوئے بے انتہا سادہ لباس زیب بدن ہوتا۔ آنحضرت صلعم کبھی صرف چادر پہنتے کہ کوئی اور کپڑا بدن پر نہ ہوتا ہے اور کبھی آپ ایک چادر تہبند کی پہنتے۔ دوسری چیز بدن پر نہ ہوتی اور اسکے دونوں شانوں کے درمیان گرہ لگاتے ۵؎ اور کبھی جب کہ جسم کے کپڑے تک سائلوں کو عطا فرما دیتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکان کے اندر ایک ہی تہبند کے اندر لپٹ کر اور دونوں کناروں کو شانوں پر ادھر کا ادھر ڈال کر نماز پڑھتے اور وہی تہبند ہوتا جس میں رات کو آرام فرماتے ۶؎

۱؎ مستدرک حاکم جلد اول ۲؎ ابن ماجہ (عن ثابت بن الصامت ۳؎ بخاری (عن محمد المنکدر) ۴؎ ابو اعلی (عن امیہ معاویہ) ۵؎ ابو یعلی (عن امیر معاویہ)

اخیر وقت میں داد و دہش سے اپنے لئے اتنا نہ رکھا کہ، آپ کے جسم اطہر پر صرف ایک موٹی چادر اور ایک پیوند لگا ہوا تہمد رہتا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض اوقات دیکھا کہ ہم کو نماز ظہر ایک چھوٹی چادر میں پڑھائی۔ جس کے کناروں میں آپ نے گرہ دے لی تھی۔[۱]

حضرت مصعب بن عمیرؓ جب اسلام نہیں لائے تھے۔ نہایت ناز و نعم کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے اور نہایت عمدہ جوڑے پہنتے تھے۔ لیکن جب اسلام لائے تو یہ حالت تھی کہ ایک روز جب رسول اللہ صلعم نے آپ کے بدن پر صرف ایک چادر دیکھی جس میں پوستین کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ تو آپ کو انکی قدیم حالت یاد آئی چشم عبرت سے آنسو نکل آئے۔[۲]

عہد حضرت عمر فاروقؓ میں فتوحات کو بڑی وسعت ہوئی ایک طرف دولت آئی تھی۔ دوسری اس زمانے کی متمدن اقوام سے اختلاط تھا۔ مگر خلفاء راشدین اور صحابہ عیش و طرب کے سامان دیکھتے ہوئے اپنی سادہ لباس و سادہ زندگی کو ترجیح دیتے تھے۔

خود حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ رسول اللہ۔ جو کسریٰ و قیصر کے خزانے کے کلید بردار تھے۔ لیکن ان کے لباس کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ میں نے زمانہ خلافت میں دیکھا کہ ان کے کرتے کے مونڈھے پر تہ بہ تہ پیوند لگے ہوئے تھے۔[۳]

---

[۱] ابن ماجہ عن عبادہ بن الصامت [۲] اسوہ صحابہ حصہ اول صفحہ ۱۲۴ [۳] اسوہ صحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۹

Marfat.com

حتیٰ کہ آپ جاہ و جلال کے موقعوں پر بھی سادگی قائم رکھتے تھے۔ آپ شام کے دورے کو گئے۔ "رملہ پہونچے تو اونٹ پر بیٹھے بیٹھے گاڑھے کی قمیص پھٹ گئی۔ اس لئے وہاں کے پادری کو دیدیا کہ اس کو دھو کر پیوند لگا دے۔ وہ قمیص میں پیوند لگا کر لایا تو اس کے ساتھ خود اپنی طرف سے ایک نئی قمیص بھی دی۔ مگر انھوں نے یہ کہہ کر واپس کردی کہ میری قمیص پسینہ خوب جذب کر لیتی ہے۔[۱]

حضرت علی کرم اللہ وجہٗ لباس نہایت سادہ پہنتے تھے ایک شخص نے دیکھا کہ ان کے بدن پر ایک پھٹی پرانی قمیص ہے۔ جب آستین کھینچی جاتی ہے تو ناخن تک پہنچ جاتی ہے اور چھوڑ دی جاتی ہے۔ تو سکڑ کر نصف کلائی تک آجاتی ہے۔ اسی سادہ لباس میں فرائض خلافت ادا کرنے کے لئے بازاروں میں پھرا کرتے تھے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ گاڑھے کا تہبند باندھے ہوئے اور گاڑھے کی چادر اوڑھے ہوئے بازار میں پھر رہے ہیں۔ ہاتھ میں درہ ہے اور لوگوں کو سچائی اور حسن معاملہ کا حکم دے رہے ہیں۔[۲]

یہ کیا تھا صرف مسلمانوں کے لئے سبق تھا کہ دولت وعظمت کے ہوتے ہوئے اور عمدہ سے عمدہ بیش قیمت لباس پہننے کی اجازت ہوتے ہوئے سادہ لباس پہننا تقویٰ کے قریب تر ہے۔

زیورات حضرت حذیفہ کی ہمشیرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے خطبہ دیا۔ اور فرمایا کہ اے عورتو تم چاندی کے زیور کیوں نہیں پہنتیں۔ تم میں جو عورت سونے کے زیور کو نمایاں کرے گی اس پر عذاب

---

[۱] اسوۂ صحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۹ [۲] اسوۂ صحابہ جلد ۲ صفحہ ۲۱

Marfat.com

کیا جائے گا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ان کے ہاتھ میں سونے کے دو کڑے دیکھے تو فرمایا کہ میں تمہیں اس سے بہتر کڑا نہ بتا دوں کاش تم اسے نکال ڈالتیں اور چاندی کے کڑے بنوا کر زعفران سے رنگ لیتیں تو وہ اس سے بہتر ہوتے۔[۱]

حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہم سونے میں مشک لگا کر استعمال نہ کریں فرمایا اس کو چاندی ہی میں کیوں نہ لگا لو پھر اس کو زعفرانی ہی رنگ لو تو وہ سونے ہی کی طرح ہو جائے گا۔[۲]

حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو عورت سونے کا ہار پہنے گی اس کے گلے میں ویسی ہی آگ کا ہار جہنم میں ڈالا جائیگا اور جو عورت سونے کی بالی پہنے گی۔ اللہ تعالیٰ دوزخ میں قیامت کے دن ویسی ہی بالی اس کے کان میں ڈالدے گا۔

ایک بار حضرت فاطمہ بنت ہبیرہؓ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان کے ہاتھ میں سونے کا چھلا تھا۔ آپ نے دیکھا تو ان کے ہاتھ میں مارنے لگے۔ انھوں نے حضرت فاطمہؓ زہرا سے اس کی شکایت کی انھوں نے اپنے گلے سے سونے کا ایک ہار نکالا اور کہا کہ حضرت علیؓ نے یہ مجھے دیا تھا۔ آنحضرت نے میرے ہاتھ میں اس کو دیکھا تو فرمایا کیوں فاطمہ کیا تم کو یہ اچھا معلوم ہوگا کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہ کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے یہ فرما کر آپ مکان سے

---

[۱] سنن نسائی کتاب زینت [۲] مسند ابن حنبل جلد ۵ ص ۲۵۹

Marfat.com

باہر تشریف لے گئے اور بیٹھے نہیں اس کے بعد حضرت فاطمہ زہراؓ نے اس ہار کو بازار میں فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے گلے میں سونے کے تار ڈالے رسول اللہ صلعم آئے تو ان کی جانب سے منھ پھیر لیا۔ انھوں نے کہا آپ اس زینت کو نہیں دیکھتے فرمایا مجھے تمہاری زینت سے اعتراض ہے ۔[1]

ابو شیخ سے روایت ہے کہ امیر معاویہؓ نے صحابہ کے ایک مجمع سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلعم نے سونے کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے بجز اس کے ٹکڑے استعمال کئے جائیں۔ سب نے کہا بے شک ۔[2]

---

[1] مسند ابن حنبل جلد ۶ صفحہ ۳۱۵ [2] سنن نسائی کتاب الزینۃ۔

باب پنجم

آدابِ طعام

كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا — کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور کام کرو اچھا۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ (مائدہ) — آج (تمام) پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کر دیں اور اہل کتاب کا کھانا (بشرطیکہ ہمارے یہاں بھی روا ہو) تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا انکے لئے حلال ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو ہر چیز پہ ثواب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو وہ اپنے منھ میں رکھے یا اپنے اہل وعیال کے منھ میں دے۔ آپ نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی عبادت کرو (اور) کھانا کھلاؤ۔[1]

[1] عبداللہ ابن عمرؓ

Marfat.com

کھانے سے پہلے کے آداب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چھوٹے چھوٹے لقمے کھاؤ تو ایک تہائی پیٹ کھانے کے لئے ایک تہائی پانی کے لئے ایک تہائی سانس لینے کو ہے۔ یعنی دو حصہ پیٹ کھانے پانی سے بھرے اور ایک حصہ سانس لینے کو خالی رکھے۔

جب تک بھوکا نہ ہو کھانا نہ کھائے۔ کھانے سے پہلے جو چیزیں سنت ہیں۔ ان میں سے بہترین سنت بھوک ہے اس واسطے کہ بھوک سے پہلے کھانا۔ مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی۔ جو مسلمان کھانے میں ہاتھ ڈالے اسوقت بھی بھوکا ہو اور کھانے سے ہاتھ کھینچے اسوقت بھی بھوکا رہے وہ وہ طبیب کا ہرگز محتاج نہ ہوگا۔[۱]

جو کچھ حاضر ہو اس پر قناعت کرے اور عمدہ کھانا نہ ڈھونڈے آنحضرت صلعم جو کچھ موجود پاتے اسس کو تناول فرمالیتے۔[۲] اور جس دسترخوان پر بہت سے ہاتھ ہوتے وہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب تھا۔[۳] آپ نے فرمایا لوگو، مل کر کھانا کھایا کرو الگ الگ نہ کھایا کرو کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔[۴] نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ میں تکیہ لگائے ہوئے نہیں کھاتا۔[۵]

۱۔ کیمیائے سعادت صفحہ ۱۴۳ ۲۔ احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۲۶

۳۔ طبرانی وعن جابرؓ ۴۔ ابن ماجہ وعن عمر ابن خطابؓ

۵۔ ابوداؤد۔

Marfat.com

ہاتھ دھونا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کھانے سے پیشتر ہاتھ دھونا مفلسی کو دور کرتا ہے۔ اور بعد کھانے کے رنج دور کرتا ہے[۱]

اسلامی دسترخوان کھانا دسترخوان پہ رکھئے۔ رسول مقبول صلعم ایسا ہی کرتے تھے۔ جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا زبان مبارک سے فرماتے۔

بسم اللہ اللھم اجعلھا نعمۃ مشکورۃ تصل بھا نعمۃ الجنۃ

دسترخوان پر کسی کے ساتھ کھانا کھائیے تو حسب ذیل آداب کا لحاظ رکھئے۔

(۱) جو شخص۔ سن علم یا پرہیز گاری میں یا اور کسی سبب سے بڑھ کر ہو جب تک کھانے کے لئے ہاتھ نہ بڑھائے تب تک خود بھی کھانے کے لئے ہاتھ نہ بڑھائے۔ (اور) اگر خود سب سے بڑا ہے تو اوروں کو انتظار میں نہ رکھئے۔

(۲) کھانا کھانے میں خاموش رہے۔ یا کلام حکمت اور شریعت وحکایات صحابہؓ میں سے اچھی اچھی باتیں کرنی چاہئیں۔ واہیات و خرافات نہ بکے۔

(۳) اپنے ہم پیالہ کا خیال رکھئے تاکہ خود اس سے زیادہ نہ کھائے بلکہ خود کم کھائے اور ساتھی کو زیادہ کھلانے کی کوشش کرے اور اچھا

---

[۱] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳

Marfat.com

کھانا اس کے سامنے بڑھائے۔ اگر ساتھی آہستہ آہستہ کھاتا ہے تو اصرار کر کر اچھی طرح خوشی سے کھلائے مگر تین بار سے زیادہ نہ کہے لہ

کھانے کے لئے قسم دینے کی ممانعت کی ہے۔ چنانچہ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا کہ کھانا اس بات سے سہل زیادہ ہے کہ اس پر قسم دی جائے ۲

(۴) کھانے میں نیچی نگاہ رکھے دوسروں کے نوالے کو نہ دیکھے اگر لوگ اس کا ادب ملحوظ رکھیں تو اوروں سے پیشتر خود ہاتھ نہ کھینچے اوروں کے مقابلہ میں کم رتبہ کا ہو تو پہلے ہاتھ روکے رکھے تاکہ آخر کو اچھی طرح کھا سکے۔ اگر اچھی طرح نہیں کھا جا سکتا تو عذر بیان کر دے

سیدنا حضرت امام جعفر صادق اپنے والد سیدنا حضرت امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب پیغمبر خدا صلعم جب لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے پیچھے کھانے سے فارغ ہوتے ۳

جس امر سے شرکار طعام کی طبیعت کو کراہت اور نفرت ہو وہ امر نہ کرے۔ برتن میں ہاتھ نہ جھٹکے برتن کی طرف منہ اتنا نہ جھکائے کہ منہ سے جو کچھ نکلے برتن میں گر جائے۔ اگر منہ سے کچھ نکالے تو منہ کو پھیر لے جو نوالہ دانت سے کاٹا ہو اسے برتن میں نہ ڈالے اور گھناؤنی باتیں نہ کرے ۴

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم

لہ کیمیائے سعادت ۱۳۵ ۔ ۲ احیار العلوم جلد ۲ صفحہ ۷

۳ مشکوٰۃ ۔ ۴ احیار العلوم جلد ۲ صفحہ ۷

نے فرمایا کہ جب دسترخوان بچھ جائے تو کسی شخص کو دسترخوان بڑھانے سے پہلے نہ اٹھنا چاہئے

اور جب تک سب لوگ کھانے سے فارغ نہ ہولیں اسوقت تک ہاتھ نہ کھینچنا چاہئے۔ اگرچہ سیر ہو جائے (اگر ایسا ضروری ہو، تو چاہئے کہ عذر کر دے اس لئے کہ اس کے ساتھ کھانے والوں کو شرمندگی ہوگی۔ اور وہ شکم سیر ہونے سے پیشتر ہاتھ کھینچ لیں گے [1]

اگر طشت میں ہاتھ دھوتے جا رہے ہوں تو لوگوں کے سامنے طشت میں نہ تھوکے جو شخص معزز ہو اسے مقدم کرے۔ اگر لوگ اس کی تنظیم کریں تو مان لے اور داہنی طرف طشت کو گھمانے کلی کرے تو آہستہ سے کرے تاکہ چھینٹ نہ اڑے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اپنے وضو کا پانی اکھٹا کرو خدائے تعالیٰ تمہاری ابتری کو اکھٹا کرے گا۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا ہے کہ ایک طشت میں سب مل کر ہاتھ دھویا کرو [2] پھر یہ پانی اکھٹا پھینکا جائے۔

کھانا کھانے کی نشست

آنحضرت صلعم جب طعام تناول فرمانے کیلئے بیٹھے تو اپنے دونوں زانوں اور قدم پہ بیٹھتے۔ جیسے نمازی بیٹھتا ہے۔ مگر زانوں پر زانوں اور قدم پہ قدم ہوتا تھا۔ اور فرماتے تھے کہ میں بندہ ہوں کھاتا ہوں جیسے کہ بندہ کھاتا ہے اور بیٹھتا ہوں جس طرح بندہ بیٹھتا ہے [3]

[1] مشکوٰۃ [2] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۷ [3] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۳۷

Marfat.com

حضرت عباس نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔[۱]

کھانا کھانے کے آداب

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (الانعام)
کھاؤ اس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اس کے

کھانا کھاتے وقت بسم اللہ کہنا

اول بسم اللہ کہے اور آخر میں الحمد للہ اور زور سے کہے کہ اوروں کو بھی یاد آجائے۔ داہنے ہاتھ سے کھائے نمک سے شروع کرے اور نمک ہی پر تمام کرے۔[۲]

آنحضرت نے فرمایا کہ اگر کھانے سے قبل اللہ کا نام لینا بھول گیا تو چاہئے کہ بسم اللہ آخر میں کہے۔[۳]

کھانا کھانے کے اسلامی طریقے

چھوٹے نوالے اٹھائے اور خوب چبائے جب تک پہلا نوالہ نہ نگل جائے اس وقت تک دوسرے لقمہ پر ہاتھ نہ بڑھائے کھانے کا عیب نہ بیان کرے اس واسطے کہ حضرت رسول اللہ صلعم کھانے کا ہرگز عیب نہ بیان کرتے اگر اچھا ہوتا تو نوش جان فرماتے ورنہ ہاتھ روک لیتے۔[۴]

---

۱ ترمذی صفحہ ۲۰۷ ۲ کیمیائے سعادت صفحہ ۱۴۴ ۳ عن عائشہ رضی اللہ عنہا: داؤد
۴ کیمیائے سعادت ۱۴۴۔

Marfat.com

گرم کھانا آنحضرت صلعم گرم کھانا نہ کھاتے اور فرماتے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو آگ نہیں کھلائی سو اس کو ٹھنڈا کر لو۔ اور آپ اپنے قریب سے کھایا کرتے[۱] اور تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے[۲] اور بعض اوقات چوتھی سے سہارا لیتے۔

ثرید کو پیالے کے بیچ سے نہ کھائے کنارے سے اور ارد گرد سے توڑ توڑ کر کھانا چاہئے۔ جب آپ گوشت کھاتے تو سر مبارک اس کے لئے نہ جھکاتے بلکہ اس کو منھ کے پاس لا کر دانت سے کاٹتے[۳]

روٹی پر پیالہ وغیرہ نہ رکھتے۔ اگر سالن ہے تو مضائقہ نہیں۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ روٹی کی تعظیم کرو۔ خدائے تعالیٰ نے اس کو آسمان کی برکتوں سے اتارا ہے اور روٹی سے ہاتھ نہ پونچھو کہ بے ادبی ہے[۴]

فواکہات میوہ طباق میں رکھا ہو تو ہر طرف سے اس میں سے لے کر کھایا جا سکتا ہے۔ خرما، زرد آلو یا جو چیز شمار کرنے کے لائق ہو تو طاق کھاتے (۱۷-۱۱-۲۱)

دودھ کس طرح پینا چاہئے دودھ پئے تو ذیل کی دعا پڑھے۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ[۵]

عمر بن حرملہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولیدؓ حضرت صلعم کے ہمراہ حضرت

[۱] طبرانی ابی ذرؓ [۲] مسلم بروایت کعب بن مالکؓ [۳] بروایت حضرت علیؓ [۴] ابن ماجہ بروایت صفوان بن امیہ [۵] ترمذی ابوداؤد۔

Marfat.com

میمونہ کے پاس گئے تھے۔ وہ حضرت صلعم کے واسطے دودھ لائیں۔ آپنے پیا۔ میں اس وقت جانب راست اور خالد آپ کے جانب چپ تھے مجھے آنحضرت صلعم نے اپنا بچا ہوا دودھ دیکر فرمایا کہ یہ حق تو تیرا ہی ہے۔ لیکن اگر تو چاہے تو خالد کو بھی دیدے۔ میں نے آپ کا بقیہ کسی کو دینا گوارا نہ کیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کھانا کھلا دے۔ تو یہ کہنا چاہئے کہ الٰہی اس کھانے میں ہم کو برکت دے اور اس سے بہتر ہم کو کھلا اور جو شخص دودھ پلائے تو کہے کہ الٰہی اس دودھ میں برکت دے اور اور اس دودھ سے زیادہ دودھ دے"

پھر آپ نے فرمایا کہ کوئی چیز سوائے دودھ کے ایسی نہیں ہے جیسے کہ دودھ بجائے کھانے اور پینے کے کفایت کرے"

کھانا کھانے کے بعد کے آداب

پیٹ بھرنے سے پہلے کھانے سے ہاتھ روک دینا چاہئے اور روٹی کے ٹکڑے چن لے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جو ایسا کریگا اس کے عیش میں وسعت ہو گی سلہ اور اس کی اولاد بے عیب اور سلامت رہے گی۔ اور برتن کو انگلی سے صاف کر کے خلال کرے۔ جو ذرات دانتوں میں اٹک گئے ہوں ان کو لوگوں کی نگاہ بچا کر دانتوں سے علیحدہ کر دے

کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا وَھُوَ سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا

سلہ بخاری و مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ

Marfat.com

سورۂ قل ہو اللہ اور سورۂ لایلاف بھی پڑھے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ یہ فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا

دسترخوان پر سے نہ اٹھے جب تک کہ اول دسترخوان نہ بڑھایا جائے[2]

ہاتھ دھونا جب ہاتھ دھونے لگے تو صابون یا کھل بائیں ہاتھ میں لے پہلے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کے سرے پر ملے اور دھولے پھر انگلی اور ہونٹ اور دانت اور تالو پر خوب ملے اور انگلیوں کو دھولے پھر ہونٹ دھوئے[2] اور کلی کرے۔

دعوت حضرت عبداللہ بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلعم میرے والد کے مکان پر رونق افروز ہوئے۔ اور کھانا اور کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی پیا جب آپ سوار ہونے لگے پھر میرے والد نے آپ کی سواری کی لگام پکڑی اور عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا فرمایئے۔ تب آپ نے فرمایا[3]

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

جو شخص دعوت کرتا ہے اس کے واسطے سنت ہے کہ صالحوں کے سوائے اور لوگوں کو نہ بلائے۔ اس واسطے کہ کھانا کھلانا قوت بڑھاتا ہے

---

[1] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۶ [2] کیمیائے سعادت

[3] مشکوٰۃ باب الدعوات۔

Marfat.com

آداب طعام

رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ وہ طعام ولیمہ سب کھانوں سے بدتر ہے جس کے لئے امیروں کو بلایا جائے اور فقراء کو محروم رکھا جائے۔

اور فرمایا تم لوگ دعوت کرنے میں بھی گناہ کرتے ہو۔ ایسے شخص کو بلاتے ہو جو نہ آئے۔ اور جو آنیوالا ہے اسے چھوڑ دیتے ہو۔ چاہیے کہ یگانوں اور نزدیک کے دوستوں کو نہ بھولے۔

(۱) دعوت کرنے سے ہونگ اور بڑائی کا ارادہ نہ کرے۔

(۲) فقراء کی راحت کا خیال کرے۔

(۳) جس کو جانے کہ دعوت قبول کرنا اسے دشوار ہے اسے نہ بلائے۔

(۴) جو شخص دعوت قبول کرنے میں رغبت نہ کرے۔ اس کی دعوت نہ کرے۔

(۵) امیر و غریب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرے۔

رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مہماندار نہیں اس میں خیر نہیں فرمایا مہمان کے واسطے تکلف نہ کرو اس واسطے کہ جب تکلف کرو گے تو اس کے ساتھ دشمنی رکھو گے اور جو شخص مہمان سے دشمنی رکھتا ہے وہ خدا کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اور جو خدا سے دشمنی رکھتا ہے خدا اس سے دشمنی رکھتا ہے۔

(۱) اگر کوئی غریب مہمان آپہنچے تو اس کے واسطے قرض لے کر تکلف کرنا درست ہے۔

Marfat.com

(۲)، دوستوں کے واسطے جو ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں تکلف نہ چاہیئے اس واسطے کہ تکلف کرتے کرتے محبت جاتی رہے گی[۱]

(۳) حضرت ابی ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ مہمانی تین دن ہے سوائے اس کے صدقہ ہے[۲]

(۴) جناب ابو شریح عدوی کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے" اور مہمان کو یہ حلال نہیں کہ میزبان کے یہاں (اتنا) ٹھیرے کہ اس کو گناہ گار کرے کہا کیونکر اس کو گناہ گار کرے گا۔ فرمایا اس کے پاس ٹھہرا رہے اور وہ کوئی شئے نہ رکھتا ہو۔ جس سے مہمانی کرے[۳]

دعوت میں حاضر ہونا

دعوت میں جلد آئے میزبان کو منتظر نہ رکھے، اپنی جگہ (خود) نہ بیٹھے، جہاں میزبان کہے وہاں بیٹھے اگر مہمان مقام صدر میں اسے بٹھالیں تو فروتنی کرے۔ عورتوں کے ہجرے کے برابر نہ بیٹھے جہاں سے کھانا لایا جائے ادھر ادھر بہت نہ دیکھے۔ جب بیٹھے تو جو شخص قریب تر ہے اس کی مزاج پرسی کرے اگر کوئی امر خلاف شرع دیکھے تو انکار کرے اگر اس امر کو منع نہ کریں تو وہاں سے اٹھ جائے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ اگر چاندی کی سرمہ دانی

---

[۱] کیمیائے سعادت [۲] ابوداؤد [۳] نسائی

Marfat.com

بھی دیکھے تو چاہئے کہ اٹھ کھڑا ہو، اگر مہمان قیام کرنا چاہئے تو میزبان کو چاہئے، کہ مہمان کو قبلہ اور طہارت کی جگہ ضرور بتا دے۔

کھانا رکھنے کے آداب کھانا سامنے رکھنے میں جلدی کرے یہ امر مہمان کے اکرام میں سے ہے تاکہ مہمان کھانے کا انتظار نہ کھینچے اگر بہت لوگ آچکے ہوں اور دو ایک باقی رہے ہوں تو حاضرین کی رعایت اولیٰ تر ہے۔ میوہ کھانا کھانے سے پہلے لائے اور دسترخوان کو ترکاری سے خالی نہ رکھے۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ دسترخوان پر جب ہری چیز ہوتی ہے تو ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔ اور اچھا کھانا آگے رکھنا چاہئے تاکہ اس سے آسودہ ہو جائیں ثقیل غذا آگے نہ رکھے یہ امر مکروہ ہے

اذا طعمتم فانتشروا لا مستانسین (الحدیث)

کھا کر چلے جاؤ بیٹھے باتیں نہ بناؤ۔

ضیافت خانہ سے باہر آنے کے آداب مہمان میزبان کی اجازت سے رخصت ہو۔ اور میزبان کو چاہئے کہ اپنے گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ آئے کہ جناب سرور کائنات ایسا ہی کرتے تھے۔ اور چاہئے کہ میزبان اچھی بات کہے اور کشادہ پیشانی رہے اگر مہمان اس سے قصور دیکھے تو معاف کرے حسن خلق سے چھپائے کہ حسن خلق بسا تقربات سے بہتر ہے[1]

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۴۱

Marfat.com

باب ششم

اسلامی شادی کے آداب

فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَاءِ (النساء)

اسلام میں شادی کی غرض یہ ہے کہ خداوندی قانون میں رہکر انسان عفت اور عصمت کا تحفظ اور اخلاق کی حفاظت کرے تاکہ سوسائٹی میں وہ سرخرو رہے اس رشتۂ ازدواج سے ہی محبت وسکینت اور مودت ورحمت کے چشمے ابلنے لگتے ہیں۔ چنانچہ اس طرف اس حدیث میں اشارا ہے۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَلْقَی اللہَ طَاھِرًا مُطَھَّرًا فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ

جو اللہ سے پاک ملنا چاہے اسکو شریف عورتوں سے شادی کرنی چاہئے

(مشکوٰۃ کتاب النکاح)

اسی کی رب العزت نے بھی آیت بالا میں ترغیب دی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انبیا کی تین سنتیں ہیں حیا وشرم اور بعض روایت آیا ہے ختنہ کرنا اور خوشبو لگانا مسواک کرنا اور نکاح کرنا (عن ابی ایوب مشکوٰۃ)

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے گروہ جوانان جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو اس کو چاہئے نکاح کرے کہ اس سے آنکھ نیچی رہتی ہے [1] حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ عابد کی عبادت پوری نہیں ہوتی جب تک کہ شادی نہ کرے [2]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ان عورتوں سے شادی کرو جن کی اولاد زیادہ ہو اور محبت زیادہ کریں۔ تاکہ میں تمہاری کثرت کے سبب فخر کرسکوں حضرت عمر فاروقؓ نکاح بہت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں صرف اولاد کے لئے نکاح کرتا ہوں [3]

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ

اور مسلمان پاکدامن عورتیں اور ان میں سے پاک دامن عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ نکاح کے لئے روا ہیں بشرطیکہ ان کے مہر انکے حوالے کرو اور، تمہارا ارادہ ان کو قید نکاح میں لینے کا ہو نہ کھلا بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنا بنانے کا۔ مائدہ،

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ

اور وہ لوگ بچے رہیں جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے۔ یہاں تک کہ اللہ انھیں اپنے فضل سے مالدار کر دے [1] اور مشرک عورتیں جبتک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو اور شرک کرنے والی عورت کیسی ہی تم کو بھلی کیوں نہ لگے اس سے مسلمان لونڈی بہتر ہے اور مشرک

---

[1] مشکوۃ۔ [2] مشکواۃ دعن معقل؟ [3] احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۲۲ [1] النور

Marfat.com

...مِّن مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (سورۂ بقرع ۲۷)

جب تک ایمان نہ لے آئیں اپنی عورتیں ان کے نکاح میں نہ دو اور مشرک تم کو کیسا ہی بھلا کیوں نہ معلوم ہو اس سے غلام بہتر ہے۔ یہ مشرک تو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ اپنی عنایت سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ ہوشیار رہیں۔

اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا الخ

اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے تو اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کرو۔ لیکن اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ کئی بیویوں میں برابری کے ساتھ برتاؤ نہ کر سکو گے تو اس صورت میں ایک ہی (بی بی) کرنا، یا جو لونڈی، تمہارے قبضہ میں ہو اسی پر قناعت کرنا، منصفانہ برتاؤ سے بچنے کے لئے یہ تدبیر زیادہ قرین مصلحت ہے۔

اَلزَّانِىْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (النور ع ۱)

بدکار مرد بدکار یا مشرک عورت سے ہی نکاح کریگا اور بدکار عورت سے وہی مرد نکاح کریگا جو بدکار یا مشرک ہو۔ اور ایمانداروں کو یہ کام (یعنی زنا کاروں سے نکاح کرنا حرام ہے)

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ

گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے اور پاک عورتیں ہیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں

Marfat.com

مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ہ کیلئے۔ یہ لوگ ان باتوں سے پاک ہیں جو وہ گندے و باجی لوگ بکتے دپھرتے، ہیں انکے لئے آخرت میں خدا کی طرف سے بخشش اور عزت کی روزی ہے (النور ع۳)

عقد بیوگان

وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاِمَآئِکُمْ ط اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِہِمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَہُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ۔

اور جو تم میں بے خاوند والی عورتیں ہیں ان کا نکاح پڑھا دو اور تمہاری لونڈی اور غلاموں میں سے جو نکاح کے لائق ہوں ان کا بھی نکاح پڑھا دو اگر اگر یہ محتاج ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دیگا۔ اللہ تعالیٰ گنجائش والا بہت جانتا ہے اور جو نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے ہیں (حرام کاری سے) بچے رہیں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو مالدار کر دے (النور ع۴)

حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ بیوہ تھیں۔ ان سے آنحضرت صلعم نے عقد فرمایا۔ آنحضرت صلعم کی پھوپی زاد بہن حضرت حمنہ جو ام المومنین حضرت زینب بنت جحش بن رباب کی چھوٹی بہن تھیں۔ ان کا پہلا عقد مصعب بن عمیرؓ سے ہوا۔ پھر دوسرا نکاح طلحہ بن عبد اللہ سے ہوا۔ ایسے ہی جناب اسماء بنت عمیس جو حضرت جعفر طیارؓ (برادر حضرت علی کرم اللہ وجہ) کے عقد میں آئیں۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ سے نکاح ہوا۔ جب حضرت صدیق اکبر کا انتقال ہو گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہ نے حضرت اسماء سے نکاح فرمایا اہل بیت کرام میں سے حضرت بی بی فاطمہ ثانی بنت حضرت امام حسینؓ نکاح اول حضرت حسن بن مثنیٰ بن حضرت امام حسنؑ سے ہوا۔ ان کے بعد

Marfat.com

عبداللہ بن عمرو بن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان کی چھوٹی بہن حضرت سکینہ بنت امام حسین علیہ السلام کا عقد عبداللہ بن حسن بن علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا۔ اس کے بعد مصعب بن زبیر سے ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد عبداللہ بن عمر بن حکیم بن حزام سے نکاح ہوا۔

محرمات

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا (النساء رکوع ۳)

اور جن عورتوں کو تمہارے باپ دادا نکاح میں لائے ان سے تم نکاح نہ کرو مگر جو ہو چکا بے شک یہ کام بے حیائی اور غضب کا ہے اور برا طریق ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النساء رکوع ۴)

(مسلمانو!) تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ عورتیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ شریک بہنیں اور جوروں کی مائیں اور جوروں کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں۔ جن سے تم صحبت کر چکے لیکن اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور تمہارے نطفے سے جو بیٹے ہیں ان بیبیاں اور دو دو بہنوں کا (نکاح میں) اکٹھا کرنا۔ مگر جو گذر چکا۔ (اس کا گناہ اب تم پر نہیں) بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

جاریہ سے نکاح

ومن لم یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنات المومنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات واللہ اعلم بایمانکم بعضکم من بعض فانکحوھن باذن اھلھن واتوھن اجورھن بالمعروف محصنات غیر مسافحات ولا متخذات اخدان ج (النساء)

اور تم میں سے جس کو آزاد بیویوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو مسلمان لونڈیاں جو تمہاری ملکیت میں ہوں ان ہی سے نکاح کر لو۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم سب ایک ہی ہو پس لونڈیوں کے مالکوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کر لو اور دستور کے مطابق ان کے مہران کے حوالے کرو۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ لونڈیاں پاک دامن ہوں۔ نہ تو علانیہ بدکار ہوں اور نہ پوشیدہ آشنائی کرنے والیاں ہوں۔

پیغام شادی

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شادی کا پیغام بھیجا ان کے والد کا انتقال ہو چکا تھا۔ اس لئے خود تمام مراحل طے کئے۔[1]

آنحضرت صلعم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا کی شادی کا پیغام اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے دیا۔ آپ نے فرمایا جو حکم خدا کا ہوگا۔

پھر حضرت عمر فاروق رضؓ نے جرات کی ان کو بھی آپ نے کچھ جواب نہ دیا جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے درخواست کی تو آپ نے حضرت فاطمہ

[1] سیرت النبیؐ جلد اوّل صفحہ ۱۳۶، ۲۶

Marfat.com

زہراؓ کی مرضی دریافت کی وہ چپ رہیں۔ یہ ایک طرح کا اظہار رضا تھا[1]

نکاح سے پیشتر دیکھنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل میں کسی سے نکاح کرنے کا خیال دل میں ڈالے تو چاہیئے کہ اس کو دیکھ لے اس لئے کہ دیکھ لینا الفت طرفین کے لئے شایان تر ہے[2]

اعلان نکاح

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کرو۔ اور مسجدوں میں نکاح پڑھاؤ اور دف بجاؤ[3]

شرائط نکاح

(۱) ولی کی اجازت اور اگر عورت کا ولی نہ ہو تو حاکم کا اذن اس کا قائم مقام ہے۔

(۲) عورت کا راضی ہونا بشرطیکہ بالغ ہو۔ اور عمر رسیدہ ہونا کواری ہو مگر باپ خواہ دادا کے سوا اور کوئی اس کے عقد کا متولی ہو۔

(۳) دو گواہوں کا موجود ہونا جو بظاہر عادل ہوں۔

(۴) ایجاب اور اس کے ساتھ ہی قبول کا ہونا اور ان میں یہ قید ہے کہ بلفظ نکاح و تزویج یا کوئی اور لفظ جو ان معنوں میں ہو ایجاب ہو اور اسی طرح قبول ہو اور ایجاب و قبول میں دو مرد بالغ عاقل ہوں عورت نہ ہو۔ اور مردوں میں خود شوہر ہو یا ولی یا دونوں کے وکیل بھی ہوں کفایت کرتا ہے

---

[1] سیرت النبی جلد اول صفحہ ۲۰۳، [2] ابن ماجہ عن محمد بن مسلم لبند ضعیف [3] مشکوٰۃ۔

Marfat.com

(۵) نکاح سے پہلے خطبہ ہو اور ایجاب وقبول کے ساتھ حمد ونعت مثلاً ولی عقد یوں کہے کہ:۔

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ میں نے اپنی اپنی لڑکی کا نکاح تجھ سے کیا اور شوہر کہے کہ:۔

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ رسول اللہ میں نے اس کا نکاح اس مہر کے عوض قبول اور مہر تھوڑا ہونا چاہئے۔

(۶) حمد ونعت خطبہ سے پیشتر بھی مستحب ہے۔

(۷) اور مستحب یہ ہے کہ نکاح مسجد میں اور ماہ شوال میں کیا جائے[۱]

رخصتی سرکار دوجہاں کی چہیتی بیوی کی رخصتی یہ تھی کہ مدینہ کی انصاری خواتین حضرت عائشہ صدیقہؓ کو لینے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے گھر آئیں ام رومان رضؓ نے حضرت صدیقہ کو آواز دی وہ اس وقت اپنی سہیلیوں کے ساتھ ہنڈولے میں جھول رہی تھیں آواز سنتے ہی ماں کے پاس آئیں۔ ابھی تک حضرت عائشہ رضؓ کو اس واقعہ کی خبر نہیں۔ ام رومان حضرت عائشہ رضؓ کا ہاتھ پکڑ کر دروازے تک لائیں۔ وہاں منہ دھلا کر حضرت عائشہؓ کو اس گھر میں لائیں جہاں انصار کی عورتیں ان کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب اندر داخل ہوئیں تو ان عورتوں نے ان الفاظ میں مبارکباد دی[۲]

علی الخیر والبرکۃ   فھدلنا بالخیر والبرکت

---

[۱] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۲ [۲] سیرت عائشہ صدیقہؓ

Marfat.com

آداب مباشرت

نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم

مسلمانوں، تمہاری بیبیاں (گویا) تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ۔

نکاح کے بعد شب زفاف میں بیوی کا قرب حاصل ہو تو یہ پڑھو۔

اللّٰھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما جبلتھا علیہ واعوذ بک من شرھا ومن شر ما جبلتھا علیہ۔

صحبت کے وقت یہ پڑھے۔

بسم اللہ اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا

بسم اللہ خداوندا ہم سے شیطان کو دور رکھ اور اس سے بھی شیطان کو دور رکھ جو تو ہمارے لئے نصیب کرے۔[1]

جب ایک بار صحبت کر چکے اور دوبارہ کا قصد ہے تو چاہئے کہ اپنا بدن دھو ڈالے۔

بحالت جنب کوئی چیز نہ کھائے پیشتر وضو کرے اور سونے سے پہلے بھی وضو کر لینا چاہئے اگرچہ جنب رہے گا لیکن سنت یہی ہے اور غسل سے پیشتر بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ کٹوائے۔[2]

قبلہ کی طرف رخ نہ ہونا چاہئے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ مرد کو نہ چاہئے کہ اپنی عورت پر جانوروں کی طرح گرے بلکہ صحبت سے پہلے

---

[1] عن ابن عباس صحیحین [2] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۸۸ اردو ترجمہ اسلام نظیر۔

قاصد ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ قاصد کیا ہے۔ آپ فرمایا وہ بوسہ ہے۔

بوقت فراغت اس آیت کریمہ کا خیال رکھئے۔

الحمد للہ الذی جعل من الماء بشراً فجعلہ نسباً و صھراً

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہ اور حضرت ابوہریرہ اور حضرت معاویہؓ نے روایت کی ہے۔ کہ چاندرات اور پندرھویں شب اور مہینہ کی آخر رات کو خلوت کرنا مکروہ ہے۔

حالت حیض میں صحبت سے اپنے تئیں بچائے رکھئے اور حیض کے بعد غسل سے پیشتر بھی صحبت نہ کرنا چاہیئے۔

ولیمہ طعام ولیمہ کی صورت آنحضرت صلعم کی یہ تھی کہ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ نے عقد فرمایا۔ تو ولیمہ میں جو کچھ کھانا اصحاب کے سامنے پیش فرمایا۔ اور حضرت زینب بنت جحش رضہ کے عقد پر ایک بکری کا گوشت اور روٹی طعام ولیمہ تھی۔ اور حضرت صفیہؓ کے عقد پر سب صحابہ نے اپنا اپنا کھانا ایک جگہ جمع ہو کر کھایا اور یہ بھی ہے کہ آپ سے خرمے اور ستو سے ولیمہ کیا۔[۱]

یہ اس ذات مقدس و گرامی کے ولیمہ مبارک کے واقعات ہیں جو دنیا کا سب سے بڑا انسان اور عرب و عجم کا مالک اور جن کے قدموں تلے کسریٰ و قیصر روم کی دولت تھی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے حضرت

---

[۱] اصحاب سنن اربعہ بروایت انس و مسند ۔

عبدالرحمن بن عوفؓ پر زردی کا نشان دیکھا اور پوچھا کہ کیا ہے انھوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور مہر خرمہ کی گٹھلی کے برابر سونا ٹھیرا ہے۔[1]

مقدار مہر ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ نبی صلعم کا مہر کتنا تھا۔ فرمایا حضور صلعم کا مہر بیویوں کے لئے ۱۲ اوقیہ اور نش تھا۔ یعنی پانچسو درہم جس کے قریباً سو روپے ہوئے۔ اس مقدار مہر کا آج کے مقدار مہر سے مقابلہ کرو جو ہندوستان میں جاری ہے۔ جس کی تقلیل خاندان کی تذلیل سمجھی جاتی ہے۔ لیکن کیا کوئی خاندان اسلام خاندان ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ شریف اور افضل ہوسکتا ہے یا کوئی مسلمان لڑکی صدیقہ کبریٰؓ سے زیادہ گراں پایہ ہے۔"

ام المومنین حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے کہ پہلے آپ عبداللہ بن حجش کے نکاح میں تھیں۔ وہ سرزمین حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے آپ کو نبی صلعم کی زوجیت میں دیدیا۔ اور حضور سے استفسار کئے بغیر آپ کا مہر چار ہزار درہم مقرر کر دیا۔ اور رسول اللہ صلعم کی خدمت میں شرجیل بن حسنہ (نامی شخص) کے ساتھ آپ کو بھیج دیا۔[2]

جناب سرورکائنات صلعم کی دختر حضرت فاطمہ زہراؓ جن کی عمر ۱۵ سال پانچ ماہ کی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اپنی شادی کی درخواست پیش کی تو حضور صلعم نے حضرت فاطمہ کی مرضی دریافت کی آپ

[1] مشکوٰۃ [2] ابوداؤد ونسائی (مشکوٰۃ)

Marfat.com

خاموش رہیں۔

اس کے بعد آنحضرت نے حضرت علی سے دریافت کیا تمہارے پاس مہر میں دینے کیلئے کیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کچھ نہیں۔ حضور اکرمؐ نے ارشاد کیا کہ وہ خطیبہ زرہ کیا ہوئی حضرت علی نے کہا وہ زرہ موجود ہے۔ حضور نے فرمایا بس وہ کافی ہے۔ حضرت علیؓ نے اس زرہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ ۴۸ درہم پر فروخت کر کے اس کی قیمت حضور اقدس کے سامنے پیش کی آنحضرت صلعم نے بلالؓ کو حکم دیا کہ بازار سے خوشبو لائیں [1] اور مہاجرین و انصار کو مسجد میں جمع کیا۔ اور خود سرکار دو عالم نے خطبہ پڑھا۔ اور منجانب حضرت خاتون جنت کے ولی کی حیثیت سے خود مراتب ایجاب وقبول انجام دیئے۔ اس کے بعد چھوارے تقسیم کئے گئے نکاح کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہ باہر کے کاموں کے ذمہ دار تھے اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اندر کے اہتمام میں مصروف تھیں نکاح کے بعد خاتون جنت کو ام ایمن کے ہمراہ حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔

جہیز حضرت نبی کریم کی جگر گوشہ حضرت فاطمہ زہرہ کے جہیز میں صرف دو بازو بند نقرئی ایک چادر جو سارے بدن کے لائق نہ تھی۔ بان کی چارپائی، چمڑے کا گدا جس کے اندر روئی کے بجائے کھجور کے پتے تھے۔ ایک چھاگل۔ دو مٹی کے گھڑے، ایک مشک دو چکیاں۔ موٹے کتان کی دو نہالیاں [2] یہ شہنشاہ دو عالم نے جناب سیدہ کو جہیز دیا تھا جناب خدا تو...

[1] نسائی باب النکاح [2] روضۃ الاحباب

جنت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دختر نیک اختر انھیں جن کی تجارت کی وسعت و سرمایہ تمام قریش کے تجار کے برابر تھا۔[۱] حضرت خدیجہ کے اس سرمایہ کو مسلمانوں پر صرف کر دیا گیا تھا اور اپنی بیٹی کے لئے نہیں رکھا گیا تھا۔

مبارکباد دولھا کو مبارکباد دینا مستحب ہے۔ جو شخص اس کے پاس آوے تو یوں کہے۔

بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر	اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کا خیر کے ساتھ اتفاق کرے[۲]

جناب ربیع بنت معوذ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت میرے پاس شب زفاف کی صبح تشریف لائے۔ اور میرے بستر پر بیٹھ گئے ہماری چند لونڈیاں اپنے اپنے دف بجاتی تھیں اور جو لوگ میرے خاندان کے بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا ذکر کر رہی تھیں۔ یہاں تک کہ ایک نے ان میں سے کہا کہ ہم میں وہ نبی ہیں کہ جو بات کل ہو گی۔ اس کو جانتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے اس کو فرمایا کہ اس بات سے خاموش رہو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہو[۳]

دعا برائے اولاد حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کے لئے دعا کی تھی چنانچہ اولاد ہونے کی تمنا کرنا اور دعا مانگنا حضرت زکریا کی سنت ہے۔

---

[۱] طبقات ابن سعد [۲] ابو داؤد ترمذی [۳] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۳

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران ع ۴)	(حضرت زکریا دعا کرتے ہیں) اے میرے رب مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا کر بیشک تو سننے والا دعا کا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جن نیکیوں کا ثواب منقطع نہیں ہوتا ان میں سے ایک اولاد بھی ہے کہ باپ کی موت کے بعد اس کی دعا برابر رہتی ہے۔ اور باپ کو پہنچتی ہے[1]

سورۂ آل عمران میں ہے کہ اولاد دنیا کی زینت اور رونق ہے"۔

پیدائش اولاد بچہ پیدا ہونے کے بعد سب سے پہلے نہلا دھلا کر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنی چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے کوئی بچہ ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہے تو اس بچے سے مرض ام الصبیان ہٹا رہے گا[2]

جناب رافع اپنے باپ سے راوی ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں پیدا ہوئے تو آپ نے ان کے کان میں اذان کہی تھی۔

تحنیک اذان دینے کے بعد تحنیک مستحب ہے۔ یعنی کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے تالو میں لگانا۔

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۱۴۲ [2] ابو یعلیٰ دعن حسین بن علی

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی فرماتی ہیں کہ قباء نزد مدینہ، میں عبداللہ بن زبیر مجھ سے پیدا ہوئے میں نے ان کو آنحضرت صلعم کی گود میں دیا آپ نے ایک خرما منگا کر چبایا اور لعاب مبارک عبداللہ کے منھ میں چٹا دیا اور خرما اس کے تالو میں ملا۔ اور دعا برکت فرمائی [۱]

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلعم کان یؤتی بالصبیان فیبرک علیھم ویحنکھم

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے یہاں بچے لائے جاتے تھے۔ آپ ان کے حق میں برکت کی دعا فرمایا کرتے تحنیک کیا کرتے تھے۔

نام رکھنا

قال رسول اللہ صلعم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ

رسول اکرم نے فرمایا جس کے اولاد پیدا ہو اس کو چاہئے کہ اس کا اچھا نام رکھے

اور فرمایا کہ جب تم اپنی اولاد کے نام رکھو تو ایسے رکھو جن میں اول جز عبد ہو [۲]۔

أحبُّ الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمٰن [۳]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارے نام عبداللہ و عبدالرحمٰن ہیں [۳]

اور فرمایا کہ

سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی

میرے نام پہ نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو [۴]

---

[۱] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۷۵ [۲] طبرانی [۳] مسلم عن ابن عمر رض [۴] بخاری، مسلم عن جابر رض

Marfat.com

ایک شخص کا نام ابو عیسیٰ تھا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو باپ نہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابو عیسیٰ نام رکھنا کروہ ہے اور جو بچہ کہ پیدا نہ ہوا اور ایام معین سے پہلے ہی گر جائے تو اس کا بھی نام رکھنا چاہیے[۱]

آنحضرت نے فرمایا تم قیامت کو اپنی ماؤں اور اپنے آبا کے نام سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھا کرو[۲]

جس شخص کا نام برا ہو اس کو بدل ڈالنا مستحب ہے۔ آنحضرت نے عاص کا نام عبداللہ سے بدل دیا تھا[۳]

اور حضرت زینبؓ کا نام برہ تھا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اپنے آپ کو اچھا کہتی ہے (لہٰذا) ان کا نام زینب فرمایا[۴]

اور اسی طرح افلح اور ایسار نافع۔ برکت نام رکھنے سے منع فرمایا ہے

عقیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو اس کی طرف سے ذبح کرو۔ اور اس سے آلودگی دور کرو

حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریاں برابر کی بے عیب ذبح کی جاویں اور دختر کے عقیقہ میں ایک بکری[۵]

---

[۱] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۵۷ [۲] ابو داؤد (عن ابی درداءؓ) [۳] بیہقی (عن عبداللہ بن حرث زبیری) [۴] بخاری مسلم (عن ابی ہریرہ) [۵] مسلم (عن سمرہ بن جندب)

Marfat.com

آنحضرت صلعم نے حضرت امام حسن علیہ السلام کا عقیقہ ایک بکری سے کیا۔[1]

لہٰذا ایک بکری پر اکتفار کرنا بھی درست ہے (ترمذی بروایت معاذ بسند غیر متصل و وصلہ الحاکم)

سنت عقیقہ یہ ہے کہ بچے کے سر کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی خیرات کردے کہ اس باب میں ایک حدیث وارد ہے کہ۔

آنحضرت صلعم نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیدائش کے ساتویں روز حضرت فاطمہ کو ارشاد فرمایا۔ کہ ان کے بال منڈا کر بالوں کے برابر چاندی صدقہ دو اور حضرت فرماتے ہیں کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈی نہ توڑی جائے۔[2]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مرتھن بعقیقۃ یذبح عنہ یوم السابع۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اپنے عقیقہ میں رہن رکھا گیا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے

ختنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ پانچ چیزیں فطرت سے ہیں استرا لینا۔ ختنہ کرنا مونچھیں کتروانا بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن کا لینا۔ لہٰذا اس حدیث سے

---

[1] ترمذی [2] ترمذی (عن معاذ) [3] احیاء العلوم جلد دوم صفحہ ۵۴

Marfat.com

ثابت ہوا کہ ختنہ ضروریات دین میں سے ہے۔

ساتویں روز ختنہ کرنا مستحب ہے۔

علمائے کرام کا قول ہے کہ سات سال کی عمر میں ختنہ ہونا چاہیے اور اس سے زیادہ دیر کرنی مناسب نہیں۔

بچہ کی زبان کھلنا مستحب یہ ہے کہ جب بچہ کی زبان کھلے تو سب سے پہلے اس کو لا الٰہ الا اللہ سکھادیں تاکہ اوّل گفتگو یہی ہو۔

پرورش اولاد رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس کے اولاد پیدا ہو اسکو چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے۔ اور عمدہ تربیت دے اور جب بالغ ہو تو اس کا نکاح کر دے۔ اس لئے اگر وہ بالغ ہو جاوے اور اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کوئی برا فعل اس سے سرزد ہو تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہی ہو گا۔[۲]

جیسا تمہارے ماں باپ کا حق ہے ایسا ہی تمہاری اولاد کا حق بھی تمہارے اوپر ہے۔[۳]

قال رسول اللہ صلعم لان یودب الرجل ولدہ خیرلہ من ان یتصدق بصاع۔

فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھانا یعنی عقل و تہذیب کی تعلیم کرنا ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

---

[۱] طبرانی در صغیر بروایت جابرؓ [۲] مشکوٰۃ عن ابن عباسؓ، [۳] ادب المفرد عن ابن عمرؓ

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی باپ اپنی اولاد کو محاسن ادب کی تعلیم سے بہتر کوئی چیز نہیں دے سکتا۔

تاکید نماز جب تمہاری اولاد سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کی ہو جائے تو نماز کیلئے تنبیہ و تادیب کرو۔[۲]

لڑکا اور لڑکی لڑکا پیدا ہونے سے زیادہ خوش نہ ہو۔ اور لڑکی کے ہونے سے رنجیدہ نہ ہو۔ کیونکہ اس کو کیا معلوم ہے کہ اس کے حق میں ان دونوں میں سے بہتری کس میں ہے۔[۳]

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بازار سے کوئی عجیب چیز اپنے عیاں کے لئے بجاوے تو وہ گویا اس کے واسطے خیرات لے جاتا ہے۔ یہاں تک اس چیز کو ان میں تقسیم کرلے اور چاہے لڑکوں سے پیشتر لڑکیوں سے شروع کرے اس لئے کہ جو کوئی لڑکی کو خوش کرتا ہے وہ گویا خدائے تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے۔ اور جو کوئی خدائے تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدن پر دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔

لڑکیوں کا حق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کے ایک لڑکی ہو اور وہ اس کو ادب سکھاتے اور اچھی طرح تادیب کرے اور کھانا کھلاوے اور بخوبی پرورش کرے اور جو

---

[۱] ابوداؤد [۲] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ [۳] احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۳۵

Marfat.com

نعمت کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کامل کی ہو اس میں سے اس لڑکی پر نعمت کرے تو وہ لڑکی اس شخص کے لئے داہنے اور بائیں دوزخ کی آگ سے آڑ ہو کر جنت میں پہنچا دے گی۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے کہ جس کو دو لڑکیاں ملیں اور جب تک اس کے ساتھ رہیں تب تک ان سے سلوک کرتا رہے۔ تو وہ دونوں اس کو جنت میں داخل کرائیں گی سلہ اور حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس کی دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان سے سلوک کرے جب تک وہ اس کے پاس پاس رہیں تو میں اور وہ شخص جنت میں اس مثل ان دو انگلیوں کے ہوں گے سلہ

سلہ ابن ماجہ، حاکم سلہ ترمذی

Marfat.com

باب ہفتم

اسلامی حقوق

حقوق زوجہ

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (روم)

یہ بھی خدائے تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری جنس سے تمہارا جوڑا بنایا تاکہ اس سے تسکین پاؤ اور تم دونوں کے درمیان محبت اور پیار پیدا کر دیا اس نشانی میں فکر کرنے والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء)

اور بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے رہو سہو۔

تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ (تحریم)

نبی اپنی ازواج کے مرضاۃ کی ابتغا کرتے۔ یعنی بیویوں کی خوشنودی کا اہتمام کیا کرتے ہیں

Marfat.com

آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم عورتوں کے معاملے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو۔ اس لئے کہ وہ بائیں پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پھر اگر تو اس کے سدھا کرنے کا قصد کرے گا تو اس کو توڑ دے گا۔ اور اگر اسی حالت پر اسے چھوڑ دے تو وہ ہمیشہ پسلی کی کجی کی سی حالت پر باقی رہے گی۔[1]

اور فرمایا کہ عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو کیونکہ خدا کی امان پر تم نے اس کو قبضہ میں لیا ہے اور خدا کے حکم سے تم نے ان کی شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال کیا ہے اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ تمہارے فرشوں پر کسی ایسے کو جگہ نہ دیں جس سے تم بیزار ہو۔ پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو مارو مگر تھوڑا۔ اور تم پر ان کا کھانا اور پہننا حسب دستور ہے[2] اور کسی مسلمان مرد کو اپنی، مسلمان عورت سے بغض نہ رکھنا چاہیے۔

آنحضرت صلعم اپنی گوں ناگوں مصروفیتوں اور بھاری ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ بعد عصر ہر ایک بیوی کے پاس ان کے مکان پر تشریف لے جاتے تھے۔ ان کی ضروریات معلوم کرتے۔ پھر بعد نماز مغرب سب سے ایک مختصر ملاقات فرماتے اور شب کو باری باری سے ہر ایک کے گھر میں استراحت فرمایا کرتے۔

تم میں سے بہتر وہ ہے۔ جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے۔[3]

---

[1] ترمذی شریف [2] حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۵۰ [3] مشکوٰۃ عن ابی ہریرہؓ

Marfat.com

جو شخص اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا فرمادے گا۔ جتنا ایوب علیہ السلام کو ان کی مصیبت پر عطا فرمایا تھا۔[1]

اگر ایک دینار جہاد میں خرچ کیا جائے۔ اور ایک غلام کے آزاد کرنے میں اور کسی مسکین پر صدقہ کرنے میں اور ایک اپنے اہل پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں زیادہ ثواب اس دینار کا ہوگا۔ جس کو تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔[2]

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔	اور خدا کے بندے وہ ہیں، جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے

آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

آنحضرت صلعم نے ہر شوہر کے لئے یہ ضروری بتایا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مذاق رہے۔ اس کا مزاج شناس ہو۔ اس کے جذبات اور احساسات کا احترام کرتا ہو۔ اس کی محبت ودلداری کا طریق جانتا ہو۔

حضور صلعم اپنی بیویوں کے کھانے پہننے مکان گذارے اور ملاقات وغیرہ امور میں ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف اور مساویانہ سلوک سے پیش آتے تھے۔

---

[1] احیاء العلوم [2] احیاء العلوم

Marfat.com

آپ نے فرمایا۔

سب لوگوں سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو۔ اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے والا ہوں (عن حضرت عائشہؓ) سلہ

حضرت حکیم ابن معادیہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے دریافت کیا یارسول اللہ ہماری عورتوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں آپ نے ارشا فرمایا کہ جب تم کھاؤ ان کو کھانا کھلاؤ اور جب خود کپڑا پہنو ان کو بھی پہناؤ اور بنا کسی قصور پر ان کے چہرے پر نہ مارو۔ اور نہ برا کہو اور نہ ہی جھگڑا کر کے ان کو گھر کے اور کہیں اس کو نہ چھیڑو۔

آنحضرت نے فرمایا عورت حیا و وفا کا مجسمہ ہے اس سے محبت کرنی چاہیئے کہ اس کی محبت ہی سے انسان انسان بن سکتا ہے۔

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کسی شخص کی دو بیبیاں ہوں ان میں برابری کا برتاؤ نہ کرے تو قیامت میں ایسی طرح آوے گا کہ اسکا جسم گرا ہوا ہو گا سلہ

حضور صلعم کی عادت تھی کہ جب کاشانۂ نبوت میں داخل ہوتے تو خود السلام علیکم فرماتے۔ رات کے وقت سلام اس قدر آہستگی سے کرتے کہ بیوی جاگتی ہوں تو سن لیں۔ اور سوگئی ہوں تو جاگ نہ اٹھیں۔ آپ اپنی ازواج مطہرات کی دلداری اور عطوفت کا بہت لحاظ رکھتے۔ کام کاج میں ان کا

سلہ مشکوٰۃ سلہ ابوداؤد و مشکوٰۃ سلہ مشکوٰۃ ترمذی سلہ بخاری

Marfat.com

ہاتھ بٹاتے۔ اگر کوئی کام بروقت نہ ہوتا تو ناراض نہ ہوتے بلکہ نرمی سے سمجھاتے اور ان کی دکھ درد میں برابر شریک رہتے انکی خوشی کے ساتھ اپنی خوشی کا اظہار کرتے تھے ایک مرتبہ ام حبیبہؓ سے ان کے برادر جناب معاویہؓ ملنے آئے ان دونوں بہن بھائیوں میں باہمی بہت محبت تھی۔ وہ باتیں کر رہے تھے آنحضرت صلعم نے اپنی بیوی ام حبیبہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا معاویہؓ تم کو بہت پیارا ہے؟ حضرت ام حبیبہؓ نے فرمایا۔ ہاں آپ نے فرمایا اگر تمہیں یہ بہت پیارا ہے تو مجھے بھی پیارا ہے۔

حق شوہر

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ | مرد عورتوں کے سر دھرے ہیں

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں جو عورت مر گئی اور شوہر اس کا اس سے راضی ہے وہ بہشت میں جاویگی ؎ (اور) اگر حضور فرماتے ہیں) میں کسی کو حکم کرتا کہ سجدہ کرے تو بی بی کو حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے ؎

ہماری بیبیوں میں بہتر وہ ہے کہ جب اس کو کسی چیز کا حکم کرے تو کہا مانے اور جب اس کے پاس سے چلا جاوے تو اس کے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ ؎۲

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جو عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامنی اختیار کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس کو اختیار ہوگا کہ جس دروازے سے چاہے جنت

؎ ترمذی ؎۲ (عن ابی ہریرہؓ)

Marfat.com

میں داخل ہو جائے سلہ

ابو داؤد میں یہ روایت ہے کہ جب مرد نے اپنی بیوی کو بستر پر بلا اس نے آنے سے انکار کیا اور وہ (مرد) غصہ میں سو رہا تو اس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے ہیں۔

ترمذی میں ہے خیرات کیا کرو کہ تم (عورتوں) میں سے اکثر جہنم کا ایندھن ہیں (اس پر) عورتوں میں سے ایک متوسط حیثیت کی سیاہ رخساروں والی عورت کھڑی ہو گئی۔ اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں کیوں جہنم کا ایندھن ہیں۔ فرمایا اس واسطے کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو۔ اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔

قیامت کے دن خدا کے نزدیک بڑی بھاری خیانت یہ ہو گی کہ میاں بیوی خلوت میں ہوں اور بعد ازاں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا راز افشا کرے سلہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ انکی کوئی نیکی خدا کے پاس جاتی ہے۔ اوّل بھگے ہوتے غلام کی جب تک اپنے مالک کے پاس واپس نہ آئے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہ دیدے دوم اس عورت کی جس کا شوہر اس سے ناراض ہو سوم مخموروں کی جب تک خمار باقی ہے سلہ

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سلہ مشکوٰۃ عے نسائی سلہ ابو داؤد سلہ مشکوٰۃ ۱۲۔

Marfat.com

کہ مباح چیزوں میں سب سے زیادہ بغض مجھ کو طلاق سے ہے جو عورت اپنے شوہر سے طلاق کی خواہاں ہوں بدوں کسی خوف یا ضرورت کے تو وہ جنت کی بو نہ سونگھے گی اور ایک روایت میں ہے کہ جنت اس پر حرام ہے۔[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی سیدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اپنے گھر میں اپنے ہاتھ سے چکی پیستیں پانی بھرتیں اور جھاڑو دیتی تھیں۔ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے کچھ خادم آئے۔حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنی بیوی (فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے کہا کہ تمہیں اس قدر مشقت کرنی پڑتی ہے جاؤ جاکر اپنے والد محترم (جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایک خادم مانگ لاؤ۔ وہ (حضور صلعم کی خدمت میں) آئیں مگر آپ کے پاس بہت سے آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ واپس تشریف لے گئیں دوسرے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے اور پوچھا فاطمہ کیا بات تھی جو تم میرے پاس گئیں تھیں۔ وہ خاموش رہیں۔ مگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا حضور یہ چکی آپ پیستی ہیں چنانچہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں۔ پانی بھی آپ بھرتی ہیں اور مشکیزے کا نشان سینۂ مبارک پر ہو گیا ہے۔ جھاڑو بھی آپ ہی دیتی ہیں جس سے ان کے پیروں پر گرد رہتی ہے چونکہ آپ کے پاس خادم آئے تھے میں نے انھیں بھیجا تھا کہ ایک خادم (حضور سے) مانگ لائیں۔ تاکہ اس (روزمرہ) روز کی مشقت سے رہائی پائیں۔ اس پر رسول اللہ

[۱] احیاء العلوم ۱۲ اسنہ نسائی۔

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہ سے تو کچھ نہ کہا مگر اپنی لخت جگر
کی طرف خطاب کر کے فرمایا اے فاطمہ خدا سے ڈرو اور اس کا حق ادا کرو اور اپنے
گھر کا کام آپ کرو اور جب رات کو اپنے بستر پر آرام کے لئے آؤ تو ۳۳
مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ کل سو ہوئے اور تمہارے
خادم سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا پہلے بھی حکم کی تعمیل
میں گئیں تھیں۔ اس وقت بھی کچھ نہ کہہ سکیں اور بولیں تو یہ بولیں میں اللہ اور
اس کے رسول صلعم (کے فرمان) پر راضی ہوں۔

والدین کے حقوق

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِکُمْ اِنْ تَکُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا۔ اور تمہارے پروردگار نے حکم قطعی دیدیا ہے کہ (لوگو) اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اے مخاطب اگر والدین میں کا ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کے آگے چوں بھی نہ کرنا اور نہ انکو جھڑکنا اور ان سے (کچھ) کہنا سننا ہو تو ادب کے ساتھ کہنا سننا، محبت خاکساری کا پہلو انکے آگے جھکائے رکھنا اور ان کے حق میں دعا کرتے رہنا کہ میرے پروردگار جس طرح انھوں نے مجھے چھوٹے سے پالا ہے، اور میرے حال پر رحم کرتے رہے

اسی طرح تو بھی ان پر داپناہ رحم کیجیو ۔ لوگو تمہارے دل کی بات کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (حقیقت میں) سعادت مند ہو ادو اور تم سے ماں باپ کے حق میں بھولے سے کوئی فروگذاشت بھی ہوگی) تو وہ تم کو معاف کر دے گا ، کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کی خطاؤں کا بخشنے والا ہے)

(عن عبداللہ بن عمرؓ) خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی کے ساتھ وابستہ ہے ۔ اور خدائے تعالیٰ کا غصہ باپ کے غصہ کے ساتھ ہے ۔ یعنی ماں باپ راضی ہوتے ہیں تو خدائے تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے ۔ والدین ناراض ہوتے ہیں تو خدا بھی ناراض ہوتا ہے [۱]

ایک شخص نے دریافت کیا ۔ کون شخص میرے حسن سلوک کا زیادہ حقدار ہے ۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا ۔ تیری ماں ۔ مکرر یکہ سہ کر رفرمایا ۔ تیری ماں ۔ پھر تیرا باپ ۔ پھر تیرا قریبی رشتہ دار اور پھر اس سے کم قریبی [۲] باپ جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے یہ تمہاری مرضی ہے کہ ماں باپ کی نافرمانی کر کے اس دروازے کو ڈھا دو (یعنی نافرمانی محفوظ رکھو [۳]

ایک شخص نے آکر کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ جہاد کروں (اور حضور صلعم کا مشورہ چاہتا ہوں ۔ آپ نے دریافت کیا ۔ تیری ماں ہے کہا ہاں (تو آپ نے فرمایا اس کی خدمت میں حاضر رہو کہ جنت اسی کے قدموں کے پاس ہے [۴]

نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کو گالیاں دینا بڑے گناہوں میں سے ہے ۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اپنے والدین کو کیسے کوئی گالی دے سکتا

[۱] مشکوٰۃ [۲] ابو داؤد [۳] ترمذی [۴] نسائی۔

Marfat.com

ہے۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہ وہ دوسرے کے والدین کو گالیاں دیتا ہے وہ اس کے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے [۱]

آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمیوں کی دعا کے قبول ہونے میں کسی قسم کا شک نہیں ایک مظلوم کی دعا ظالم کے حق میں۔ دوسرے مسافر کی۔ تیسرے والدین کی جو اولاد کے حق میں ہو [۲]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم اپنے آبا و اجداد سے بے پروائی نہ کرو جو شخص اپنے ماں باپ سے بے پروائی اختیار کرتا ہے ناشکری کرتا ہے [۳]

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلعم نے اس پر لعنت کی ہے۔ جو باپ میں اور اس کی اولاد میں اور بھائیوں بھائیوں میں تفرقہ جدائی پیدا کرے [۳]

ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ مجھ سے ایک بڑا گناہ ہو گیا ہے کیا میرے لئے کوئی توبہ کی صورت ہے۔ پوچھا کیا تیری ماں ہے کہا نہیں فرمایا کیا خالہ ہے۔ کہا ہاں ہے۔ فرمایا اس سے حسن سلوک سے پیش آیا کرو [۴]

حق ہمسایہ و یتیم وغیرہ

وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ رہے [۵]

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے اور نیک بات کہے یا چپ رہے [۶]

---

[۱] عن ابن عمر [۲] اخلاق محمدی جلد ۲ صفحہ ۲۰ [۳] عن ابی ہریرہ مشکوٰۃ [۴] خیر المواعظ [۵] ترمذی [۶] بخاری و مسلم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں۔ میں کسے تحفہ بھیجوں، فرمایا جس کا دروازہ تم سے قریب تر ہے۔ ایک روایت میں ہے کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر نہ جانے خواہ وہ اسے (نہایت خفیف ہدیہ مثلاً) بکری کا کھر بھی بھیجے[۱]

جو شخص اپنے ہمسایہ کو ضرر پہنچائے گا اسے اللہ ضرر پہنچائے گا۔ اور جو اسے مشکل میں ڈالے گا اللہ اسے مشکل میں ڈالے گا[۲]

حق یتیم ہمارے گھروں میں مجھے وہ گھر زیادہ پیارا ہے جس میں یتیم ہو اور وہ معزز ہو[۳] دو ضعیفوں کا حق لکال دے۔ عورت اور یتیم کا[۴]

آگاہ رہو کہ جو شخص کسی مالدار یتیم کا ولی ہو اسے چاہئے کہ اس کے مال کو تجارت میں لگائے۔ ایسا نہ ہو کہ اسے کسی کام پر نہ لگایا جائے۔ اور اسے زکوٰۃ ہی کھا جائے[۵]

جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو کھلانے پلانے کے واسطے اپنے گھر لیجائے۔ خدا اسے جنت میں داخل کرے گا۔ سوائے اس صورت کے کہ اسنے کوئی ایسا گناہ کیا ہو جو معاف نہیں ہو سکتا[۶]

مسکینوں سے محبت کرو اور ان سے ملکر بیٹھا کرو[۵]

غلام کا حق معرور بن سویہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ذرؓ کو دیکھا کہ ان پر یمن کی چادر تھی۔ اور ایسی ہی ان کے غلام پر

۱؎ ابو داؤد ۲؎ نسائی ۳؎ ابو داؤد ۴؎ بیہقی ۵؎ ابن حبان ۶؎ ترمذی ۵؎ بخاری دابو داؤد۔

Marfat.com

تھی) میں نے اس کا ذکر کیا انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا تھا، وہ، فرماتے تھے یہ غلام، ہمارے بھائی ہیں۔ اور خدا نے انھیں تمہارے ماتحت کیا ہے۔ پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ وہ خود کھاتا ہے اس میں سے اسے بھی کھلائے۔ اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے بھی پہنائے اور کام کاج میں اسے اتنی تکلیف نہ دے کہ وہ دب جائیں اگر انھیں سخت کام دے تو خود بھی ان کی مدد کرے[1]

جو شخص اپنے غلام کو زنا یا کسی ایسے ممنوع فعل کی تہمت لگاتے حالانکہ وہ اس سے بری ہو۔ اسے قیامت کے دن چابک لگائے جائیں گے[1]

تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میرا غلام یا میری لونڈی، اور نہ خادم آقا کو کہے کہ میرا رب۔ یا میرا پالنے والا۔ بلکہ مالک کہے کہ میرا جوان اور میری جوان عورت اور خادم کہے کہ میرا سردار اور میری سردارنی کیونکہ تم سب مملوک ہو اور تم سب کا رب وہی عزت جلال والا ہے[2]

جناب ابومسعود بدری بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔ عقب سے میں نے ایک آواز سنی کہ سمجھ لے، ابومسعود (اپنے غصہ کے غلبہ میں میں نے (عقب) کی آواز نہیں پہچانی۔ مگر جب وہ آواز میرے نزدیک آگئی تو یکایک دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رونق افروز) ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ سمجھ ابومسعود سمجھ ابومسعود۔ پس میں نے کوڑا اسی وقت ہاتھ سے پھینک دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سن ابومسعود

---

[1] فردوس دیلمی [2] نسائی

خدا تجھ پر زیادہ قادر ہے بہ نسبت اس کے کہ تو اس غلام پر ہے ہیں نے کہا کہ آج کے بعد سے پھر کبھی اپنے غلام کو نہیں ماروں گا۔[۱]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا غلام آزاد کرنا بہتر ہے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو۔ اور مالک کے نزدیک اچھا ہو۔[۲]

حق خادم اگر تم میں سے کسی کا خادم اس کے لئے کھانا لائے۔ اور وہ اس خادم کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو کم از کم ایک دو لقمہ تو اسے کھلا دے۔ کیونکہ وہ اس کی گرمی اور تیاری کی تکلیف میں شریک رہا ہے۔[۳]

اگر تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ خدا کا نام لے تو اسے مارنا چھوڑ دو۔[۴]

نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے خادم کو تنبیہ کرے تو چاہئے کہ چہرے پر نہ مارے۔[۵]

کام کرنے والے کی اس کے کام میں مدد کرو۔ اس لئے کہ اللہ کا کام کرنے والا محروم نہیں ہوتا۔[۶]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو ظلم سے مارے گا۔ قیامت کے دن اس سے عوض لیا جائے گا۔[۷]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے مقدام نے سنا ہے

---

[۱] مسلم ابو داؤد [۲] موطا [۳] ابو داؤد [۴] ادب المفرد عن ابی ہریرہ [۵] اخلاق محمدی [۶] ادب المفرد۔

Marfat.com

کہ جو کچھ تم خود کھاؤ وہ صدقہ ہے اور جو اپنے اہل وعیال اور خادم
وہ بھی صدقہ ہے۔

زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ جابرؓ سے پوچھا گیا کہ جب خدمت گار محنت کر چکے اور گرمی برداشت کر چکے تو رسول اللہ صلعم نے حکم دیا ہے کہ اس کو چھوڑ دو یعنی آرام دو۔ جابرؓ نے کہا ہاں اگر تم کسی خادم کے ساتھ کھانیکو برا سمجھو تو ایک لقمہ اس کے ہاتھ میں دیدو۔

ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ خادموں سے کہاں تک درگذر کرنا چاہئے۔ رسول اللہ صلعم خاموش ہو گئے۔ اس نے پھر سوال کیا تب بھی ساکت رہے جب تیسری دفعہ اس نے کہا تو آپ نے فرمایا کہ ہر روز ستر مرتبہ معاف کرنا چاہئے [۱]

جناب انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کے پاس کوئی خادم نہیں تھا۔ ابوطلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں پیش کیا۔ اور کہا یا نبی اللہ انسؓ ہوشیار لڑکا ہے آپ کی خدمت کرے گا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے سفر حضر میں یوم تشریف آوری مدینہ منورہ سے روز وفات تک رسول اللہ صلعم کی خدمت کی اگر میں نے کوئی کام کیا تو کبھی یہ نہیں فرمایا کہ۔ کیوں کیا۔ اور اگر کوئی کام نہیں کیا تو یہ نہیں فرماتے تھے کہ یہ کس لئے نہیں کیا [۲]

---

[۱] خیر المواعظ عن عبداللہ بن عمرؓ [۲] اخلاق محمدیہ حصہ دوم۔ صفحہ ۸۴

Marfat.com

سلوک

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط (النساء ع ۶)

اور لوگو، اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ۔ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں او محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس کے بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو لونڈی غلام تمہارے قبضہ ہیں ان سب کے ساتھ سلوک کرتے رہو۔

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں کے حق میں بہتر ثابت ہو۔ اور خدا کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے حق میں بہتر ثابت ہو۔ [1]

حقوق مسلمین

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (حجرات)

آپس میں مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے چار حق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو اور جب وہ اس کو بلا دے یعنی مدد چاہے تو منظور کرے اور جب وہ چھینک لے تو یرحمک اللہ کہے۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری

[1] دارمی۔

Marfat.com

جان ہے کہ کوئی بندہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی مسلمان کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے وہ خود پسند کرتا ہے۔[۱]

غلامی

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (البلد، ۹ آیات)

کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے (بیشک دیئے) اور اسکو (نیکی اور بدی) کے دونوں رستے بھی دکھا دیئے، پھر بھی وہ ان نعمتوں کے ناشکرے رہے، گھاٹی میں سے ہو کر نکلا اور اے پیغمبر تم کیا سمجھے کہ گھاٹی کیا ہے، گھاٹی سے مراد ہے کسی کی گردن کا غلامی یا قرض کے پھندے سے چھڑا دینا یا بھوک کے دن یتیم کو خاص کر جب کہ وہ اپنا رشتہ دار بھی ہو یا محتاج خاک نشیں کو کھانا کھلانا۔

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ (النساء رکوع ۴)

اور جو مسلمان کو غلطی سے مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے۔

مکاتبت

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ (نور)

اور تمہارے ہاتھ کے مال (غلاموں) میں سے جو مکاتبت کے خواہاں ہوں اور تم ان کے ساتھ مکاتبت کر لیا کرو بشرطیکہ تم ان میں بہتری کے آثار پاؤ اور مال خدا میں سے جو اس نے تم کو دے رکھا ہے انکو بھی دو۔

امام بیہقی و امام طبرانی نے دو مختلف اسناد اور جداگانہ سلسلہ روایت سے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے جنگ حنین کے روز فرمایا کہ:۔

اگر عربوں کو غلام بنانا جائز ہوتا۔ تو آج بہت سے عرب اسیر ہوئے[۲]

---

[۱] مشکوٰۃ [۲] نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۲۰۹۔

Marfat.com

امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے ان تمام غلاموں کو جو آپ کے پاس محاصرۂ طائف کے سفر میں آئے آزاد کر دیا۔[۱]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں یہ حکم صادر فرمایا تھا کوئی عرب غلام نہیں بنایا جا سکتا کنز العمال جلد ۲

حافظ ابوالحسن دارقطنی اور امام احمد بن حنبل نے بیان کیا ہے کہ جب زید بن ارقم نے اور ایک ام ولد نے حضرت عائشہؓ کو یہ اطلاع دی کہ اس نے ایک غلام زید بن ارقم کے ہاتھ ۸۰۰ درہم ادھار پر بیچا ہے اور پھر اسی سے ۶۰۰ سو درہم نقد ادا کر کے خرید لیا ہے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اوّل تو اس کا بیچنا ہی برا تھا اور دوبارہ اس کا خریدنا اس سے بھی بدتر ہوا۔ اور یہ حکم دیا کہ زید سے کہدو کہ جب تک وہ توبہ نہ کرے گا اس کے وہ تمام مساعی اکارت جائیں گی جو پیغمبر صلعم کے ساتھ انجام دی ہیں[۳]

ابوداؤد نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک جنگ میں ایک عورت کو حاملہ دیکھا۔ آپؐ نے اس کے ساتھی کی طرف اشارہ کر کے ان لوگوں سے جو پاس کھڑے تھے پوچھا کہ اس شخص نے اس عورت کو اپنی لونڈی بنا کر یعنی سریہ کے طور پر رکھا تھا؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں! پیغمبر صلعم نے فرمایا میں نے اس پر ایسی لعنت بھیجی ہے جو اس کے ساتھ قبر تک جائے گی۔ وہ کیونکر اپنی اولاد

---

[۱] زرقانی شرح المواہب اللدنیہ للعقلانی ج۳ صفحہ ۳۸ [۲] اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام جلد دوم صفحہ ۴۹

[۳] کنز العمال کتاب البیوع جلد ۲ صفحہ ۲۳۲

Marfat.com

کو وارث قرار دے گا کیونکہ وہ اس کی جائز اولاد نہیں ہے کیونکہ اس سے کوئی کام لے گا کیونکہ وہ اس کا جائز فرزند نہیں ہے ۔[1]

امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص زنبہ نامی نے اپنے غلام کے ساتھ بدسلوکی کی غلام نے آنحضرت صلعم سے شکایت کی آپ نے فوراً اسے آزاد کر دیا اور کہا جا تو آزاد ہے آزاد شدہ غلام نے پوچھا کہ اب میرا سرپرست کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا اور اس کا رسول آپ نے تمام مسلمانوں سے فرمایا کہ اس شخص کی امداد کرو۔

ابو داؤد اور ابن ماجہ نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کے پاس روتا ہوا آیا اور اپنے آقا کی بدسلوکی کی شکایت کی آنحضرت صلعم نے آقا کو بلا بھیجا۔ مگر وہ نہیں آیا تب آنحضرت صلعم نے غلام سے خطاب کر کے کہا کہ جا تو آزاد ہے آزاد شدہ غلام نے پوچھا کہ اگر میرے آقا نے پھر مجھے غلام بنا لیا تو میری مدد کون کرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ تیری مدد کرے۔

---

[1] عن ابو درداء سنن ابی داؤد کتاب النکاح باب وطی السبایا۔

Marfat.com

باب ہشتم

آداب سفر

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ

(سورۂ نمل)

(اے محمد صلعم، لوگوں سے کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ گناہگاروں کا انجام کیسا ہوتا ہے۔

سفر تجارت مباح ہے اگر اہل و عیال کو خلق سے بے پرواکرنے کو سفر ہو تو عبادت ہے۔ تفاخر اور دنیا طلبی کے لئے باعث تکلیف ہے سیر کے لئے گاہ گاہ عبادت ہے [1]

آدمی جب سفر کرے تو تنہا نہ جائے کیونکہ حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے اگر لوگ جان لیں......... وہ بات جو میں جانتا ہوں کہ تنہائی میں کیا آفت ہے تو کبھی ایک سوار بھی اکیلا رات کو نہ چلے [2]

---

[1] کیمیائے سعادت صفحہ ۲۲۹ [2] بخاری

Marfat.com

ارشاد فرمایا ہے کہ تین شخص ہم سفر ہوں تو جماعت ہے اور فرمایا کہ مسافروں کو چاہئے کہ سفر میں ایک شخص کو اپنا امیر اور سردار بنائیں [۱]

قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے۔ سفر سے پیشتر نماز استخارہ پڑھے اور باہر نکلتے وقت چار رکعت پڑھے۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں میں نے وصیت نامہ لکھا ہے باپ کو دوں یا بیٹوں کو یا بھائی کو آپ نے فرمایا کہ جب کوئی سفر کو جانے لگتا ہے تو اپنا قائم مقام اور خلیفہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان چار رکعتوں سے زیادہ دوست تر نہیں چھوڑتا جو اس وقت پڑھے۔ جب اسباب باندھ لیا ہو تو اس نماز میں سورۃ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھے اور یہ دعا مانگے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ بِھِنَّ اِلَیْكَ فَاخْلُفْنِیْ بِھِنَّ فِیْ اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَھِیَ خَلِیْفَةٌ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَدَارِہٖ وَحَوْلَ دَارِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی اَھْلِہٖ

اپنے وطن کے دوست و اقربا کو رخصت کرے اور اس کے ساتھ یہ دعا پڑھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرمایا کرتے تھے

اِسْتَوْدِعُ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ زَوَّدَكَ اللّٰہُ تَقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَوَجَّہَ لَكَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا تَوَجَّھْتَ۔

مسافر گھر کے دروازے پر یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

[۱] مشکوٰۃ (عن سعید خدری)

Marfat.com

ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ مجھے کوئی وصیت فرمایئے، فرمایا اللہ سے ڈرتے رہنا اور ہر اونچی جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا جب وہ شخص چلا گیا (حضور نے) فرمایا اے خدا اس کی مسافت کو کم کر دے اور سفر کو اس پر آسان کر دے ۔[1]

مالک کے بیٹے کعب کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن کے سفر کے علاوہ اور دنوں میں، بہت کم سفر میں تشریف لے جایا کرتے تھے ۔[2]

صخر بن وداعہ عابدی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خداوندا میری امت کو سویرے اٹھنے اور سویرے سفر کرنے میں برکت عطا فرما اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ آپ کوئی فوج یا لشکر بھیجتے تو دن کے اوّل حصہ میں روانہ کرتے اور صخر راوی حدیث تاجر تھے تو وہ بھی اپنا مال تجارت دن کے شروع حصہ میں بھیجا کرتے تھے۔ پس تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مالدار ہو گئے اور ان کے پاس بہت سا مال جمع ہو گیا ۔[3]

حدیث ابولاس خزاعی میں فرمایا ہے ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے سو تم جب اس پر سوار ہو تو ذکر اللہ کا کرو رواہ ابن خزیمہ

حدیث انس میں فرمایا ہے کہ تم رات کو سفر کیا کرو زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے ۔[4] یعنی بعد مسافت معلوم نہیں ہوتا کسل راہ کم ہوتا ہے۔

راہ میں ٹھوکر لگے تو بسم اللہ کہے ۔[5]

---

[1] مرسا [2] ابوداؤد [3] ترمذی [4] ابوداؤد [5] بخاری۔

Marfat.com

خولہ بنت حکیم مرفوعاً کہتے ہیں کہ جو کوئی منزل پر اتر پڑا پھر اس نے کہا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی جب تک کہ اس منزل سے کوچ (نہ) کرے [1]

نماز سفر سفر میں چار رکعت نماز کے بجائے دو رکعت پڑھی جاتی ہے حدیث حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ اللہ کا صدقہ ہے تم اس کو قبول کرو

حدیث ابن عباسؓ میں آیا ہے کہ حضرت صلعم راہ چلنے کے درمیان نماز ظہر و عصر کی جمع کرتے اسی طرح مغرب و عشاء کو جمع فرماتے [2]

ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت صلعم سفر میں نماز نفل سواری پر پڑھتے وہ کسی طرف بھی منھ کرتے آپ نماز کے لئے اشارہ کرتے مگر فرائض اور وتر بھی مراحلہ پر ادا کرتے [4]

انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں کا کوئی بہت دنوں تک سفر میں رہا ہو اور سفر سے لوٹے تو رات کے وقت اپنے گھر خانہ کے پاس نہ آئے [5]

جابر رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا آدمی کے لئے اہل خانہ کے پاس آنے کا سب سے بہتر اور عمدہ وقت وہ ہے جب کہ سفر سے واپس آتے اول شب ہے [6]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے واپس آتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے اور جب سفر کرتے کہتے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

[1] مسلم [2] مسلم [3] بخاری [4] صحیحین [5] صحیحین [6] ابوداؤد [7] زادالمعاد

لِیَرُبَّنَا حَامِدٌ ذِیْنَ لہ

عورتوں کو مطلق (یعنی تنہا) سفر کرنے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کیونکہ معمولی سونے کھانے پینے سب میں فتور ڈال دیتا ہے تو جو اپنے سفر کی حاجت سے فارغ ہو جائے۔ وہ اپنے بچوں سے جلد آملے ۲

باہمی تعلقات

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

(مسلمانو) مرد مردوں پر نہ تمسخر کریں عجب نہیں وہ خدا کے نزدیک ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں) عجب نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو ایمان لائے پیچھے بد تہذیبی کا نام ہی برا ہے اور (ان حرکات سے) باز نہ آئیں تو وہی ظالم ہیں اے ایمان والو بہت شک کرنے سے بچے رہو کیونکہ بعض شک داخل گناہ ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک ایک کے پیٹھ پیچھے برا کہے بھلا تم میں سے کوئی اس بات کو گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو یقیناً تم کو گوارا نہیں تو تہمت کیوں گوارا ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے۔ اور

لہ تاریخ الخلفاء ۱۱۲، ۲ہ سفر السعادت صفحہ ۵ نہ ۱۹ ، مسلم

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا لوگو تم اپنے کو شک کرنے سے بچاؤ کیونکہ شک کرنا بڑی جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کے حالات کی ٹٹول اور باتوں کی تفتیش میں نہ رہا کرو نہ ایک دوسرے کی ریس کرو نہ باہم حسد کرو۔ نہ بغض و عداوت رکھو نہ ترک ملاقات کرو اور اے خدا کے بندو سب آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے تو چاہئے کہ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرے نہ اس کی حمایت و نصرت دست کشی اختیار کرے نہ اسے حقیر جانے آدمی کو اتنی ہی برائی بس کرتی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال اور خون اور آبرو حرام ہے خدا تمہاری صورتوں اور ڈیل ڈولوں کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور عملوں کو دیکھتا ہے۔ حضور صلعم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ تقویٰ اس جگہ ہے سنو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی خرید فروخت نہ کرے اور خدا کے بندو تم سب بھائی بھائی ہو جاؤ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات نہ رکھے

(بحوالہ الحقوق و الفرائض، مسلم)

زیارت قبور

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ بھی روئے اور جو آپ کے گرد گرد تھے ان کو رلایا اور فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے اجازت چاہی کہ اپنی والدہ کیلئے بخشش کی درخواست کروں تو مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی پھر ان

قبر کی زیارت کرنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت ملی سو لوگو! قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے [1]

محمد بن النعمان کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کی یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کریگا وہ بخش دیا جائے گا۔ اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے والوں کے زمرے میں لکھا جائے گا [2]

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینہ کی چند قبروں پر گذرے اور ان کی طرف منہ کر کے فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ [3]	السلام علیکم قبر والو اللہ ہمیں تمہیں دونوں کو بخشے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے پہنچتے ہیں

---

[1] مسلم (عن ابی ہریرہ رضؓ) [2] مشکوٰۃ [3] ترمذی۔

Marfat.com

باب نہم

عیادت مریض

ابوموسیٰ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔[1]

ثوبان رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک مسلمان جب اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کو جاتا ہے تو جب تک بیمار پرسی کرکے واپس نہ آئے بہشت کے میوے چنتے میں رہتا ہے۔[2]

جب تم بیمار کے پاس جاؤ تو اس کی درازی عمر کے لئے دعا کرو۔ کیونکہ اس سے اس کا دل خوش ہوتا ہے۔[3]

جس نے بیمار کی خبر پرسی کی یا اپنے بھائی سے خدا کی رضامندی کے لئے ملاقات کی تو منادی کرنے والا پکارتا ہے کہ اے شخص، تو پاک ہو گیا اور تیرا

[1] بخاری [2] مسلم [3] ترمذی۔

Marfat.com

چلنا پاک ہوا اور تو نے جنت میں گھر بنا لیا۔[1]

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ کی عادت تھی کہ جب ہم میں سے کوئی آدمی بیمار پڑتا تو اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے چھوتے پھر فرماتے۔

رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ	لوگوں کے پروردگار اس درد و تکلیف
أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ	کو دور کر اور شفا عنایت فرما تو ہی شفا دینے والا
شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا[2]	ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں (اور شفا

بھی وہ عنایت کر جو کسی بیمار کو (بے دور کئے ہوئے، نہ چھوڑے۔"

قریب المموت کے پاس بیٹھنا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم بیمار یا قریب الموت کے پاس حاضر ہوا کرو تو دعا تے) خیر کیا کرو کیونکہ اس موقعہ پر جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔[3]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے مردوں (یعنی جو قریب المموت ہوں ان کے پاس کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرو۔[4]

معقل بن یسار رض کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا اپنے مردوں کے پاس بیٹھ کر سورۃ یسین پڑھا کرو۔

جنازہ

ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک جنازے کیساتھ ہوئے اور چند آدمیوں کو سوار دیکھا آپ نے فرمایا تم شرم نہیں

[1] ترمذی [2] صحیحین [3] مسلم [4] مسلم (عن ابی سعید و ابی ہریرہ)

Marfat.com

کرتے کہ خدا کے فرشتے پیدل ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر ہو، اور دوسری ہے کہ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جس طرح چاہے آگے یا پیچھے ۔[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوالدحداح کے جنازے کے ساتھ پیدل گئے اور گھوڑے پر واپس آئے ۔[۲]

جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اس کے ساتھ نہ چلے تو چاہیئے کہ ٹھہر جائے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا وہ خود آگے نکل جائے[۳] جو شخص جنازہ کے پیچھے چلا اور اسے تین دفعہ کندھا دے لیا اس نے جنازے کا حق اپنے اوپر سے ادا کر دیا۔

کفن دفن

حدیث ابن عباسؓ میں فرمایا ہے کہ مردوں کو سفید کفن دو[۴] اور حدیث حضرت علیؓ میں فرمایا ہے کہ گراں قیمت کفن نہ دو[۵] عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے کہ بہتر کفن حلہ ہے[۶] یعنی ایک چادر ایک تہ بند یہ ادنیٰ درجہ ہو اور اعلیٰ درجہ تین کپڑے ہیں،

حدیث ابوہریرہؓ میں آیا ہے کہ جو شخص ساتھ جنازہ کے جا کر دفن تک رہتا ہے وہ دو قیراط اجر لے کر پھرتا ہے۔ پھر قیراط برابر احد کے ہوتا ہے اور جو فقط نماز جنازہ، پڑھ کر چلا آتا ہے وہ ایک قیراط اجر پاتا ہے[۷]

زید بن ارقم نے ایک جنازہ پر چار تکبیریں اور ایک پر پانچ تکبیریں کہیں پھر کہا حضرت صلعم اسی طرح کرتے تھے[۸]

---

[۱] ابوداؤد و ابن ماجہ [۲] الخمسۃ الا البخاری [۳] انتخاب لاح ۱۸، ۲ [۴] الخمسہ [۵] نسائی [۶] ابوداؤد [۷] مسلم بخاری [۸] بخاری۔

ابن عباس رضؓ نے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھی اور کہا تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔[1]

حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے نہیں مرتا کوئی مسلمان پھر کھڑے ہوتے ہیں چالیس شخص اس کے جنازے پر ایسے لوگ، اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتے مگر اس مردے کے حق میں اللہ ان کی شفاعت کو قبول کرتا ہے۔[2]

حضرت عائشہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے نہیں ہے کوئی مردہ کہ نماز پڑھے اس پر ایک جماعت مسلمانوں کی جن کی گنتی سو تک پہنچے اور وہ سب اس کی شفاعت کریں لیکن ان کی شفاعت حق میں اس مردے کے قبول ہوتی ہے۔[3]

انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس پر ثنا کی حضرت صلعم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ دوسرا جنازہ نکلا اس کو برا کہا فرمایا واجب ہو گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا چیز واجب ہو گئی۔ فرمایا اس کو تم نے اچھا کہا اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔ اس کو برا کہا اس کے لئے آگ واجب ہو گی زمین میں تم اللہ کے گواہ ہو۔[4]

حضرت عائشہ کی حدیث میں فرمایا ہے کہ تم مردوں کو برا نہ کہو وہ اپنے کئے پہنچ گئے جو آگے بھیجا ہے۔[5]

ابن عمر رضؓ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ تم اپنے مردوں کی خوبیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کے بیان سے باز رہو۔[6]

---

[1] مسلم [2] مسلم [3] بخاری و مسلم [4] بخاری [5] ابوداؤد و ترمذی [6] صحیحین۔

Marfat.com

بکا حدیث انسؓ میں آیا ہے کہ حضرتؐ اپنے فرزند ابراہیم کے انتقال پر آنکھ سے روتے تھے[1]

اسی طرح اپنے نواسے فرزند زینب رضی اللہ عنہ کے انتقال پر جب کسی نے پوچھا تو کہا ھٰذِہٖ رحمۃ جعلھا اللہ فی قلوب عبادہٖ فانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء[2]

حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے۔ وہ ہم میں سے نہیں جو اپنے منھ پر طماچے مارے گریبان پھاڑے جاہلیت کا سا بیان کرے۔

اہلیہ ابوموسیٰ سے فرمایا تھا۔ میں بری ہوں اس سے جو سر منڈائے یا چیخے چلائے یا کپڑے پھاڑے[3]

زیارت قبر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ نے مرض موت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرتا ہے کہ انھوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مساجد بنا لیا[4]

جندب کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اکرم صلعم فرماتے تھے خبردار کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور صلحا کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ہے آگاہ ہو کہ تم قبروں کو مساجد نہ بناؤ میں اس سے تم کو منع کرتا ہوں[5]

شہید جنگ احد کے مقتولوں کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوہے اور چمڑے کا سامان ان کے بدن سے اتار کر انھیں کپڑوں سمیت خون آلودہ دفن کر دیا جائے[6]

---

[1] صحیحین [2] مسلم [3] مشکوٰۃ [4] بخاری [5] مشکوٰۃ عن جندب [6] ابوداؤد۔

Marfat.com

تعمیر قبر قبر گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے بیٹھنے اور لکھنے اور اسے پامال کرنے سے رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا۔[1]

توشہ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اس کے لواحق اس کا مال اور اس کے اعمال پس دو واپس آجاتے ہیں اور ایک پیچھے رہجاتی ہے۔[2] کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ مرے اور پشیمان نہ ہو۔ اگر وہ نیک ہو تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں زیادہ نیکی نہ کی اگر بد ہے تو اس بات پر پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں (بدی) سے باز نہ رہا۔[3]

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ سوائے تین چیز کے صدقہ جاری۔ علم جس سے خلق کو فائدہ پہنچے نیک بخت بیٹا جو اس کے واسطے دعا کرے۔[4]

حاضری جب حضرت جعفرؓ کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جعفرؓ کے کنبے کے واسطے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ ان پر ایسی آفت آئی ہے جو انھیں مصروف رکھے گی۔[5]

تعزیت جناب عبداللہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی اس کو اجر ہے۔ اس کے برابر۔[6]

جس نے کسی ایسی عورت کی تعزیت کی جس کا بچہ مرگیا ہے تو اس کو جنت کی ایک چادر اوڑھا دیں گے۔[7] (عن ابوہریرہ)

---

[1] الخمسہ الا البخاری [2] ترمذی [3] ترمذی [4] الخمسہ الا البخاری [5] ابوداؤد [6] ترمذی۔

Marfat.com

خدمت میت

حدیث ابی رافع میں مرفوعاً آیا ہے جس نے کسی میت کو نہلایا پھر اس کے عیب کو چھپایا اللہ اس کے چالیس گناہ کبیرہ بخشے گا۔ جس نے قبر کھودی کسی اپنے بھائی کی یہاں تک کہ اس کو اندر اس کے چھپایا تو گویا اس نے اپنے گھر میں رکھا۔ یہاں تک کہ وہ مبعوث ہو حاکم نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ جس نے کفن کیا (کفنایا) کسی میت کو پہنا دیگا اللہ اس کو جنت کا سلاس و استبرق۔

ایصال ثواب

والذین جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ابوسعید مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی ایک آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ علم کا کسی کو سکھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ثواب تا قیامت جاری رکھتا ہے[۱] انس رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے یہ امت مری امت مرحومہ قبروں میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے جب نکلے گی بے گناہ نکلے گی۔ بسبب مومنوں کے استغفار کے انکے گناہ دور ہو جائیں گے۔ ابوھاں نے کہا قبر میں مردے کو کوئی شے استغفار کثیر سے زیادہ تر رفیق نہیں ہوتی[۲] اللہ تعالیٰ بہشت میں بندہ صالح کا درجہ بلند کرتا ہے (تو) وہ (بندہ) کہتا ہے اے رب یہ درجہ مجھ کو کہاں ملا اللہ فرماتا ہے بسبب تیرے فرزند کے۔ تیرے واسطے استغفار کرنے کے[۳]

جس نے کوئی طریقہ نیک جاری کیا اس کو ثواب اس نیکی کا اور جو کوئی اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب ملے گا بدوں اس کے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو

---

[۱] ابن عساکر [۲] صبحانی [۳] طبرانی (عن ابوہریرہ)۔

Marfat.com

اور جو کوئی طریقہ بد جاری کرے گا۔ اس کو گناہ اس عمل کا اور گناہ اسکا جو اسپر عمل کرے گا۔ بدون اس کے کہ اس شخص کا گناہ کچھ کم ہو (اس کو) ملے گا۔[1]

سفیان کہتے ہیں جس طرح زندے کھانے پینے کے محتاج ہیں اسی طرح مردے زیادہ محتاج رہتے ہیں دعا کے (یعنی دوسرے لوگوں کی دعائے مغفرت کے منتظر رہتے ہیں) رواہ ابن ابی دنیا۔

عقبہ بن عامر نے کہا ہے ایک عورت نے حضرت سے پوچھا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کروں فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی۔ کہا ہاں۔ فرمایا حج کرو۔[2]

---

[1] مسلم [2] طبرانی

Marfat.com

بابِ دہم

وصیت

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ
بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ
عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ
جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا
إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(سورۂ بقرہ ع ۲۲)

(مسلمانو) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں
سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو اور وہ کچھ
مال چھوڑنے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں
کے لئے واجبی طور پر وصیت (کر مرے۔ جو خدا
سے) ڈرتے ہیں۔ ان پر حق ہے۔ پھر جو وصیت
کے سننے کے پیچھے اسے کچھ کا کچھ کر دے تو اس کا
گناہ ان ہی لوگوں پر ہے جو وصیت کو بدلیں
بیشک اللہ (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا
ہے اور جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے
(کسی خاص شخص کی) طرف داری یا (کسی کی حق تلفی)

Marfat.com

حق تلفی کا اندیشہ ہوا ہو اور وہ وارثوں میں میل کرادے تو ایسی صورت میں وصیت کے بدلنے اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے "

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ

(مسلمانو) تمہاری اولاد کے حصوں کے بارے میں اللہ تم سے … رکھتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ دیا کرو، پھر اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے بڑھ کر ہوں تو ترکہ میں ان کا حصہ دو تہائی۔ اور اگر ایکی ہو تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو یعنی دونوں میں ہر ایک کو ترکا چھٹا حصہ اس صورت میں کہ میت کی اولاد ہو۔ اور اگر اس کے اولاد نہ ہو اور اس کے وارث (صرف) ماں باپ ہوں تو اس کی ماں کا حصہ ایک تہائی (باقی باپ کا) لیکن اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے ایک سے زیادہ بھائی (یا بہن) ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ یعنی باقی سب باپ کا (اور بھائیوں کو کچھ نہیں مگر یہ حصے میت کی وصیت کی تعمیل (اور دا) کے (قرض کے بعد دیئے جائیں: یہ پورا رکوع میراث کے متعلق ہے۔

ہر مسلمان پر جس کے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کے لائق ہو اس کا حق ہے کہ دو راتیں رات بسر نہ کرے مگر وصیت اس کے پاس اس کی لکھی رکھی ہو۔ (مسلم عن ابن عمر)

انس بن مالکؓ کہتے ہیں (کہ ہم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (حاضر) تھے ایک آدمی نے آکر کہا کہ فلاں شخص مرگیا۔ آپ نے فرمایا ابھی تو (وہ) ہمارے پاس تھا لوگوں نے کہا (جی) ہاں۔ فرمایا سبحان اللہ گویا غضب کا (موت کا) پکڑنا ہے محروم وہ ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا[1]

ابو سعید خدری کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے آدمی اگر اپنی حیات وصحت میں ایک درہم خیرات کرے تو سو درہم کی خیرات کرنے سے مرتے وقت بہتر ہے[2]

ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا اے رسولِ خدا کون صدقہ بڑا ہے (خیر میں) فرمایا یہ کہ صدقہ دے تو اور تندرست ہو بخیل نہ ہو محتاجی سے نہ ڈرے، تونگری کی امید رکھے اتنی دیر نہ کر کہ جب جان گلے میں پہنچے تب تو کہے فلاں کو یہ دو فلاں کو وہ دو۔ وہ تو اس فلاں کا پہلے ہی ہو چکا ہے[3]

عدت وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ	اور تم میں سے جو لوگ مرجائیں اور بیویاں چھوڑ مریں تو عورتوں کو چاہئے کہ چار مہینے دس دن اپنے تئیں روکے رہیں پھر جب اپنی عدت کی مدت پوری کرلیں تو جائز طور پر

[1] ابو یعلی [2] ابو داؤد [3] بخاری ۱۲

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ — جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم (وارثان میت) پر کچھ الزام نہیں اور تم لوگ جو کچھ (بھی) کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔

سوگ ام عطیہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی عورت تین روز سے زیادہ میت پر سوگ نہ کرے ہاں خاوند کے مرجانے پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا چاہئے کہ رنگین کپڑا نہ پہنے۔ لیکن اگر ایسا کپڑا ہو کہ بنے جانے سے پہلے اس کا تانا یا بانا رنگین ہے تو اس کے پہننے کا مضائقہ نہیں اور نہ سرمہ لگائے نہ خوشبو کو چھوئے مگر حیض سے پاک ہو جائے تو تھوڑا عود ہندی یا اظفار استعمال میں لانا درست ہے (صحیحین)

بالوں اور ہاتھوں کو مہندی بھی نہ لگائے۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو (سوگ میں) رخساروں پر طمانچے مارے اور گریبان چاک کرے اور جاہلوں کے سے بیان کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ عن عبداللہ بن مسعود)

رسول اکرم صلعم نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ رونے اور چلانے والی عورتیں ہوں (مشکوٰۃ)

نبی اکرم صلعم نے بعد شہادت حضرت جعفر طیارؓ کے ان کے اہل عیال کو تین روز کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بھائی پر آج کے بعد گریہ وزاری نہ کرو۔ اور فرمایا کہ برادر زادوں کو

Marfat.com

بلاؤ ہم کو بلا لیا گیا ہم اس وقت بچے تھے۔ اور فرمایا کہ حجام ہ تو ہماری
اصلاح بنوادی گویا سوگ ختم ہوگیا۔

رضاعت

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (سورۃ بقرہ)

اور جو شخص (بی بی کو طلاق دینے کے پیچھے اپنی اولاد کو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے تو اس کی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں اور جس کا وہ بچہ ہے (باپ) اس کے دستور کے مطابق ماؤں کا کھانا کپڑا دینا لازم ہے کسی شخص کو تکلیف نہ دی جائے مگر وہیں تک کہ اسکی گنجائش ہو۔ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ اس کو جس کا بچہ ہے (یعنی بچہ کے باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے اور دودھ پلانے کا نان و نفقہ جیسا اصل باپ پر) ویسا (اس کے وارث پر ہے پھر اگر وقت سے پیشتر ماں باپ (دونوں اپنی مرضی اور صلاح سے (دودھ) چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی دایہ سے دودھ پلوانا چاہو تو اس میں بھی، تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ جو تم نے دستور کے مطابق ماؤں کو دینا کیا تھا ان کے حوالے کردو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور جانتے رہو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے۔

Marfat.com

دعائے مغفرت

وَالَّذِیْنَ جَآءُ مِنْۢ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ

سفیان کہتے ہیں جس طرح زندے محتاج ہوتے ہیں طرف کھانے پینے کے اسی طرح مردے زیادہ تر محتاج رہتے ہیں طرف دعا کے (رواہ ابی الدنیا)

انس رضؓ نے مرفوعاً کہا ہے یہ امت میری امت مرحومہ ہے قبر دل میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے۔ مگر جب نکلے گی تو بے گناہ نکلے گی۔ ان کے مومنوں کے استغفار کے سبب دور ہو جائیں گے۔ [۱]

عطا نے کہا کہ بعد موت کے ثواب عتق و حج و صدقہ کا پہنچتا ہے۔[۲]

حضرت امام محمد باقرؒ کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ کی طرف سے امام حسن و حسین غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

حجاج بن دینار مرفوعاً کہتے ہیں منجملہ ہر والدین کے ایک یہ بات ہے کہ نماز پڑھے ان کے لئے ہمراہ اپنی نماز کے اور روزہ رکھے ان کے لئے ساتھ اپنے روزے کے اور صدقہ دے ان کی طرف سے ہمراہ اپنے صدقہ کے (رواہ ابن ابی شیبہ)

حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً آیا ہے جو کوئی مرگیا اور اس پر روزے تھے تو واجب ہے کہ روزہ رکھے اس کی طرف سے اس کے قریب اسکا [۳]

بریدہؓ نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت صلعم سے پوچھا میری

---

[۱] مسلم [۲] طبرانی فی الاوسط [۳] صحیحین

Marfat.com

ماں پر دو مہینے کے روزے واجب تھے۔ میں اگر اس کی طرف سے رکھوں تو اس کو کفایت کریں گے فرمایا ہاں اس نے کہا میری ماں نے حج نہیں کیا تھا۔ اگر میں اس کی طرف سے حج کروں اس کو کافی ہو فرمایا۔ ہاں [1]

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ اے رسول اللہ میری ماں ناگہاں مر گئی کچھ وصیت نہ کر سکی مجھ کو گمان ہے کہ اگر کچھ بات کرتی تو صدقہ دیتی اس کو کچھ ثواب ملے گا۔ اس کی طرف سے میں تصدق کروں (آپ نے) فرمایا ہاں [2]

سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اے رسول خدا میری ماں مر گئی اور میں حاضر نہ تھا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں (تو) اس کو کچھ ثواب ہوگا۔ (آپ نے) فرمایا ہاں۔ سعد نے کہا کہ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

دوسرا لفظ یہ ہے کہ میری ماں مر گئی۔ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی کا صدقہ سعد نے ایک کنواں کھدوایا کہا اس کا ثواب ام سعد کو ہے [3]

ابن عمرؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے تم میں جب کوئی صدقہ نفل کرے تو اس کو اپنے ماں باپ کی طرف ٹھیرائے اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو پہنچے گا اور اس کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا [4]

---

[1] مسلم [2] بخاری [3] بخاری [3] رواہ احمد و اصحاب السنن الاربعہ [4] طبرانی

عقبہ بن عامرؓ نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت صلعم سے پوچھا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کردں۔ فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی کہا ہاں فرمایا حج کر[1]

بزار و طبرانی نے بسند حسن انس سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرے ابو ہریرہؓ کا یہ لفظ ہے کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی حج کرتا ہے مردے کی طرف سے تو حاجی کو بھی اتنا ثواب ہوتا ہے[2]

جنازہ لیجانا حدیث ابو ہریرہؓ میں مرفوعاً آیا ہے تم جلدی کرو جنازہ میں اگر نیک ہے تو تم اس کو طرف خیر کے لئے جاتے ہو اور اگر کچھ اور طرح بد ہے تو ایک شر کو اپنی گردنوں سے اتار کر رکھتے ہو رواہ الشیخان

ابن مسعودؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا کہ جنازہ کے ہمراہ کس طرح چلیں۔ آپ نے فرمایا دوڑنے سے کچھ کم اگر خیر ہے تو ادھر جلدی لیجانا چاہئے۔ اگر اور طرح پہ ہے تو اہل نار کو دور کرنا اچھا ہے[3]

آداب دفن عثمان بن عفان کی حدیث میں آیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ دفن میت سے فارغ ہوتے اور کھڑے ہو کر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے تم استغفار کرو اس کے واسطے ثابت قدم اسلام پہ رہنا مانگو۔ وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے[4]

---

[1] طبرانی [2] طبرانی [3] ابو داؤد [4] ابو داؤد۔

Marfat.com

لحد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رفعاً کہا ہے کہ لحد ہمارے لئے ہے اور ہمارے غیر کے لئے۔ رواہ اہل السنن الاربع واحمد۔

ہشام بن عمر نے کہا حضرت صلعم نے دو دو تین تین شہدار احد کو ایک قبر میں دفن کرائے رواہ احمد واصحاب لسنن،

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت کو جانب سر سے قبر میں رکھا تھا۔ رواہ الشافعی یہ فعل صحابہ کا تھا سنت یہ ہے کہ جانب پائیں سے قبر میں اتارے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میت کو قبر میں رکھتے تو کہتے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ دوسری روایت میں عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ آیا ہے (رواہ احمد واہل السنن)

حدیث جعفر بن محمد عن ابیہ میں مرسلاً آیا ہے کہ تین لپ بھر کے دونوں ہاتھوں سے ڈالنے اور پانی چھڑکا اور کنکریاں بچھائیں (رواہ فی شرح السنۃ

اور حدیث مطلب بن ابی وداعہ میں آیا ہے کہ عثمان بن مظعون کی قبر پر نزدیک سر کے ایک بھاری پتھر رکھا اور فرمایا۔ اُعلم بھا قبرَ اخی وَ ادفن الیہ مَن مات من اھلی[۱]

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ، میں فرمایا ہے۔ توڑنا مردے کی ہڈی کا ایسا ہی ہے جیسا کہ توڑنا زندہ کی ہڈی کا۔

۱۔ ابوداؤد۔

Marfat.com

ابن عمر رضؓ کہتے ہیں جب تم میں کوئی مرے تو پڑھو یعنی بعد دفن کے نزدیک اس کے سر کے فاتحہ بقرہ اور نزدیک پاؤں کے خاتمہ بقرہ[1]

عبدالرحمٰن بن ابی بکر کا انتقال حبشے میں ہوا تھا یہ ایک موضع ہے عراق میں ان کو مکہ میں لا کر دفن کیا[2]

شہید کے گھر کھانا لے جانا عبداللہ بن جعفرؓ کہتے ہیں جعفر کے شہید ہونے کی خبر آئی فرمایا کہ آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو۔ وہ مشغول ہیں[3]

تعظیم جنازہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہماری طرف سے ایک جنازہ کا گذر ہوا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ مگر بعد کو ہم نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ فرمایا جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو (بخاری)

صبر کرنا حدیث ابو ہریرہ رضؓ میں اولاد نابالغ کے مرنے پر صبر کرنے سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے[4]

قرآن پڑھنا شعبی رضؓ نے کہا انصار میں جب کوئی مر جاتا تو اس قبر کی طرف جا کر اس کے لئے قرآن پڑھتے (رواہ الخلال)

مولے اکو برا نہ کہا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلعم کا ارشاد گرامی ہے

[1] بیہقی [2] ترمذی وعن ابن ابی ملیکہ [3] ترمذی [4] بخاری۔

Marfat.com

کہ مردوں کو گالیاں نہ دو اور برا نہ کہو کیونکہ وہ اپنے کئے کو پہنچ گئے۔

رونا رولانا حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مردے پر چلانے والی عورت اور نوحہ سننے والی عورت دونوں پر لعنت کی ہے [۱]

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے ہو کہ آنکھ کے آنسو نکلنے تیز دلی غم پر اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب نہیں کرتا۔ اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ مگر اس کے باعث اللہ تعالیٰ عذاب کرتا ہے [۲]

ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم نے صلعم نے لعنت کی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر جو قبروں کو مسجدیں بنالیں اور ان پر چراغ جلائیں [۳]

جابر رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پرستش نہ کی جائے اللہ کا غضب اس قوم پر زیادہ ہوتا ہے۔ جو اپنے انبیا کی قبروں کو مسجد بنا لیتی ہے۔

بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ان کو تعلیم دیتے تھے کہ جب تم مقبروں کی طرف جاؤ تو کہو اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الدِّیَار

---

[۱] بیہقی [۲] ترمذی (عن ابن ابی ملیک [۳] مشکوٰۃ (عن ابن عباس)،

Marfat.com

من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ لکم لاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیہ ۱؎

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی کی قبر کی زیارت کرے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ابرار میں لکھ لیا جاتا ہے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ اس سے دنیا میں زہد کی ترغیب ہوتی ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

ابوالہیاج اسدیؓ کہتے ہیں۔ حضرت علی نے مجھ سے کہا تجھ کو اس کام پر بھیجوں۔ جس پر مجھ کو آنحضرت صلعم نے بھیجا تھا کہ، کوئی صورت مت باقی چھوڑ لیکن اس کو مٹا دے اور نہ کوئی قبر بلند کر مگر اس کو برابر کردے (زمین سے)، ۳؎

حدیث جابرؓ میں نہیں آئی ہے قبر پر گچ کرنے اور اس پر لکھنے اور بیٹھنے سے ۴؎ اور حدیث ابی مرثد غنوی میں نہی فرمائی ہے قبر کے پاس نماز پڑھنے سے ۵؎

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم کا ارشاد ہے جو خود اپنا گلا گھونٹ لے وہ دوزخی ہے۔ جو خود اپنے تیر مار لے (وہ بھی) دوزخی ہے ۶؎

۱؎ مشکوٰۃ ۲؎ مشکوٰۃ عن محمد ۳؎ مسلم ۴؎ مسلم ۵؎ مسلم ۶؎ بخاری۔

Marfat.com

رفیق قبر جب آدمی مرجاتا ہے تو عمل اس کا منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایک صدقہ جاریہ (یعنی وقف) دوسرے وہ علم جس سے لوگ نفع لیں (یعنی بعد مرنے کے اس کے علم سے فائدہ حاصل کریں مثلاً شاگرد چھوڑ جائے یا کتابیں تصنیف کر جائے، تیسرے نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے [۱]

ابوسعیدؓ مرفوعاً کہتے ہیں کہ جو کوئی آیت قرآن کی یا ایک مسئلہ کسی کو سکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ثواب اس کا قیامت تک جاری رکھتا ہے (رواہ ابن عساکر)

حضرت انسؓ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت صلعم نے کہا کہ جب کوئی مرتا ہے تین چیزیں اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل، مال، عمل، پھر دو چیزیں پھر آتی ہیں فقط ایک عمل اس کے پاس رہ جاتا ہے [۲]

یزید بن منصور نے کہا مرد قرآن خواں کے پاس جب فرشتے عذاب کے آتے ہیں تاکہ روح کو قبض کریں قرآن نکل کر کہتا ہے اے رب یہ میرا مسکن ہے جس میں تو نے مجھ کو بسایا تھا۔ اللہ کہتا ہے۔ قرآن کو اس کا گھر دیدو (رواہ ابن ابی الدنیا)

ابو منہالؒ نے کہا ہے قبر میں مردے کو کوئی شے استغفار سے زیادہ رفیق نہیں ہوتی ہے (رواہ الاصبہانی)

---

[۱] مسلم (حدیث ابوہریرہ مرفوعاً، [۲] بخاری و مسلم۔

Marfat.com

جریر بن عبداللہ مرفوعاً کہتے ہیں جس نے کوئی طریقہ نیک جاری کیا یعنی کسی حسنہ کا رواج دیا اس کو ثواب اس نیکی کا اور جو کوئی اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب ملے گا۔ بدوں اس کے کہ اس شخص کا ثواب کم ہو۔ اور جو کوئی طریقہ بد جاری کرے گا۔ یعنی عمل بد کا رواج دے گا۔ اس کو گناہ اس عمل کا اور گناہ اس کا جو اس پر عمل کرے گا۔ بدوں اس کے ملے گا کہ اس شخص کا گناہ کچھ کم ہو۔[1]

ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتیں میری امت میں کفر کی ہیں جن کو لوگ نہیں چھوڑتے ان میں سے چلا کر رونے کی بابت فرمایا کہ چلا کر رونے والی عورت نے مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن چیڑھ کے تیل کا لباس پہنا کر اٹھائی جائے گی۔ اور اس کی اوڑھنی خارشی کی ہوگی۔[2]

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مردے پر جو لوگ کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ ہائے پہاڑ اے میرے سردار اسی طرح کی بڑائی کی باتیں (کہتے ہیں) تو اللہ اس مردے کے لئے دو فرشتے مقرر کرتا ہے۔ اور جو مردہ کی چھاتی پر گھونسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا ہی تھا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کی بیٹی

---

[1] مسلم [2] مسلم

Marfat.com

حضرت بی بی زینب کا انتقال ہوا۔ تو عورتیں چلا چلا کر روتے لگیں۔ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی اس حرکت پر انکو کوڑے مارنے شروع کئے: فجعل عمر یضربھن بسوطہ

رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کو ہٹا کر فرمایا کہ عمرؓ تھم جاؤ۔ پھر عورتوں سے خطاب فرمایا کہ تم شیطانی آواز سے بچو آنکھ سے آنسوؤں کا جاری ہونا اور دل سے غم ہونا یہ اضطراری حالت ہے اور اللہ عزوجل کی طرف سے رحمت ہے مگر ہاتھ سے پیٹنا زبان سے چلا نا رونا یہ سب شیطان کی طرف سے ہے [۱]

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا رونے پیٹنے والی عورتوں کی دوزخ میں دو قطاریں بنائی جائیں گی۔ ایک قطار داہنی طرف ہوگی اور ایک بائیں طرف اور نوحہ کرنے والی عورتیں کتوں کی طرح دوزخیوں پر نوحہ و بکا کریں گی۔ ان کو روتیں گی پیٹیں گی۔

حضرت زینب فرماتی ہیں کہ جب ام المومنین ام حبیبہ کے والد ابوسفیان کا انتقال ہوا تو میں ان کے پاس گئی تھی بی بی ام حبیبہ نے خوشبو منگائی اس میں زعفران کی زردی اور کوئی چیز ملی ہوئی تھی وہ خوشبو اپنی باندی کے ملی اور پھر اپنے رخساروں پر ملی اور فرمایا کہ خدا کی قسم مجھ کو خوشبو کی حاجب نہیں تھی۔ مگر میں نے رسول خدا صلعم کو یہ فرماتے

---

[۱] ترمذی [۲] مشکوٰۃ

Marfat.com

سنا ہے کہ جو عورت خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھے اس کو کسی مرد کا سوگ تین دن سے زیادہ اور شوہر کے سوگ میں چار مہینے اور دس دن سے زیادہ بیٹھنا حلال نہیں [1]

آداب قبرستان

حضرت علی مرتضیٰ نے مرفوعاً کہا ہے جس کسی کا گذر مقابر پر ہو اور وہ گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھ کر ثواب اس کا اموات کو بخشے تو اس کو بعد مردگان ثواب دیا جاتا ہے (رواہ ابو محمد السمرقندی)

ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو کوئی مقابر میں جا کر فاتحہ و قل ہو واللہ احد والہٰکم التکاثر پڑھے اور کہے یہ جو میں نے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے مومنین اور مومنات و اہل قبور کو دیا تو وہ سب مردے اس کے لئے اللہ کی طرف شفیع ہوتے ہیں (رواہ ابوالقاسم سعد بن علی)

انسؓ مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی قبرستان جا کر سورۃ یٰسین پڑھے تو مردوں کو تخفیف عذاب کر دی جاتی ہے۔ اور مردوں کی تعداد کے موافق اس کو نیکیاں ملتی ہیں (رواہ عبدالعزیز صاحب الخلال)

قرطبی نے کہا ہے حضرت نے فرمایا ہے مردوں پر سورۃ یٰسین پڑھو جمہور کہتے ہیں کہ موت کے وقت پڑھنا چاہیئے۔

عبدالواحد مقدسی نے کہا کہ قبر کے پاس پڑھیں۔ محب طبری نے کہا

---

[1] سیاح ستہ و قضیۃ المقدور علی فتنۃ المقصور صفحہ ۹۷ تا ۱۰۱

کہ دونوں حال میں پڑھیں

احیاء العلوم میں امام احمدؒ سے نقل کیا ہے کہ جب مقابر میں جاویں تو فاتحہ و معوذتین و قل ہو اللہ احد پڑھ کر اہل مقابر کے لئے ثواب اس کا دیں وہ انکو پہنچتا ہے۔

Marfat.com

باب یازدہم

اکتساب معاش

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ (بقرہ)

اس کے معنی کچھ حرج نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل چاہو۔ یعنی مثلاً تجارت سے کوئی فائدہ حاصل کرو۔

وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ لِبَاسًا وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (نبا)

اور ہم نے رات کو لباس بنایا اور دن کو روزی کے لئے بنایا۔

وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (مزمل)

اور دوسرے وہ ہیں کہ زمین میں سفر کرتے ہیں اللہ کے فضل سے روزی کے طلبگار ہیں۔

حلال روزی کا پیدا کرنا فرض ہے بعد فرائض کے [1]

---

[1] خیر المواعظ (عن عبداللہ ابن مسعود) وبیہقی

Marfat.com

ابن عمر کہتے ہیں کہ جس کسی نے، دس درہم کو ایک کپڑا خریدا
اس میں ایک درہم حرام دکا، ہے تو اللہ نماز داس کی، قبول نہیں کرتا
وہ کپڑا اس کے بدن پر ہے ۔[1]

لوگوں نے دریافت کیا۔ کہ رسول اللہ کونسی کمائی سب سے بہتر
ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی محنت کی کمائی اور ہر تجارت جسمیں
کذب اور خیانت نہ ہو (رافع) ۔[2]

اس سے بہتر حلال کا کھانا کوئی نہیں کھا سکتا جو اپنے ہاتھ کی کمائی
سے کھاتا ہے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے
کھاتے تھے ۔[3]

جو شخص گداگری سے بچنے اور اپنے اہل وعیال کی پرورش کرنے
اور ہمسایوں کی خبر گیری کے لئے حلال طریقے سے دنیا طلب کرے
خدائے تعالیٰ کے پاس وہ ایسی حالت میں جاوے گا کہ اس کا چہرہ
بدر منیر کی طرح چمکتا ہوا ہوگا ۔[4]

تم میں سے کسی شخص کا لکڑیوں کا گٹھا اپنی کمر پر لانا کسی دوسرے
شخص سے سوال کرنے سے بہتر ہے کہ وہ دے یا نہ دے ۔[5]

تم میں سے کسی کو نہیں چاہئے کہ تلاش معاش سے بیٹھ رہے
اور پڑھا کرے۔ اللھم ارزقنی کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان سے سونا

---

[1] بیہقی بسند صفیہ [2،3] احیاء العلوم [4] بخاری [5] احیاء العلوم

چاندی نہیں برستا

امام احمد بن حنبل سے جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ اس شخص کے حق میں کیا کہتے ہیں کہ جو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھا رہے اور کہے کہ میں کچھ نہ کروں گا۔ جب تک میرے پاس رزق آپ سے نہ آئے۔ تو انھوں نے یہ جواب دیا کہ ایسا شخص علم دین سے جاہل ہے۔ کیا اس نے نبی صلعم سے نہیں سنا کہ خدائے پاک نے میرا رزق میرے تیر کے سایہ سے مقرر کیا ہے اور یہ قول بھی نہیں سنا کہ پرندے صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں۔ یعنی وہ رزق کی تلاش میں نکلتے ہیں [۲]

تمام اعمال میں افضل کسب حلال ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو شخص اپنے عیال کے لئے جائز رسائل سے مال حاصل کرے۔ اس کا مرتبہ اس شخص کے برابر ہے کہ جو خدا کی راہ میں جہاد کر رہا ہے اور جو شخص جائز طور پر پاک دامنی کے ساتھ دنیا طلب کرتا ہے اس کا درجہ مثل شہیدوں کے ہے [۳]

خدائے تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو نوکری اس لئے اختیار کرے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو۔

ان اللہ یحب المومن المحترف	خدائے تعالیٰ پیشہ ور مسلمانوں کو دوست رکھتا ہے [۴]

[۱] احیاء العلوم [۲] احیاء العلوم [۳] المدینۃ السلام صفحہ ۱۰۰ [۴] احیاء العلوم

Marfat.com

انسؓ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے۔ طلب کرنا حلال کا ہر مسلمان پر واجب ہے۔[1]

ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں۔ چار چیزیں ہیں۔ جب تجھ میں ہو تو اب کچھ بھی دنیا سے فوت ہو جاوے (تو) تجھ کو کچھ ڈر نہیں۔ ایک امانت دوسرے سچی بات۔ تیسرے اچھی عادت چوتھے عفت لعام۔[2]

ابو ہریرہؓ کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا۔ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ آدمی پروا نہ کرے گا کہ کہاں سے لیا ہے اس نے، حلال سے یا حرام سے اور یں نے اتنا اور زیادہ کہا ہے کہ پھر اس وقت اس کی دعا قبول نہ ہو گی۔

قال رسول اللہ صلعم	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنی
من الذنوب لا یکفرھا الا الھم	گناہ ایسے ہیں کہ طلب معاش میں کوشش
فی طلب المعیشۃ	کرنے ہی سے پاک ہوتے ہیں
الصدوق یحشر یوم	سچا سوداگر قیامت کے دن صدیقوں
القیامۃ مع الصدیقین والشھداء	اور شہیدوں کے ساتھ محشور ہوگا۔

جو شخص دنیا کو وجہ حلال سے اس لئے ڈھونڈتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے اور اپنے بال بچوں کی خبر لے اور ہمسایہ کے ساتھ ہمدردی کرے وہ خدا کو ایسی حالت میں ملے گا۔ کہ اس کا منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا۔

---

[1] احیاء العلوم [2] مشکوٰۃ عن ابن مسعود۔

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرت عیسٰی نے ایک شخص کو دیکھا کہا تو کیا کرتا ہے کہا عبادت۔ کہا تیری خبر گیری کون کرتا ہے۔ کہا میرا بھائی۔ کہا تیرا بھائی تجھ سے بڑا عبادت کرنے والا ہے۔

زید بن سلمہ اپنی زمین میں پیڑ لگا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ ایسا ہی چاہیئے اگر تو لوگوں سے بے غرض رہے گا۔ تو تیرا دین زیادہ محفوظ رہیگا اور تیری عزت ان میں زیادہ ہوگی۔ جیسا کہ تمہارے دوست حیمہ شاعر کا قول ہے۔ بھائیوں میں دولتمند ہی معزز ہوتا ہے

عمر فاروق کہا کرتے تھے کہ میں موت کے آنے کی جگہ اس جگہ سے بہتر سمجھتا۔۔۔ جہاں اپنے کنبہ کے لئے بازار میں لین دین کر رہا ہوں [1]

فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے لوگو کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو تمکو جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرے کہ اس کا میں نے تم کو حکم نہ کیا ہو۔ اور ایسی بھی کوئی شئے نہیں رہی کہ تم کو آگ سے قریب اور جنت سے دور کرے جس سے میں نے تم کو منع نہ کیا ہو۔ روح الامین نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ کوئی شخص ہرگز نہیں مرے گا۔ جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے پس اللہ کے غضب سے ڈرتے رہو۔ اور روزی تلاش کرنے میں خوب کوشش کرو۔ اور تنگی معاش تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ ناجائز یعنی معاصی کے ذریعہ روزی پیدا کرو۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے وہ

---

[1] احیاء العلوم

Marfat.com

ہے اس کی اطاعت کے حاصل نہیں ہوتی [1]

تم میں سے جو شخص مال سے اپنے دین اور اپنی عزت وآبرو کی حفاظت کر سکے ضرور کرے

ان الغنا للمومن فی آخر الزمان سعادۃٌ	آخر زمانہ میں مالدار ہونا مومن کے لئے سعادت ہوگی۔

خدا سے تقویٰ کرنے میں مال سے اچھی مدد مل سکتی ہے۔" دنیا کو برا نہ کہو ایک مومن کے لئے دنیا کو ایک اچھی سواری سمجھو جس پر سوار ہو کر وہ بھلائی حاصل کر سکتا ہے اور برائی سے نجات پا سکتا ہے۔

اپنے پس ماندوں کو مفلس اور لوگوں کا دست نگر چھوڑ جانے سے بہتر ہے کہ ان کو مالدار چھوڑو [2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ایک اچھی سواری ہے تم اس پر سوار ہو جاؤ وہ تم کو آخرت میں پہنچا دیگی [3]

تم میں بہتر وہی ہے جو نہ آخرت کی وجہ سے دنیا کو چھوڑے اور نہ دنیا کی وجہ سے آخرت کو چھوڑے بلکہ اس کو بھی لے اور اس کو بھی [4]

حلال کا طلب کرنا بمنزلہ جہاد کے ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ رسول خدا صلعم صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ایک چست و چالاک اور قوی نوجوانوں کو دیکھا جو سخت محنت کر رہا تھا۔ انھوں نے کہا افسوس اگر

---

[1] مشکوٰۃ عن ابن مسعود [2] ابوداؤد عن ابی سعید [3] صحیحین قاسعد [4] المدینۃ الاسلام صفحہ ۱۰۰ تا گیارہ

Marfat.com

کاش اس شخص کی جوانی جیسی خدا کے راہ میں صرف ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو کیونکہ اگر وہ اپنی ذات کیلئے اس غرض سے محنت کر رہا ہے۔ اور اگر وہ اپنے ضعیف ماں باپ اور چھوٹے بچوں کے لئے محنت کرتا ہے تو بھی وہ خدا کی راہ میں ہے اور اگر وہ فخر و مباہات کی غرض سے محنت کرتا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔"

ہمّت اور کوشش سے رزق ملتا ہے

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدا اپنے بندوں کو بقدر انکی ہمّت اور نیت کے عطا فرماتا ہے۔ فرمایا۔ دلیر تاجر کو رزق ملتا اور نامرد تاجر محروم رہتا ہے۔

جو شخص کوشش کرتا ہے۔ وہ اپنا مقصود حاصل کرتا ہے۔ اور ہر ایک کوشش کرنے والے کو اس کا حصّہ ملتا ہے [1]

تجارت

واحل اللہ البیع وحرم الربوٰا (بقر)

اور اللہ تعالیٰ نے تجارت حلال کی اور سود حرام کیا۔

سب سے زیادہ حلال روزی جو آدمی کھا سکتا ہے وہ اس کی کمائی اور ہر تجارت ہے جس میں جھوٹ اور خیانت شامل نہ ہو۔

تجارت تم کو ضرور کرنا چاہیئے اس لئے کہ ۹/۱۰ حصہ رزق تجارت میں ہے [1]

[1] مشکوٰۃ۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرتا ہے۔ جو خریدنے بیچنے اور تقاضہ کرنے میں نرمی اختیار کرے۔[۱]

اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر جو بیچنے میں نرمی برتے اور قرض دینے میں نرمی برتے اور قرض مانگنے میں نرمی برتے۔[۲]

خرید و فروخت میں کثرت سے قسمیں کھانے سے پرہیز کرو اس لئے کہ قسم سے اس وقت کام چل جاتا ہے مگر برکت نہیں رہتی۔[۳]

جھوٹی قسم سے مال فروخت ہو جاتا ہے اور کمائی مٹ جاتی ہے۔[۴]

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف نہ دیکھے گا اوّل بدخو متکبر۔ دوم اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتلانے والے۔ سوم اپنا مال قسم پر بیچنے والے۔

بائع و مشتری اگر سچ بولیں اور ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں۔ تو وہ معاملہ اس کے لئے موجب برکت ہوگا۔ اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو برکت جاتی رہے گی۔

کسی شخص کو جائز نہیں ہے کہ کسی چیز کو بدوں اس کا عیب ظاہر کئے بغیر فروخت کرے۔[۱] اللہ کا ہاتھ دو شریکوں پر ہے۔ جب تک وہ آپس میں خیانت نہ کریں اور جب وہ خیانت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان پر سے اٹھ جاتا ہے۔" اس کو دھوکا دینا یا نقصان پہنچانا حرام ہے جو اپنے اوپر بھروسہ کرے

---

[۱] احیاء العلوم [۲] ابی قتادہ خیر المواعظ [۳] احیاء العلوم

باہر کے سوداگروں سے آگے بڑھ کر مت خرید و اور جو ان سے خریدیگا تو مال والے کو اختیار ہوگا بازار میں آنے کے بعد۔

جو شخص غلہ چالیس روز تک روک رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے بری ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوا

حضور صلعم نے فرمایا کوشش کرو کیونکہ کوشش تم پر فرض کی گئی ہے

فرمایا۔ فقر قریب ہے کہ کفر کے درجہ کو پہنچ جاوے

فرمایا سفر کرو صحت اور رزق حاصل کرو۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام بری اور بحری تجارتیں کرتے اور اپنے باغوں میں کاروبار کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس سے متصل ہوں گے میرے طریقہ اور خلفائے راشدین کے طریقہ کو اختیار کرو۔"

تجارت اور قرآن

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا (سورہ نساء آیت ۲۹)	اے مومنوں ناحق اور ناجائز طور پر اپنے مال کو آپس میں نہ کھاؤ مگر یہ کہ آپس بہ رضامندی دادوستد تجارت کی ہو اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔
وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ	اور وہ یعنی اللہ وہی ہے جس نے سمندر کو تمہارا مطیع کردیا تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت

Marfat.com

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (سورۂ نحل ع ۲)	کھاؤ اور اپنے پہننے کیلئے زیور اس میں سے نکالو اور اے مخاطب، تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں سمندر کو پھاڑتی چلی جاتی ہیں تاکہ تم اللہ کے فضل سے معاش طلب کرو اور شاید تم شکر گزار ہو۔

تین چیزوں میں بہت برکت ہے تجارت میں اور آپس میں ایک دوسرے کو قرض دینے میں اور گھر میں کھانے کے لئے نہ کہ فروخت کرنے کیلئے گیہوں کے ساتھ جو ملانے میں [1]

تاجر لوگ قیامت کے دن فاسقوں، فاجروں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور راست باز رہے [2]

اللہ کا ہاتھ دو شریکوں پر ہے۔ جب تک وے آپس میں خیانت نہ کریں اور جب وہ خیانت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان پر سے اٹھ جاتا ہے [3]

فسخ معاملہ بائع و مشتری کو فسخ معاملہ کا اختیار ہے۔ جب تک وہ جدا نہ ہوں پس اگر ان میں راست بازی ہوگی اور اس کا عیب وغیرہ بیان کر دیا تو اس کے معاملہ میں برکت دی جائے گی اور اگر چھپایا اور جھوٹ بولے تو برکت جاتی رہے گی [4]

آنحضرت صلعم نے ایک مرتبہ قریش کو نصیحت کی کہ ایسا نہ ہو کہ اغیار تم کو تجارت میں دبالیں اس لئے کہ تجارت نصف معیشت ہے"

---

[1] صہیب، مشکوٰۃ [2] خیر المعاملات [3] احیاء العلوم [4] بخاری (حکیم ابن حزام)

Marfat.com

ایک بار آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ جس کی تجارت نہ چلتی ہو وہ عمان کو جو سمندر کا ایک حصہ ہے، چلا جائے۔" (حدیث)

دوسری حدیث میں ہے روزی دنیا کے کناروں میں تلاش کرو۔

حرفت کسی شخص نے کوئی کھانا اس کھانے سے بہتر نہیں کھایا جو اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھائے۔ اللہ دوست رکھتا ہے اس مسلمان بندہ کو جو صاحب حرفہ ہو۔ نیک مردوں کا پیشہ خیاطی، اور نیک بیبیوں کا چرخا کاتنا ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں۔ ایسا پیشہ جس میں کسی قدر دنیائیت ہو بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔" انہی کا مقولہ ہے کہ میں ایک آدمی کو دیکھتا ہوں جس کی شان اچھی معلوم ہوتی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ آیا یہ کوئی پیشہ کرتا ہے۔ اگر یہ جواب ملتا ہے کہ نہیں تو میری نظر سے گر جاتا ہے [۱]

حضرت خبابؓ زمانہ جاہلیت میں لوہار تھے [۲] بعض صحابیات کپڑے بنتی تھیں [۳] خود حضرت سودہؓ طائف کا ادیم بناتی تھیں۔ اور اس کی وجہ سے ان کی مالی حالت تمام ازواج مطہرات سے بہتر تھی [۴] حضرت سلمانؓ فارسی اگرچہ مدائن کے گورنر تھے تاہم چٹائی بنا کر وجہ معاش پیدا کرتے تھے [۵] ایک صحابی کے ہاتھ سیاہ ہو گئے تھے رسول اللہ صلعم نے دیکھا کیا تمہارے ہاتھوں پر کچھ لکھا ہوا ہے بولے نہیں۔ پتھر پر پھاوڑا چلاتا ہوں اور اس سے اپنے اہل وعیال کے لئے روزی پیدا کرتا ہوں۔ آنحضرت نے ان کے ہاتھ چوم لئے [۶]

---

[۱] اسلامی اخلاق ص۱۲۷ [۲] بخاری کتاب البیوع [۵]-[۶] اسد الغابہ

Marfat.com

ان اللہ یحب العبد یتخذ	خدا تعالیٰ اس بندے کو دوست
المہنۃ لیثتغنی بھا من الناس	جو نوکری اس لئے اختیار کرے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو
العبادت سبعون جزءاً	کہ عبادت کے ستر حصے ہیں ان میں سب سے
افضلھا طلب الحلال۔	بڑھ کر حلال روزی کا تلاش کرنا ہے۔

ایک جگہ آیا ہے حضور نے فرمایا۔

خدا ہمارے مال میں برکت دے اور ہم میں، اور ہمارے مال میں جدائی نہ ڈالے اگر مال نہ ہوتا تو ہم نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے اور نہ اپنے پرودگار کے فرائض ادا کر سکتے۔"

امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جو شخص آخرت کیلئے دنیا کو اور دین کے لئے آخرت کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

ایک شخص نے امام موصوف سے عرض کیا کہ ہم دنیا کے طالب ہیں اور چاہتے ہیں کہ دنیا ہم کو حاصل ہو۔ آپ نے دریافت کیا کہ تم دولت حاصل کرکے کیا کروگے۔ اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے نفس کو اور اپنے عیال کو آرام دوں۔ عزیزوں کے ساتھ سلوک کروں خیرات کروں۔ حج اور عمرہ ادا کروں اس کے جواب میں امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا۔

لیس ھٰذ طلب الدنیا!	یہ طلب دنیا نہیں یہ تو طلب آخرت
ھٰذ طلب الاخرۃ	ہے

آپ نے دوسرے موقع پر فرمایا دنیا آخرت کے لئے عمدہ مددگار ہے محمد بن منکدر فقیہ کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ نواح مدینہ میں جا رہا تھا

Marfat.com

گرمی کا وقت تھا اور لو چل رہی تھی ایسے وقت میں امام محمد باقر سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ آپ بدن کے بھاری تھے اور دو شخصوں کے کندھوں پر سہارا لئے چلے آرہے تھے میں نے اپنے دل میں کہا سبحان اللہ بزرگان قریش میں سے ایک شخص ایسی گرمی میں اور اس حال سے دنیا طلبی کو نکلا ہے۔ میں ان کو نصیحت کروں گا۔ میں نے پاس آکر سلام کیا اور کہا اصلحک اللہ شیخ اس وقت اور اس حال سے آپ طلب دنیا میں مصروف ہیں اگر اس حالت میں آپ کی موت آجائے تو آپ کیا کریں گے۔ امام محمد باقر نے جواب دیا اگر اس حالت میں میری موت آجائے تو وہ موت ایسے وقت میں ہو گی جب کہ میں خدا کی عبادتوں میں سے ایک عبادت میں مشغول ہوں گا۔ یہ عبادت مجھے اور میرے اہل و عیال کو تجھ جیسے لوگوں کے پاس اپنی حاجت لے جانے سے مستغنی کرتی ہے یعنی طالب دنیا اس غرض سے کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا یا ان کا احسانمند ہونا نہ پڑے یہ بھی ایک عبادت ہے۔"

خارجی ممالک میں تجارت

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج	زمانہ حج میں تجارت کرنا تمہارے لئے کوئی گناہ کا کام نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ اکثر اپنا مال تجارت لے کر بصرہ جایا کرتے تھے چنانچہ

ٹ اسوہ صحابہ جلد اول صفحہ ۱۴۱ ؎

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے ایک سال قبل مال تجارت لے کر بصرہ کو گئے تھے۔

حضرت عمرؓ نے ایران سے تجارتی تعلقات قائم کیے تھے۔[۱]

حضرت صخرؓ بہت بڑے تاجر تھے اور خارجی ممالک میں تجارت کرتے تھے چونکہ رسول اللہ صلعم نے دعا فرمائی تھی۔

خداوندا میری امت کو صبح کے تڑکے میں برکت دے۔ اس لئے وہ ہمیشہ اپنے کاروان تجارت کو صبح کے سویرے روانہ فرماتے تھے اور معقول نفع اٹھاتے تھے۔[۲]

کاشتکاری

صحیح بخاری میں ہے

ما بالمدینہ اھل بیت ھجر لا لا یزرعون علی الثلث والربع	مدینہ میں مہاجرین کا کوئی ایسا گھر نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کھیتی نہ کرتا ہو۔

حضرت علیؓ حضرت بن مالکؓ حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہ اسی طرح کھیتی کرتے تھے۔[۳]

بعض صحابہ شہد کی مکھیوں کی نگہداشت کرتے تھے اور ان سے شہد پیدا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک جنگل میں بکثرت شہد کی مکھیاں تھیں۔ بعض صحابہ نے رسول اللہ صلعم سے اس کو اپنے لئے مخصوص کرا لیا تھا۔ اس سے شہد پیدا

---

[۱] اسوۂ صحابہ جلد اوّل صفحہ ۲۴۱ [۲] ابوداؤد [۳] بخاری ابواب الحرث والمزارعۃ انظرہ نحوہ۔

Marfat.com

کرتے رہتے اور اس کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔[۱]

گراں بیچنے کیلئے غلہ نہ روک رکھنا

مسلم کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو گرانی میں غلہ خرید کر روک رکھے (اور زیادہ تر گرانی کا منتظر ہو) وہ آثم و گنہگار رہے (مسلم)

حضرت عمرؓ آنحضرت صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص غلہ لاکر بہ نرخ حال شہر میں بیچتا ہے اس کی روزی میں برکت دی جاتی ہے۔ اور جو شخص گرانی کے انتظار میں غلہ کو روکے رکھتا ہے وہ رضائے حق سے دور ڈالا جاتا ہے۔[۲]

جابر کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اس پہ قبضہ نہ ہووے بیچے نہیں۔[۳]

---

[۱] اسوہ صحابہ صفحہ ۲۴۲ [۲] ابن ماجہ [۳] بخاری و مسلم۔

Marfat.com

باب دوازدہم

تمول

وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ○

سورۂ نحل

اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض پر، روزی میں برتری دی ہے تو جن کو زیادہ روزی دی گئی ہے (وہ) اپنی روزی لوٹا کر اپنے زیر دست (یعنی نوکروں غلاموں کو) نہیں دے دیا کرتے کہ روزی میں ان (سب کا) حصّہ برابر ہو تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں۔

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ غنا یعنی تمول کثرت مال سے نہیں بلکہ غنا دل کے غنی ہونے سے ہے [1]

---

[1] مشکوٰۃ (عن ابی ہریرہ) (عن سعد)

Marfat.com

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مالدار مستغنی مہربانی کرنے والے بندے سے محبت رکھتا ہے۔[۱]

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ یہ آدمی کی خوش نصیبی ہے کہ اس کے پاس مکان وسیع ہو اور پڑوسی نیک بخت ہو اور سواری عمدہ ہو۔[۲]

تم میں بہتر وہ ہے جو دنیا کی وجہ سے اپنے دین کو چھوڑے اور نہ دنیا کو آخرت کی وجہ سے اور لوگوں کے ذمہ بار نہ ہو یعنی اپنے اخراجات کا بار لوگوں پر نہ ڈالے۔[۳]

فاقہ میرے اصحاب کیلئے باعث خوش نصیبی ہے اور آئندہ زمانے میں مالداری مومن کے لئے خوش نصیبی ہے

مال سب سے زیادہ پرہیزگاری کا مددگار ہے

فقر

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝

(خیرات تو) ان حاجتمندوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھر بیٹھے ہیں۔ ملک میں کسی طرف کو جانا چاہیں تو جا نہیں سکتے (جو شخص ان کے حال سے) بیخبر ہے وہ، انکی خودداری (کی وجہ) سے ان کو غنی سمجھتا ہے۔ لیکن (اے مخاطب! تو) ان کو دیکھے تو (ا)ن کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے (کہ

---

[۱] ادب المفرد عن نافع بن عبد الحارث، [۲] کنز العمال عن انس و عن ابن مسعود۔

Marfat.com

محتاج ہیں مگر اں الگ پٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے اور جو کچھ بھی تم لوگ دل سے دخیرات کے طور پر خرچ کرو گے تو خوب یقین رکھو کہ اللہ اس کو جانتا ہے۔

ابوذر کہتے ہیں کہ میرے دوست محمد ملے نے مجھ کو سات باتوں کا حکم دیا ہے مساکین سے محبت اور قربت کے لئے۔ اور مجھے حکم کیا ہے کہ اس پر نظر کروں جو (دنیاوی امور میں) مجھ سے کم ہیں۔ اور ان کی نظر نہ کروں جو مجھ سے برتر ہیں اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں صلہ رحم کا خیال رکھوں اگرچہ مجھ سے قطع تعلق کی جائے اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ ہمیشہ سچ بات کہوں اگرچہ تلخ ہو۔ اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ خدا کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہ کروں اور اکثر لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتا رہا کروں کہ یہ الفاظ خزائن تحت العرش میں سے ہیں [1]

رسول اکرم صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن فقیر خودداری کرنے والے عیالدار بندے سے محبت رکھتا ہے [2]

نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ میں نے جنت کا معائنہ کیا تو اکثر اہل جنت کو فقرا ہی سے پایا۔

---

[1] مشکوٰۃ [2] بخاری

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی
قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

Marfat.com

قرآن مجید اور کتابیں

ملنے کا پتہ

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب

Marfat.com